قادیانی لوگ مسلمانوں کو دھوکہ دینے کے لیے مسلمانوں والا کلمہ طیبہ پڑھتے ہیں
حالانکہ وہ اس کلمہ میں لفظ محمد ﷺ سے مراد مرزا غلام قادیانی کو لیتے ہیں

قادیانی اسلام دشمنی حقائق پر مشتمل ایک لاجواب تصنیف

قادیانی کلمہ

مُفتی سیّد مُبشر رضا قادری
مُنتظمِ اعلیٰ ختمِ نبوّت فورم

مکتبہ ختم نبوت فورم
www.khatmenbuwat.org

قادیانی لوگ مسلمانوں کو دھوکہ دینے کے لیے مسلمانوں والا کلمہ طیبہ پڑھتے ہیں
حالانکہ وہ اس کلمہ میں لفظ محمدﷺ سے مراد مرزا غلام قادیانی کو لیتے ہیں
قادیانی اسلام دشمنی حقائق پر مشتمل ایک لاجواب تصنیف

قادیانی کلمہ

مُفتی سیّد مُبشر رضا قادری
مُنتظمِ اعلیٰ ختمِ نبوّت فورم
03247448814

مکتبہ ختم نبوت فورم
www.khatmenbuwat.org

نام کتاب .... قادیانی کلمہ

مصنف .... مفتی سید مبشر رضا قادری

طبع اول 2019

تعداد 1000

قیمت ....

www.khatmenbuwat.org

ضروری گزارش

یہ کتاب اور ہمارے ادارہ کی دیگر کتب خریدنے کے لیے آپ کے شہر میں ہمارے نمائندگان موجود ہیں آپ دیئے گئے نمبر پر فون کر کے تفصیلات حاصل کر سکتے ہیں۔ آپ دین کے ایک دردمند مسلمان ہیں اسی درد کے ساتھ آپ سے التماس کی جاتی ہے کہ کتاب کو زیادہ سے زیادہ خرید کر اپنے علاقہ کے قادیانیوں اور دیگر ایسے نوجوانوں میں فری تقسیم کریں جو ق **03247448814**

فہرست مضامین

انتساب

میں اپنی اس حقیر کاوش کا ثواب اپنی والدہ ماجدہ مرحومہ مغفورہ
کو ایصال کرتا ہوں۔
کہ جن کی کمال شفقتِ مادری نے مجھے اس قابل بنایا
کہ آج میں باعثِ تخلیق کائنات حضور خاتم النبیین ﷺ کے عقیدہ ختم نبوت کی
حفاظت کے لیے اپنی اس ناپائدار زندگی کو وقف کئے بیٹھا ہوں۔
اور میں اپنے ان چند ٹوٹے پھوٹے الفاظ کا انتساب اپنے والدِ گرامی کو کرتا ہوں کہ
جنہوں نے انتہائی جانفشانی اور سخت کوش سے لقمہ حلال کے ذریعے اپنی اولاد کی
پرورش کی اور ہمیں دین متین کی حفاظت کے لیے اللہ کی بارگاہ میں وقف کر دیا۔

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

عرضِ مصنف

پچھلے دونوں میرا ایک قادیانی مربی سے مناظرہ ہو رہا تھا تو ابتداءِ کلام میں میں نے
ربی (قادیانی مبلغ) کو کہا کہ تم لوگ کافر ہو اور اسلام سے تمہارا کوئی تعلق واسطہ نہیں ہے۔اس
ر قادیانی مربی چمک کر بولا کہ مولوی صاحب تم نے ایک مسلمان کو کافر کہا ہے اور حدیث
س پاک کے تحت تم خود کافر ہو چکے ہو کیوں کہ حدیث میں آتا ہے کہ جو کسی کلمہ گو کو کافر کہے تو کفر
س کی طرف لوٹ کر آتا ہے۔میں نے اسے کہا کہ تم مسلمان ہو اس کا کیا ثبوت ہے؟ مربی کہنے
ا" لاالہ الااللہ محمد رسول اللہ" یہ ہمارا کلمہ ہے اور اس سے بڑا کیا ثبوت ہو سکتا ہے۔میں نے پلٹ
کر اس سے پوچھا یہ جو تو نے کلمہ پڑھا ہے اس کلمہ میں لفظ "محمد" سے کون سی شخصیت مراد ہیں
جبکہ تمہارا مرزا غلام قادیانی کہتا ہے کہ اس لفظ محمد سے مراد میری شخصیت ہے اور میں ہی محمد
وں جو دنیا میں دوبارہ نازل کیا گیا ہوں۔قادیانی مربی نے اپنی سابقہ مربیوں کی عادت کے
طابق اول تو مجھے یہ کہا کہ:"تم مولویوں کے بارے ہی اللہ کے نبی ﷺ نے فرمایا تھا کہ
وھدویں صدی کے مولوی آسمان کے نیچے بدترین مخلوق ہوں گے اور تم جیسے ہی مولویوں
کے بارے یہ بھی کہا گیا ہے کہ مولوی بندر اور سور ہیں۔" پھر کہنے لگا کہ:"تم نے ہم پر الزام لگایا
ہے"۔میں نے قادیانی کتب میں سے دو چار حوالہ جات دیئے جس میں واضح طور پر لکھا تھا کہ
رزا غلام قادیانی ہی "محمد ﷺ" ہے۔اس پر قادیانی مربی کے طوطے اڑ گئے اور بکھلا کر کہنے لگا
لہ مجھے اصل کتب کے سکین دکھاو مجھے تمہاری بات کا یقین نہیں ہے۔قادیانی مربی کے مطالبہ
کرنے پر میں نے اصل کتب کے سکین فراہم کر دیئے جن کو دیکھ کر قادیانی مربی پر سکتہ طاری
وگیا اور مجھے کہنے لگا کہ مجھے کچھ ٹائم دیں میں ان حوالہ جات کی تحقیق کر کے آپ سے پھر بات

کروں گا۔ کچھ دن انتظار کرنے کے بعد ایک دن مجھے وٹس ایپ پر اسی قادیانی مربی کا میسج موصول ہوا کہ مفتی صاحب میں نے آپ کے دیئے گئے حوالہ جات کی تحقیق تھی آپ نے بالکل بجا فرمایا ہے یہ قادیانی لوگ مرزا غلام قادیانی کا ہی کلمہ پڑھتے ہیں، اب میں نے قادیانیت چھوڑ دی ہے اور مرزا قادیانی پر لعنت ڈالتا ہوں۔

دنیا کے ہر قادیانی مربی کی یہی کیفیت ہوتی ہے جو ہم نے آپ کے سامنے بیان کی۔ قادیانیوں کی اکثریت ایسی ہے کہ وہ اپنے کلٹ سے نابلد ہے اور انہوں نے قادیانی کتب کا مطالعہ نہیں کیا ہوتا۔بس یہیں سے مجھے خیال آیا کہ کیوں نہ قادیانی کلمہ کی وضاحت قادیانی کتب سے کر دی جائے اور قادیانی کتب کے اصل سکین بھی کتاب کے آخر میں لگا دیئے جائیں تا کہ کوئی بھی دنیا کا قادیانی حوالہ جات کو دیکھ کر انکار نہ کر سکے۔پھر دورِ حاضر میں ایک المیہ یہ بھی ہے ہمارے بہت سے بھولے بھالے مسلمان بھی یہ کہتے سنائی دیئے گئے ہیں کہ قادیانیوں کو ہماری پاکستانی اسمبلی نے غیر مسلمان قرار دے کر بہت برا کیا ہے کیونکہ بھی مسلمان ہیں اور ہمارے جیسا ہی کلمہ پڑھتے ہیں پھر کلمہ گو کو قانونی طور پر غیر مسلمان قرار دینا نا انصافی ہے۔بس ایسی ذہنیت کے مالک افراد کے لیے یہ کتاب لکھی گئی ہے اس کتاب میں ایسے حوالہ جات دیئے گئے ہیں جن سے کوئی بھی قادیانی منکر نہیں ہوسکتا۔

آخر میں ختم نبوت کے محاذ کی دو علمی شخصیات جناب سید صابر حسین شاہ بخاری صاحب اور جناب متین خالد صاحب کا تہہ دل سے ممنون ہوں کہ جنہوں نے اپنے قیمتی اوقات میں سے وقت نکال کر کتاب کو دیکھا اور کتاب کے بارے تقدیمات مرتب کیں اور اپنے قیمتی مشوروں سے نوازا۔

قارئین سے گزارش ہے کہ کتاب ھذا میں اگر کوئی کمی کوتاہی دیکھیں تو ہمیں ضرور مطلع کریں تا کہ نیو ایڈیشن میں ترمیم و تصحیح کر دی جائے۔

قادیانی کلمہ

لا الہ الا اللہ میرزا غلام احمد رسول اللہ

(عقائدِ محمودیہ نمبر 1 صفحہ 7)

یہ قادیانیوں کا حقیقی کلمہ ہے جبکہ مسلمانوں کے سامنے دجل وفریب کاری کے لیے وہ مسلمانوں والا کلمہ پڑھتے ہیں یعنی" لاالہ الااللہ محمد رسول اللہ" اس میں بھی محمد سے مراد مرزا غلام قادیانی کو لیتے ہیں۔آئیے ہم اپنے اس دعویٰ کو قادیانی کتب سے ثابت کرتے ہیں اس کتاب کو انتہائی توجہ سے پڑھیں اس کتاب میں دئیے گئے ایک ایک حوالہ کی ہم تصدیق کرتے ہیں اور حوالہ غلط ثابت ہونے پر فی حوالہ دس ہزار روپے کے انعام کا علان کرتے ہیں مگر قادیانیوں کو فقط دعوتِ غور وفکر ہے کہ خدارا توجہ فرمائیں کہیں آپ دھوکے میں ہی نہ مرجائیں اور کفر وضلالت کے اندھیروں میں بھٹک کر جہنم کا ایندھن نہ بن جائیں ۔آئیے اسلام کی جانب جو کہ ایک سچا دین ہے۔

قطعہ سالِ اشاعت

"زہے ارمغان بابصیرت"

۲۰۱۹ء

ازقلم: صاحبزادہ فیض الامین فاروقی سیالوی مونیاں شریف ضلع گجرات

فاضل ذِی علیٰ، ہیں مبشر رضا
اِن کو ہے حق سے ذوق ایک عمدہ عطا
ہے عبور اِن کو تحقیق و تحریر پر
خاص ہے ان پہ احسان و لطفِ خدا
یہ کتاب اِن کی ہے ایک دُرِّ گراں
دین و ایمان پہ آئے گی اِس سے جلا
فتنہ قادیاں کا ہے یہ احتساب
ہوگا اُن کا ظاہر فریب و دغا
ہیں دلائل سبھی مستند اور قوی
فائدہ اس سے پائیں گے شیخ و فتا
اس پر تقدیم ہے پیر صابر کی خوب
جس کا ہر لفظ ہے گوہرِ پُر ضیاء
اس کی تاریخ تدوین فیض الامین
کہ دو تم "گلشن معرفت مرحبا"

۱۴۴۱ھ

تقدیم

نحمدہ ونصلی ونسلم علی رسولہ النبی الکریم

لاالہ الااللہ محمد رسول اللہ ﷺ

اثر خامہ: سید صابر حسین شاہ بخاری قادری (گولڈ میڈلسٹ) مدیر اعلیٰ ماہ نامہ "الحقیقہ" پاکستان

خود کلمہ طیبہ سے یہ مسئلہ ثابت ہے
توحید میں شامل ہے اقرار رسالت کا

علامہ مولانا مفتی سید محمد مبشر رضا قادری صاحب زید مجدہ گلستان سادات کے ایک گل سرسبد ہیں۔ گوجرانوالہ میں ۳ مارچ ۱۹۸۰ء کو خانوادہ نبوت کے ایک چشم و چراغ حکیم سید محمد یونس شاہ صاحب کے آنگن میں یہ پھول کھلا جس کی مہک سے احترام نبوت اور محبت نبوت ﷺ کی خوشبو عام ہوئی۔ آفتاب آمد دلیل آفتاب۔

یہ مسلمہ حقیقت ہے کہ انسان کی پہلی درسگاہ اس کی ماں کی گود ہے۔ آپ کی والدہ ماجدہ سیدہ خالدہ پروین رحمتہ اللہ علیہا (م ۲۰۱۷ء) نے اپنے اس پھول کی خوب آب یاری فرمائی۔ آپ نے اپنے اس ہونہار فرزند ارجمند کو قرآن کریم، ناظرہ خود پڑھایا، پڑھنا لکھنا خود سکھایا، ابتداء ہی سے دینی تعلیم سے ایسا آراستہ فرمایا کہ آپ کا یہ بچہ آگے چل کر اعتقادی اور نظریاتی دنیا میں ایک مناظر اور عقیدہ ختم نبوت کا ایک محافظ بن کر سامنے آیا۔ الحمد اللہ۔

آپ نے ابتدائی دو جماعتیں بھی اپنی والدہ مرحومہ مغفورہ سے پڑھنے کی سعادت حاصل کی۔ سکول میں تیسری جماعت میں داخلہ لیا اور پی بی ماڈل ہائی سکول گوجرانوالہ سے

۱۹۹۵ء میں میٹرک کا امتحان پاس کیا۔گھر کا ماحول چونکہ خالص دینی تھا اس لیے سات آٹھ سال کی عمر میں ہی آپ نے امیر اہلسنت ابو البلال علامہ مولانا محمد الیاس عطار قادری رضوی دامت برکاتہم العالیہ کے دست حق پرست پر سلسلہ عالیہ قادریہ رضویہ میں بیعت کی سعادت حاصل کرلی۔

میٹرک کے بعد آپ نے اہل سنت کی معروف درس گاہ جامعہ نظامیہ رضویہ لاہور میں داخلہ لیا اور وہاں امیر المجاہدین علامہ مولانا حافظ خادم حسین رضوی دامت برکاتہم العالیہ سے ایک سال میں صرف کی تعلیم حاصل کی۔ بعد ازاں دعوت اسلامی کے قائم کردہ جامعۃ المدینہ گلستان جوہر کراچی میں اکتساب فیض کیا، درسِ نظامی کی تکمیل کی اور یہاں ہی سے ۲۰۰۶ء میں سند فراغت حاصل کی۔ دارالعلوم نعیمیہ کراچی سے بھی حصول برکت کے لیے دورہ حدیث کیا۔

آپ کے اساتذہ کرام میں علامہ حافظ خادم حسین رضوی دامت برکاتہم العالیہ، علامہ مفتی محمد عبد القیوم ہزاروی رحمتہ اللہ علیہ (م ۲۰۰۳ء)، علامہ عبد التواب صدیقی دامت برکاتہم العالیہ، علامہ ڈاکٹر مفتی ابو بکر صدیق شاذلی دامت برکاتہم العالیہ، علامہ مفتی محمد یوسف شاذلی دامت برکاتہم العالیہ، علامہ مفتی محمد قاسم عطاری دامت برکاتہم العالیہ، علامہ غلام رسول سعیدی رحمتہ اللہ علیہ (م ۲۰۱۶ء)، اور علامہ مولانا مفتی منیب الرحمن دامت برکاتہم العالیہ کے اسمائے گرامی نمایاں ہیں۔

۲۰۰۷ء میں علامہ مولانا دین محمد مصطفائی دامت برکاتہم العالیہ کی دختر سے آپ کی شادی ہوئی، آپ کی اولاد امجاد میں دو بیٹے اور ایک بیٹی ہے۔ اللہ تعالیٰ اس گھرانے کو شاد و آباد رکھے آمین۔

آپ اتحاد امت کے داعی اور اسلام کے بے باک سپاہی ہیں اسی لیے اہل سنت کی تمام تنظیمات جمعیت علماء پاکستان، دعوت اسلامی، سنی تحریک اور تحریک لبیک یارسول اللہ ﷺ سے پیار کرتے ہیں۔

جہاد جہدِ مسلسل کا نام ہے،اس کی کئی اقسام ہیں ۔ان میں سے ایک جہاد باللسان ہے،
فکرو اعتقاد کی اصلاح کے لیے زبان سے جہاد کی اہمیت مسلمہ ہے ۔احقاق حق اور ابطال باطل
کا جذبہ آپ کو ورثہ میں ملا تھا اسی لیے زمانہ طالب علمی ہی سے آپ نے جہاد باللسان کا فریضہ
سرانجام دینا شروع کر دیا تھا۔ دوران طالب علمی ہی میں عیسائیت اور ہندومت کا نہ صرف
مطالعہ کیا بلکہ آپ کراچی کے بہت سے گرجا گھروں میں گئے اور وہاں عیسائیوں سے نہایت
کامیاب مناظرانہ گفتگو کر کے ان پر اپنی دھاک بٹھادی ۔

تھرپارکر (سندھ) میں جب آپ ایک ماہ کے مدنی قافلے کے لیے گئے تو وہاں
ہندوؤں کے ایک گاؤں میں بھی گئے اور ہندوؤں کے ساتھ باضابطہ ایک مناظرہ بھی ہوا جس
کے نتیجہ میں چھے ہندو آپ کے دستِ حق پرست پر مشرف بہ اسلام ہوئے ۔ان تمام کو آپ ہی
نے کلمہ طیبہ پڑھایا،اس وقت آپ درجہ سادسہ کے طالب علم تھے ۔الحمداللہ

موجودہ دور نہایت ہی پرفتن ہے ، بے شک اس میں فتنوں کی بھرمار ہے لیکن ان
تمام فتنوں میں" فتنہ قادیانیت" کی اک یلغار ہے ۔ یہ خطرناک سونامی کی طرح دنیا میں پھیلتا
جا رہا ہے ۔جدید ذرائع ابلاغ نے اس فتنے کو مزید تقویت دی ہے ۔قادیانی چینل نہایت سرگرمی
اور بے شرمی سے قادیانیت پھیلانے میں مصروف ہے ۔سوشل میڈیا پر تو ایک طوفان بدتمیزی بپا
ہے ۔آزادی اظہار کی آڑ میں ناموس رسالت ﷺ کے حوالے دشمنان اسلام کھل کر سامنے آتے
ہیں اور نہایت سوقیانہ اور گستاخانہ زبان استعمال کرتے ہیں ۔

زندہ ہیں قادیانی نبوت کے ذلہ خوار

نہایت شدت سے ضرورت تھی کہ سوشل میڈیا پر ہمارا بھی کوئی مرد مجاہد سامنے آئے جو
تحفظ ختم نبوت کا پرچم لہرائے اور کذابوں اور گستاخوں کا منہ بند کرے،ان کے مکروفریب کا ایسا
کچا چٹھا مسلمانوں کے سامنے لائے اور ان کے بلند بانگ دعوؤں کو خاک میں ملائے ۔ چنانچہ

ان ناگفتہ بہ حالات میں خانوادہ نبوت کا فرزند جلیل علامہ مفتی سید محمد مبشر رضا قادری صاحب میدان عمل میں آیا، نعرہ مستانہ لگایا اور ۱۹۹۷ء میں "ختم نبوت فورم" کا قیام عمل میں لایا۔ دنیا بھر کے کذابوں کو چیلنج فرمایا، پھر جو بھی سامنے آیا اسے منہ کے بل گرایا، یا راہ راست پر لایا اور کلمہ طیبہ پڑھایا۔

آپ نے فتنہ قادیانیت کے بڑے بڑے سورماؤں کو تگنی کا ناچ نچایا، میدان عمل سے بھگایا اور تحفظ ختم نبوت کا پرچم لہرایا۔ اللھم زد فزد۔

۱۹۹۸ء ہی سے آپ نے انٹرنیٹ استعمال کرنا شروع کیا، ۲۰۰۰ء کے قریب پالٹاک پر روم بنے ہوئے تھے وہیں پر آپ نے قادیانیوں سے مباحثے اور مناظرے شروع کیے، بس پھر کیا تھا سوشل میڈیا پر اک کہرام مچ گیا، آپ ہمیشہ ان کذابوں کی تاک میں رہتے، جونہی کوئی سامنے آتا تو آپ سینہ سپر ہو کر اس کے سامنے آجاتے اور دلائل و براہین کی روشنی میں اسے لاجواب کر کے چت کر دیتے، اب تک جن کذابوں کا آپ سے پالا پڑا ہے اور ذلیل و رسوا ہوئے ہیں ان میں سے چند نام یہ ہیں: مرزا مسرور احمد، انصر رضا مشنری مربی، لقمان باجوہ مربی، مربی احسن ضیاء، مربی محسن ضیاء، مربی مبین ٹی جے (جری اللہ)، مربی افتخار چیمہ، مربی ایوب نیپالی، مربی سلیم میر، مربی حکیم راشد، مربی طارق آفتاب، مربی سلمان بٹ، مربی سلمان، مربی مبشر کاہلوں، مربی کاشف، مربی طاہر، مربی لائیق، مربی نصر الحق، مربی فہد شہزاد، مدعی نبوت قادیانی اسد شاہ (مقتول)، مدعی نبوت طاہر نسیم قادیانی (اسیر)، مدعی نبوت ناصر سلطانی قادیانی (اسیر) اور مدعی نبوت کذاب زاہد خان جیسے زبان درازوں کے نام شامل ہیں۔

ہوشیار ہو اے ختم نبوت کے محافظ!
کس کام میں مصروف ہے باطل کی ہوا دیکھ

محافظ ختم نبوت مفتی سید مبشر رضا قادری صاحب نے کئی کذابوں سے بہت طویل

مناظرے اور مباحثے کیے اور ان کو ناکوں چنے چبوائے۔آپ کی کاوش سے جب بھی کوئی اہم قادیانی مسلمان ہوتا یا شکست کھاتا تو عشاق رسول ﷺ خوشی سے جامہ میں پھولے نہیں سماتے اور اس خوشی میں آپ کو عمرہ مبارک اور بارگاہ رسالت مآب ﷺ میں حاضری کے لیے بھجوا دیتے ہیں۔اس سلسلہ میں اب تک آپ تین بار عمرہ مبارک کی سعادت سے بہرہ ور ہو چکے ہیں اور بارگاہ رسالت مآب ﷺ میں حاضری سے مشرف ہو چکے ہیں۔

ایں سعادت بزور بازو نیست۔

لقمان باجوہ سے حدیث مسلم پر آپ نے دس گھنٹے مناظرہ کیا اور بالآخر اسے ذلت آمیز شکست دی۔آپ کا طویل ترین مناظرہ اور مباحثہ عبد القادر ملہم سے ہوا جس کا دعویٰ تھا کہ مجھے الہام ہوتا ہے اور یہ نبوت کا دعویٰ بھی کرنے والا تھا۔آپ نے اس سے بیس سال مناظرہ ور مباحثہ جاری رکھا بالآخر دوران مناظرہ اس نے اسلام کی حقانیت تسلیم کرلی۔قادیانیت پر عنت بھیجی،تائب ہوا اور اسلام کے دامن میں آ گیا۔الحمد اللہ علی ذالک۔

۲۰۱۹ء میں اسی خوشی میں آپ کو عمرہ مبارک اور بارگاہ رسالت مآب ﷺ میں اضری کے لیے مکۃ المکرمہ اور مدینۃ المنورہ میں بھجوایا گیا تھا۔الحمد اللہ۔

ان مناظروں اور مباحثوں کے نتیجہ میں کثیر تعداد میں قادیانی مردوں اور عورتوں نے اسلام قبول کرنے کی سعادت حاصل کی ہے۔ماشاء اللہ۔

سوشل میڈیا پر ہمہ وقت اعلائے کلمۃ الحق کے لیے تیار رہنا آپ کا شعار ہے۔فیس بک پر قادیانیت کی رد میں آپ نے سب سے پہلا گروپ "قادیانی مناظرہ" بنایا،عقیدہ ختم نبوت کے مواد کے اعتبار سے سوشل میڈیا پر سب سے بڑی ویب سائیٹ کے آپ خود ایڈمن ہیں۔

یوٹیوب پر "عقیدہ ختم نبوت" اور "قادیانی مناظرہ" کا سب سے بڑا چینل "ختم نبوت ٹائمز" بھی آپ ہی نے جاری کیا ہوا ہے۔اس میں ایک ہزار سے زائد ویڈیوز ہیں۔

کینیڈا ریڈیو ہدایت پر آپ نے" انوارختم نبوت" کے لائیو پروگرام کیے جن کے مثبت نتائج برآمد ہوئے۔ جہاد باللسان کے علاوہ آپ نے جہاد بالقلم کے میدان میں بھی خوب معرکہ آرائیاں اور جولانیاں دکھائی ہیں۔

جہاد بالقلم کی اہمیت ہر دور میں مسلمہ رہی ہے،فکرو اعتقاد کی اصلاح کے جہاد بالقلم کی اہمیت اظہر من الشمس ہے۔ناموس رسالت ﷺ اور ختم نبوت کے تحفظ کے لیے ہمارے اکابرین نے ہمیشہ زوردار جہاد بالقلم فرمایا ہے۔اگر قلم کا جہاد احسن انداز میں کیا جائے تو باطل افکار اور لادینی یلغار کے آگے بند باندھا جاسکتا ہے اور اسطرح عشق رسالت مآب ﷺ کا ایک انقلاب آسکتا ہے۔

مولانا مفتی سید مبشر رضا قادری صاحب نے زمانہ طالب علمی ہی سے قلم و قرطاس سے اپنا تعلق گہرا رکھا۔اس دور میں ہی آپ نے مختلف موضوعات پر مضامین لکھنا شروع کیے جو کراچی کے مشہور اخبار و رسائل میں شائع ہوئے تھے۔

جب آپ نے ۱۹۹۷ء میں"ختم نبوت فورم" کا قیام عمل میں لایا تو اس کے تحت ایک مجلہ" الخاتم ﷺ" کا اجراء بھی فرمایا۔جون ۲۰۱۶ء میں اس کا پہلا شمارہ سامنے آیا۔ردقادیانیت اور تحفظ ختم نبوت میں یہ رسالہ اپنی مسائل آپ تھا۔اس پر اس کے اداریات، شذرات اور مقالات شاہد عدل و ناطق ہے۔

۲۰۱۶ء میں جب ایک نجی چینل پرقادیانیوں کے ایک حامی اینکر نے مملکت خداداد پاکستان کی آئین ساز اسمبلی کے ۷ ستمبر ۱۹۷۴ء کے تاریخ ساز اور انقلاب آفرین فیصلہ (جس میں قادیانیوں کو کافر قرار دیا گیا تھا) پر نکتہ چینی کی تو اس پر بھر پور احتجاج ہوا۔ایک مسلمان اینکر شبیر ابوطالب نے اس کے جواب میں پروگرام کر کے اسے لاجواب کیا۔قادیانی اینکر کے خلاف مجاہدین ختم نبوت نے جب سوشل میڈیا پر اپنے غم و غصے کا اظہار کیا تو پیمرا نے

قادیانیوں کے حامی چینل کے اینکر پر پروگرام کرنے پا پابندی لگادی لیکن اس کے ساتھ اسے جواب دینے والے مسلمان اینکر شبیر ابوطالب کے پروگرام پر بھی پابندی لگادی۔اس صورتحال پر مفتی سید محمد مبشر رضا قادری نے کلمہ حق بلند کیا اور ماہنامہ مجلہ" الخاتم ﷺ " کے شمارہ جولائی ۲۰۱۶ء کا نہایت زوردار اداریہ " قادیانی اقلیت ۔۔۔۔۔متفقہ آئین ۔۔۔۔۔پھر تنقید کیوں؟؟" لکھا جس کی سطر سطر سے آپ کا جذبہ حب رسول ﷺ تو عیاں ہی ہے لیکن آپ کا دکھ درد اور کرب بھی واضح نظر آتا ہے۔

اس اداریہ سے ختم نبوت کے تحفظ میں آپ کا جہاد بالقلم نکھر کر سامنے آیا ہے۔موضوع کی مناسبت سے اداریے کا آخری پیراگراف ملاحظہ فرمائیے:

" میں قانون نافظ کرنے والے اداروں اور قانون ساز اسمبلی کے نمائندوں سے بھی عرض کروں گا کہ آپ بھی مسلمان ہیں، آپ پر بھی لازم ہے کہ حضور ﷺ کی ختم نبوت پر پہرا دیں اور اپنی آخرت کے سامان پیدا کریں، ہم اہل سنت پرامن لوگ ہیں، قانون اور امن کی بات کرتے ہیں مگر نبی ﷺ کی عزت اور ناموس سے بڑھ کر کچھ نہیں رکھتے۔ آپ کی خدمت میں یہی درد بھری اپیل ہے کہ ختم نبوت اور تحفظ ناموس رسالت ﷺ کے لیے عملی جدوجہد کریں،میڈیا پر آنے والے اسلام دشمن اینکر کو فی الفور بین کیا جائے،جس چینل پر ختم نبوت یا ناموس رسالت ﷺ پر حملے کا منصوبے بنے یا کسی طرح کے انتشار کی راہ ہموار ہو، اس چینل کا لائسنس کینسل کیا جائے،اسی میں اسلام اور ملک پاکستان کی عزت ہے۔"

۱۳ جون ۲۰۱۶ء کو پاکستان کے معروف ٹی وی چینل آج ٹی وی کی رمضان المبارک نشریات کے پروگرام میں اینکر پرسن حمزہ عباسی نے جب قانون، ناموس رسالت ﷺ اور قادیانی کمیونٹی کے قومی اسمبلی کے متفقہ فیصلے کو تنقید کا نشانہ بنایا اور یہ ہرزہ سرائی کی کہ" ریاست کو حق حاصل نہیں کہ وہ کسی کو غیر مسلم قرار دے" تو منتظم اعلیٰ ختم نبوت فورم مفتی سید محمد مبشر رضا قادری

صاحب کی رگ حمیت وغیرت پھڑک اٹھی ،آپ نے قلم اٹھایا اور چیئر مین پیمرا کے نام ایک کھلا خط لکھا جس میں اس پر بھر پور احتجاج کیا اور کہا:

"چینل اور اینکر پرسن کے خلاف ایکشن لیا جائے ،اینکر پرسن کو پاکستان کے آئین اور قانون کو تنقید کا نشانہ بنانے پر اس کے خلاف قانونی کارروائی کی جائے تا کہ دوبارہ کسی کو ایسی مذموم جرأت کرنے کی ہمت نہ ہو۔"ملخصاً

آپ کا یہ کھلا خط ماہنامہ مجلہ" الخاتم ﷺ "کے شمارے جولائی ۲۰۱۶ء ہی میں شائع ہو چکا ہے۔

نہایت افسوس ہے کہ ختم نبوت فورم کے ترجمان ماہنامہ مجلہ" الخاتم ﷺ "کے چند شمارے ہی شائع ہو سکے۔

ورنہ ختم نبوت اور ردقادیانیت میں یہ ایک بے مثال اور لاجواب رسالہ تھا جس میں قادیانیوں کی ریشہ دوانیوں اور ان کے حامیوں کی کارستانیوں سے آگاہی ہوتی رہتی تھی اور ان کے رد میں بھی امت مسلمہ کی کاوشیں سامنے آتی تھیں لیکن اپنوں کی سرد مہری کی وجہ سے اس کی اشاعت تعطل کا شکار ہوئی ،اس کے باوجود مفتی سید محمد مبشر رضا قادری صاحب پرعزم ہیں اور اس کی اشاعت ثانیہ کا ارادہ رکھتے ہیں ۔اللہ تعالیٰ انہیں اس مقصد میں کامیابی عطا فرمائے ۔آمین ۔

مفتی سید محمد مبشر رضا قادری صاحب کی والدہ ماجدہ مرحومہ مغفورہ نے آپ کی تعلیم و تربیت کچھ ایسی نہج پر کی کہ آپ نے اپنی ساری زندگی ختم نبوت کے تحفظ کے لیے وقف کر دی ۔آپ کا رہوار قلم ختم نبوت کے موضوع پر رواں دواں ہے۔

آپ نے مرزا قادیانی آنجہانی کی کتب کی خانہ تلاشی لی اور ان میں سے مرزا کے ۲۰۰ جھوٹ سامنے لائے۔ آپ نے ثابت کیا کہ اگر چہ اللہ تعالیٰ اور اس کے پیارے محبوب حضرت محمد ﷺ پر جھوٹا بہتان لگانا گناہ عظیم ہے ۔لیکن اس گناہ عظیم میں مرزا آنجہانی لت پت نظر

آتا ہے۔چشم فلک نے ایسا کذاب شاید ہی پہلے دیکھا ہو۔

آپ نے مرزا آنجہانی کی کذب بیانی اسی کی زبانی اپنی کتاب مستطاب" مرزا غلام قادیانی کے شہرہ آفاق ۲۰۰ جھوٹ" میں نہایت تفصیل سے پیش فرما دیے ہیں اور کتاب کے آخر میں قادیانی کتب کے اصل عکس بھی دے دیے ہیں۔قاری جب یہ کتاب پڑھتا ہے تو بے ساختہ ہر جھوٹ پر "لعنت اللہ علی الکذبین" پکار اٹھتا ہے۔

وہ کاذب ہے اکذب ہے جھوٹا نبی ہے
وہ جھوٹا ہے مہدی وہ شیطاں جلی ہے

آپ نے مرزا قادیانی آنجہانی کے" روحانی خزائن" کی جلد نمبر ا، جلد نمبر ۲ اور جلد نمبر ۳ کی خانہ تلاشی لی تو یہ حقیقت طشت از بام ہوئی کہ یہ روحانی خزائن نہیں بلکہ یہ تو شیطانی خزائن ہیں۔ان میں مرزا قادیانی آنجہانی نے جھوٹی،ضعیف اور موضوع احادیث کے انبار لگا دیے ہیں۔اس سے مرزا قادیانی کی حدیث دانی کی قلعی کھل جاتی ہے،اس کی تفصیل آپ نے اپنی کتاب لاجواب" مرزا قادیانی کی بیان کردہ ضعیف احادیث" میں دی ہے۔ابھی اس کی پہلی جلد ہی ۲۰۱۶ء میں شائع ہو کر سامنے آئی ہے۔اس میں بھی آخر میں آپ نے قادیانی کتب کے متعلقہ صفات کے عکس پیش فرما دیے ہیں۔یہ بھی اپنے موضوع پر بے مثال کتاب ہے۔

اعلیٰ حضرت امام احمد رضا بریلوی رحمتہ اللہ علیہ (م ۱۳۴۰ھ/ ۱۹۲۱ء) نے ۱۳۲۰ھ/ ۱۹۰۱ء میں مرزا قادیانی آنجہانی کے رد میں ایک کتاب" السوء والعقاب علی المسیح الکذاب" لکھی جس میں آپ نے دس وجوہ سے مرزا قادیانی آنجہانی کا کفر طشت از بام کر کے ثابت فرمایا کہ یہ لوگ دین اسلام سے خارج ہیں اور ان کے احکام بعینہٖ مرتدین کے احکام ہیں۔

مفتی سید محمد مبشر رضا قادری صاحب نے اعلیٰ حضرت بریلوی رحمتہ اللہ علیہ کی اس کتاب کی تسہیل وتخریج فرما کر" قادیانی کذاب المعروف السوء والعقاب" کے نام سے نہایت

خوبصورت انداز میں ۲۰۱۹ء میں ختم نبوت فورم کے زیر اہتمام شائع فرما کر عام کیا۔ اس میں بھی آپ نے آخر میں قادیانی کتب کے تمام حوالہ جات کے اصل کتب کے عکس دیے ہیں اور جدت پیدا کی ہے۔ رد قادیانیت میں اعلیٰ حضرت بریلوی رحمتہ اللہ علیہ کی اس شہرہ آفاق کتاب کو آپ نے افادہ عام کے لیے آسان اور سہل بنا دیا ہے۔ اللھم زد فزد۔

رد قادیانیت میں اعلیٰ حضرت بریلوی رحمتہ اللہ علیہ کی لکھی گئی دیگر کتب پر بھی اسی طرح کا کام آپ کے قلم سے جاری و ساری ہے۔ اللہ کرے آپ کا یہ کام بھی جلد سامنے آئے۔

مفتی سید محمد مبشر رضا قادری صاحب رد قادیانیت اور تحفظ ختم نبوت میں ہمہ تن مصروف ہیں، ابھی تک آپ کی درج ذیل کتب منتظر اشاعت ہیں:

(۱) لغات توفیٰ و خاتم۔

(۲) قادیانی مناظرہ کے اصول۔

(۳) مرزا قادیانی کی عربی دانی کے چند نمونے۔

(۴) استعارہ، تشبیہ، مجاز، کنایہ کی تعریفات و شرائط۔

(۵) قادری پاکٹ بک بجواب مرزائی پاکٹ بک۔

(۶) حیات عیسیٰ علیہ السلام (تین جلدوں میں)۔

اللہ کرے ان کتب کی بھی جلد اشاعت ہو اور ہماری آنکھیں ٹھنڈی ہوں۔

ہمارے پیارے آخری نبی حضرت محمد مصطفی ﷺ نے اظہار نبوت کے بعد مکۃ المکرمہ میں لوگوں کو "لاالہ الااللہ محمد رسول اللہ ﷺ" کی دعوت دی، انہیں فلاح کی جانب بلایا۔ لوگ آپ کی خدمت میں حاضر ہوتے گئے، کلمہ طیبہ پڑھتے گئے، شرف صحابیت پاتے گئے اور بارگاہ ایزدی میں سجدہ ریز ہوتے گئے۔ ان کے قلب و اذہان کی ایسی تطہیر ہوئی کہ یکسر تبدیلی آگئی، سب ایک دوسرے کے بھائی بھائی بن گئے، توحید کے علمبردار بن گئے، ختم نبوت کے

پاسبان بن گئے، حتیٰ کہ انہوں نے اپنی جانیں تحفظ ختم نبوت کے سلسلہ میں لڑی گئی جنگ یمامہ کے مقام پر قربان تو کر دیں لیکن عقیدہ ختم نبوت پر کوئی آنچ نہ آنے دی۔

دعوت وعزیمت کی اس روایت کو صحابہ کرام کے بعد تابعین، تبع تابعین اور پھر سلف صالحین نے ہر دور میں زندہ رکھا اور ان شاء اللہ یہ سلسلہ ابد والآباد تک جاری وساری رہے گا۔

یہ مسلمہ حقیقت ہے کہ ہمارے اکابرین جہاں اللہ تعالیٰ کی وحدنیت کے قائل تھے وہیں اپنے آقا ومولیٰ حضرت محمد مصطفی ﷺ کی ختم نبوت کے پاسبان بھی تھے۔

کلمہ طیبہ ہی دائرہ اسلام میں داخل ہونے کی پہلی اور آخری شرط ہے۔ اللہ تعالیٰ کے غیر کوئی طاقت معبود نہیں، حضرت محمد مصطفی ﷺ اللہ تعالیٰ کے آخری رسول ہیں۔ عبادت کے لائق صرف اللہ تعالیٰ کی ذات ہے اور اتباع کے لیے حضرت محمد مصطفی ﷺ کی ذات گرامی ہے۔

کلمہ طیبہ ایک نعمت عظمیٰ ہے، کلمہ طیبہ جنت کی کنجی ہے، تمام اذکار کی جان ہے، مسلمان کی شان اور پہچان ہے، سلطان العارفین حضرت سلطان باھو رحمتہ اللہ علیہ (م ۱۱۰۲ھ / ۱۶۹۱ء) نے اپنی کتاب" اورنگ شاہی" میں کیا ایمان افروز بات فرمائی ہے:

" جان لے محمد ﷺ کے نام سے شیطان اس طرح بھاگتا ہے جیسے کافر کلمہ طیبہ "لاالہ الااللہ محمد رسول اللہ ﷺ" سے بھاگتا ہے"۔

قادیان سے مرزا قادیانی آنجہانی نے ۱۸۸۱ء سے اپنے دعویٰ نبوت کی بنیاد رکھنا شروع کی اور ۱۹۰۰ء میں کھل کر سامنے آیا اور نبی بن بیٹھا، گویا بلی تھیلے سے باہر آگئی، جہاں اس نے مسلمہ اسلامی عقائد کی تکذیب کی وہاں ہمارے پیارے آخری نبی حضرت محمد مصطفی ﷺ کی شان اقدس میں نازیبا الفاظ کہے۔ انبیاء کرام، صحابہ کرام، اہل بیت کرام اور بزرگان دین کی شان میں کھل کر گستاخیاں اور بے باکیاں کیں۔

ستم ظریفی اور ظلم کی انتہاء ہے کہ مرزا قادیانی آنجہانی اور اس کی ذریت کفر میں لت پت ہونے کے باوجود مسلمانوں کو دھوکہ دینے کے لیے ”لاالہ الااللہ محمد رسول اللہ ﷺ“ پڑھتے ہیں۔ حیرت ہے ان سادہ لوح مسلمانوں پر جو مرزا کی معنوی اولاد کی زبان پر محض کلمہ طیبہ سن کر ان کے جھانسے میں آجاتے ہیں حالانکہ وہ یہ نہیں دیکھتے کہ کلمہ طیبہ یہ ہمارے نبی ﷺ کا پڑھتے تو ہیں لیکن مرزا آنجہانی کو "اپنا نبی“ علی الاعلان مانتے ہیں۔

خرد نے کہہ بھی دیا لاالہ تو کیا حاصل
دل و نگاہ مسلماں نہیں تو کچھ بھی نہیں

مفتی سید محمد مبشر رضا قادری صاحب نے مرزا قادیانی آنجہانی اور اس کی ذریت کی ان چالوں کو بھانپ لیا چنانچہ آپ نے قادیانیت کی خانہ تلاشی لی اور ان کے باطل چہرے سے نقاب الٹا کر ان کی حقیقی، گھناؤنی اور مکروہ تصویر کو "قادیانی کلمہ“ کی صورت میں قوم کے سامنے پیش فرمادی ہے۔ آپ نے ثابت فرمایا کہ قادیانی ہمارے کلمہ طیبہ میں لفظ ”محمد“ سے مراد مرزا قادیانی آنجہانی ہی کو لیتے ہیں، مسلمانوں کے سامنے کلمہ طیبہ پڑھتے ہوئے مکرو فریب اور منافقت سے کام لیتے ہیں۔

آپ نے ” قادیانی کلمہ“ قادیانی کتب سے ثابت کیا ہے اور حوالہ غلط ثابت کرنے والے کو فی حوالہ دس ہزار روپے کے انعام کا اعلان کر کے قادیانیوں کو دعوت غور فکر دی ہے۔ آپ نے کتاب ” قادیانی کلمہ“ دلائل و براہین کی روشنی میں اور حقائق کے اجالے میں ترتیب دی ہے۔ نہایت عمیق مطالعے کے بعد قادیانیوں کی گستاخیوں اور ہرزہ سرائیوں سے پردہ اٹھایا ہے۔ آئینہ میں قادیانیت کا اصل چہرہ بھی دکھایا ہے۔

آئینہ دکھایا تو برا مان گئے

کتاب کے آغاز میں فاضل مصنف نے کلمہ طیبہ، کلمہ طیبہ کی اہمیت، اقسام کفر اور لزوم کفر

ور التزام کفر کی تفصیل دی ہے۔پھر قادیانی کتب سے اقتباسات پیش کیے،ان سے نتائج
کالے اور ان پر بھر پور بصیرت افروز تبصرے کیے۔تمام اقتباسات قادیانیوں کی مستند کتابوں
سے عکسی دستاویزی شہادتوں کے ساتھ پیش کیے ہیں جو نا قابل تردید ہیں۔

"قادیانی کلمہ" ردقادیانیت میں اپنی نوعیت کی ایک منفرد کتاب ہے،اس کی زبان
ام فہم اور سادہ ہے، فاضل مصنف نے موضوع کا مکمل احاطہ کیا ہے،کسی قسم کی کوئی تشنگی نہیں
چھوڑی،آخر میں ماخذ ومراجع کی فہرست بھی دے دی ہے جس سے کتاب کی علمی اور تحقیقی اہمیت
و چند ہوجاتی ہے،مضامین کی فہرست اور عنوانات سے اندازہ لگایا جاسکتا ہے کہ رد قادیانیت
یں یہ کتاب کس قدر جامع اور مانع ہے۔ "

"دریا کو کوزے میں بھرنا" ایک محاورہ ہے لیکن قادیانی کلمہ میں قادیانیت کا ایسا
رد بلیغ ہے گویا آپ نے دریا کو کوزے میں بھر دیا ہے۔ضرورت ہے کہ مسلمان اس کتاب کو
پڑھیں،خریدیں،لائبریریوں میں پہنچائیں،حرز جاں بنائیں،قادیانی دجل وفریب سے خود بھی
ور دوسروں کو بھی بچائیں،ان کی نماز روزہ اور کلمہ طیبہ پر بالکل اعتبار نہ کریں۔اللہ تعالیٰ اپنے
حبوب حضرت احمد مجتبیٰ محمد مصطفی خاتم الانبیاء ﷺ کے طفیل مولانا مفتی سید محمد مبشر رضا قادری کی
تحفظ ختم نبوت میں لکھی گئی اس کاوش کو اپنی بارگاہ میں شرف قبولیت سے نوازے اور اسے شہرت
ام اور بقائے دوام بخشے۔ان کو حاسدین کے حسد اور شیاطین کے شر سے بچائے۔آمین ثم آمین
بجاہ سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ واصحابہ وازواجہ وذریتہ واولیاء امتہ وعلماء ملتہ اجمعین۔

دعاگو و دعاجو:
حقیر العباد سید صابر حسین شاہ بخاری قادری غفرلہ
(خلیفہ مجاز بریلی شریف)
ادارہ فروغ افکار رضا و ختم نبوت اکیڈمی برہان شریف ضلع اٹک پنجاب،پاکستان
۱۳ اکتوبر ۲۰۱۹ء بروز جمعرات بوقت عصر

قادیانی بھیانک چہرہ بے نقاب ہوتا ہے!

(متین خالد صاحب)

عقیدہ ختم نبوت کے تحفظ اور فتنہ قادیانت کے سرکوبی کے محاذ پر جناب مفتی سید مبشر رضا قادری (منتظم اعلیٰ ختم نبوت فورم) کی خدمات عصر حاضر کے پرفتن ماحول میں مشعل راہ کی حیثیت رکھتی ہیں۔ یہ دولت خداداد ہر کس و ناکس کو نصیب نہیں ہوتی۔ وہ اپنے مشن کے ساتھ عزم وحوصلہ، صبر و استقلال، ہمت وشجاعت اور مستعدی و جفاکشی سے وابستہ ہیں۔ کلمہ حق بلند کرنے پر انہیں کئی جھوٹے مقدمات، دھمکیوں اور قاتلانہ حملوں کا بھی سامنا کرنا پڑا اور ابھی تک کر رہے ہیں۔ اپنے عظیم مقصد سے والہانہ عشق اور اس کے لیے ہر چیز قربان کر دینے کا جذبہ ان کے راستے میں آنے والی ہر مشکل کو شکست دے دیتا ہے۔ بقول غالب:

ے موجِ خوں سر سے گزر ہی کیوں نہ جائے
آستانِ یار سے اٹھ جائیں کیا

جناب مفتی سید مبشر رضا قادری کئی کتابوں کے مصنف ہیں جن میں "مرزا غلام قادیانی کے شہرہ آفاق 200 جھوٹ" اور "مرزا قادیانی کی بیان کردہ ضعیف احادیث" نمایاں ہیں۔ اب ان کی تازہ تصنیف "قادیانی کلمہ" شائع ہو رہی ہے۔ یہ کتاب "چہرہ روشن اندروں چنگیز سے تاریک تر" کے مصداق قادیانی چہرے کو بے نقاب کرتے ہوئے اس کی اصل حقیقت کی نشاندہی کرتی ہے۔ بظاہر قادیانی اپنے گرو آنجہانی مرزا قادیانی کو مہدی اور مسیح موعود مانتے ہیں جبکہ حقیقت یہ ہے کہ آنجہانی مرزا قادیانی کا اصل دعویٰ یہ ہے کہ نعوذ باللہ وہ "محمد رسول اللہ" ہے۔ قادیانیوں کا یہ عقیدہ مرزا قادیانی، اس کے بیٹوں اور اس کے خاص مریدوں کی کتابوں میں موجود ہے۔ اس سلسلہ میں چند ایک ہوش ربا اقتباسات ملاحظہ کیجیے۔

□ ''پھر اسی کتاب میں اس مکالمہ کے قریب ہی یہ وحی اللہ ہے محمد رسول اللہ والذین معہ اشداء علی الکفار رحماء بینھم اس وحی الہی میں میرا نام محمد رکھا گیا اور رسول بھی۔'' (ایک غلطی کا ازالہ صفحہ 4، مندرجہ روحانی خزائن جلد 18 صفحہ 207 از مرزا قادیانی)

□ ''اور چونکہ میں ظلی طور پر محمد ہوں ﷺ پس اس طور سے خاتم النبیین کی مہر نہیں ٹوٹی۔ کیونکہ محمد ﷺ کی نبوت محمدؐ تک ہی محدود رہی۔ یعنی بہر حال محمد ﷺ ہی نبی رہے نہ اور کوئی۔ یعنی جب کہ میں بروزی طور پر آنحضرت ﷺ ہوں اور بروزی رنگ میں تمام کمالات محمدیؐ مع نبوت محمدیہؐ کے میرے آئینہ ظلیت میں منعکس ہیں تو پھر کونسا الگ انسان ہوا جس نے علیحدہ طور پر نبوت کا دعویٰ کیا۔''

(ایک غلطی کا ازالہ صفحہ 8، مندرجہ روحانی خزائن جلد 18 صفحہ 212 از مرزا قادیانی)

□ ''خدا تعالیٰ نے آج سے چھبیس برس پہلے میرا نام براہین احمدیہ میں محمد اور احمد رکھا ہے اور آنحضرت ﷺ کا بروز مجھے قرار دیا ہے۔''

(حقیقۃ الوحی تتمہ صفحہ 67، مندرجہ روحانی خزائن جلد 22 صفحہ 502 از مرزا قادیانی)

□ ''مجھے بروزی صورت نے نبی اور رسول بنایا ہے اور اسی بنا پر خدا نے بار بار میرا نام نبی اللہ اور رسول اللہ رکھا مگر بروزی صورت میں۔ میرا نفس درمیان نہیں ہے بلکہ محمد مصطفیٰ ﷺ ہے۔ اسی لحاظ سے میرا نام محمدؐ اور احمدؐ ہوا۔ پس نبوت اور رسالت کسی دوسرے کے پاس نہیں گئی۔ محمدؐ کی چیز محمدؐ کے پاس ہی رہی۔''

(ایک غلطی کا ازالہ صفحہ 12 مندرجہ روحانی خزائن جلد 10 صفحہ 216 از مرزا قادیانی)

□ ''مگر میں کہتا ہوں کہ آنحضرت ﷺ کے بعد جو درحقیقت خاتم النبیین تھے، مجھے رسول اور نبی کے لفظ سے پکارے جانا کوئی اعتراض کی بات نہیں اور نہ اس سے مہر ختمیت ٹوٹتی ہے۔ کیونکہ میں بار ہا بتلا چکا ہوں کہ میں بموجب آیت وآخرین منہم لما یلحقو بھم بروزی طور پر وہی نبی خاتم الانبیا ہوں اور خدا نے آج سے بیس برس پہلے براہین احمدیہ میں، میرا نام محمد ﷺ اور احمد ﷺ رکھا ہے اور مجھے آنحضرت ﷺ کا ہی وجود قرار دیا ہے۔ پس اس طور سے آنحضرت ﷺ کے خاتم الانبیا ہونے میں میری نبوت سے کوئی تزلزل نہیں آیا کیونکہ ظل اپنے اصل سے علیحدہ نہیں ہوتا۔''

(ایک غلطی کا ازالہ صفحہ 10، مندرجہ روحانی خزائن جلد 18 صفحہ 212 از مرزا قادیانی)

❑ ''مبارک ہے وہ جس نے مجھے پہچانا۔ میں خدا کی سب راہوں میں سے آخری راہ ہوں۔ اور میں اس کے سب نوروں میں سے آخری نور ہوں۔ بدقسمت ہے وہ جو مجھے چھوڑتا ہے کیونکہ میرے بغیر سب تاریکی ہے۔''

(کشتی نوح صفحہ 56، مندرجہ روحانی خزائن جلد 19 صفحہ 61 از مرزا قادیانی)

❑ ''میں آدمؑ ہوں، میں نوحؑ ہوں، میں ابراہیمؑ ہوں، میں اسحاقؑ ہوں، میں یعقوبؑ ہوں، میں اسماعیلؑ ہوں، میں موسیٰؑ ہوں، میں داؤدؑ ہوں، میں عیسیٰؑ ابن مریم ہوں، میں محمد ﷺ ہوں۔''

(تتمہ حقیقت الوحی صفحہ 521، مندرجہ روحانی خزائن جلد 22 صفحہ 521 از مرزا قادیانی)

❑ ''مسیح موعود (مرزا قادیانی) نبی کریم ﷺ سے الگ کوئی چیز نہیں ہے بلکہ وہی ہے جو بروزی رنگ میں دوبارہ دنیا میں آئے گا تاکہ اشاعت اسلام کا کام پورا کرے اور ھوالذی ارسل رسولہ بالھدی و دین الحق لیظھرہ علی الدین کلہ کے فرمان کے مطابق تمام ادیان باطلہ پر اتمام حجت کر کے اسلام کو دنیا کے کونوں تک پہنچاوے تو اس صورت میں کیا اس بات میں کوئی شک رہ جاتا ہے کہ قادیان میں اللہ تعالیٰ نے پھر محمد ﷺ کو اتارا تاکہ اپنے وعدہ کو پورا کرے جو اس نے آخرین منھم لما یلحقوا بھم میں فرمایا تھا۔''

(کلمۃ الفصل صفحہ 104، 105، از مرزا بشیر احمد ایم اے ابن مرزا قادیانی)

❑ ''ہر ایک نبی کو اپنی استعداد اور کام کے مطابق کمالات عطا ہوتے تھے کسی کو بہت، کسی کو کم۔ مگر مسیح موعودؑ کو تو تب نبوت ملی جب اس نے نبوت محمدیہ ﷺ کے تمام کمالات کو حاصل کر لیا اور اس قابل ہو گیا کہ ظلی نبی کہلائے پس ظلی نبوت نے مسیح موعودؑ کے قدم کو پیچھے نہیں ہٹایا بلکہ آگے بڑھایا اور اس قدر آگے بڑھایا کہ نبی کریم ﷺ کے پہلو بہ پہلو لا کھڑا کیا۔'' (کلمۃ الفصل صفحہ 113، از مرزا بشیر احمد ایم اے ابن مرزا قادیانی)

❑ ''ہم کو نئے کلمہ کی ضرورت پیش نہیں آتی کیونکہ مسیح موعود (مرزا قادیانی) نبی کریم ﷺ سے کوئی الگ چیز نہیں ہے جیسا کہ وہ خود فرماتا ہے صار وجودی وجودہ نیز من فرق بینی و بین المصطفی فما عرفنی و ماریٰ اور یہ اس لیے ہے کہ اللہ تعالیٰ کا وعدہ تھا کہ وہ ایک

فعہ اور خاتم النبیین کو دنیا میں مبعوث کرے گا جیسا کہ آیت آخرین منھم سے ظاہر ہے، پس
مسیح موعود خود محمد ﷺ رسول اللہ ہے جو اشاعت اسلام کے لیے دوبارہ دنیا
میں تشریف لائے، اس لیے ہم کو کسی نئے کلمہ کی ضرورت نہیں، ہاں اگر
محمد ﷺ رسول اللہ کی جگہ کوئی اور آتا تو ضرورت پیش آتی۔"

(کلمۃ الفصل صفحہ 158 از مرزا بشیر احمد ایم اے ابن مرزا قادیانی)

مرزا قادیانی کے مندرجہ بالا عقائد ونظریات، جن سے مسلمانوں کو شدید صدمہ پہنچا ہے اور ان کے جذبات مجروح ہوئے ہیں، کے بعد مرزا قادیانی نے دعویٰ کیا ہے کہ وہ نبی کریم ﷺ کی طرح درود وسلام کا مستحق ہے۔ بقول مرزا قادیانی اللہ تعالیٰ اس پر درود بھیجتا ہے۔ ملاحظہ فرمائیں۔

- "صلی اللہ علیک وعلیٰ محمدٍ"

(تذکرہ مجموعہ وحی والہامات صفحہ 661 طبع چہارم از مرزا قادیانی)

- "اے محمدی ﷺ سلسلہ کے برگزیدہ مسیح تجھ پر خدا کا لاکھ لاکھ دُرود اور لاکھ لاکھ سلام ہو۔" (سیرت المہدی جلد سوئم صفحہ 208 از مرزا بشیر احمد ابن مرزا قادیانی)

- "سلام علیکم طبتم نحمدک ونصلی صلوٰۃ العرش الی الفرش"

ترجمہ: (اے مرزا) تم پر سلام تم پاک ہو۔ ہم تیری تعریف کرتے ہیں اور تیرے پر درود بھیجتے ہیں۔ عرش سے فرش تک تیرے پر درود ہے۔

(تذکرہ مجموعہ وحی والہامات صفحہ 553 طبع چہارم از مرزا قادیانی)

مرزا قادیانی دعویٰ کرتا ہے کہ مندرجہ ذیل وحی اس پر اتری ہے:

- اصحاب الصفۃ وما ادرک ما اصحب الصفۃ تری اعینھم تفیض من الدمع یصلون علیک۔

ترجمہ: صفہ کے رہنے والے اور تو کیا جانتا ہے کہ کیا ہیں صفہ کے رہنے والے۔ تو دیکھے گا کہ ان کی آنکھوں سے آنسو جاری ہوں گے۔ وہ تیرے (مرزا قادیانی) پر درود بھیجیں گے۔"

(تذکرہ مجموعہ وحی والہامات صفحہ 197 طبع چہارم از مرزا قادیانی)

- "اللھم صلی علی محمد وعلی عبدک المسیح الموعود۔"

(روزنامہ الفضل قادیان 31 جولائی 1937ء صفحہ 5 کالم 2)

ترجمہ: اے اللہ محمد ﷺ اور اپنے بندے مسیح موعود (مرزا قادیانی) پر درود وسلام بھیج۔

❑ اے امام الوریٰ سلام علیک
مہ بدر الدجیٰ سلام علیک
مہدی عہد و عیسیٰ موعود
احمد ﷺ مجتبیٰ سلام علیک
مطلع قادیان پہ تو چمکا
ہو کے شمس الہدیٰ سلام علیک
تیرے آنے سے سب نبی آئے
مظہر الانبیاء سلام علیک
مسقط وحی مہبط جبرئیل
سدرۃ المنتہیٰ سلام علیک
مانتے ہیں تیری رسالت کو
اے رسول خدا سلام علیک
ہے مصدق تیرا کلام خدا
اے میرے میرزا سلام علیک
تیرے یوسف کا تحفہ صبح و مسا
ہے درود و دعا سلام علیک

(قاضی محمد یوسف قادیانی کی نظم، روزنامہ الفضل قادیان جلد 7 شمارہ نمبر 100 مورخہ 30 جون 1920ء)

❑ ”اور خدا نے مجھ پر اس رسول کریم ﷺ کا فیض نازل فرمایا اور اس کو کامل بنایا اور اس نبی کریم ﷺ کے لطف اور جود کو میری طرف کھینچا، یہاں تک کہ میرا وجود اس کا وجود ہو گیا پس وہ میری جماعت میں داخل ہوا، درحقیقت میرے سردار خیر المرسلین ﷺ کے صحابہؓ میں داخل ہوا۔ اور یہی معنی آخرین منھم کے لفظ کے بھی ہیں جیسا کہ سوچنے والوں پر پوشیدہ نہیں اور جو شخص مجھ میں اور مصطفی ﷺ میں تفریق کرتا ہے، اس نے مجھے نہیں دیکھا ہے اور نہیں پہچانا

ہے۔“

(خطبہ الہامیہ صفحہ 171، مندرجہ روحانی خزائن جلد 16 صفحہ 258، 259 از مرزا قادیانی)

□ ”امام اپنا عزیزو اس زماں میں
غلام احمد ہوا دارالاماں میں
غلام احمد ہے عرش رب اکرم
مکاں اس کا ہے گویا لامکاں میں
غلام احمد رسول اللہ ہے برحق
شرف پایا ہے نوع انس و جاں میں
محمد پھر اتر آئے ہیں ہم میں
اور آگے سے ہیں بڑھ کر اپنی شاں میں
محمد دیکھنے ہوں جس نے اکمل
غلام احمد کو دیکھے قادیاں میں“

(روزنامہ بدر قادیان، 25 اکتوبر 1906ء از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 678 پر)

یہ محض ”مریداں می پرانند“ والی شاعری نہیں ہے، بلکہ یہ اشعار، قادیانی شاعر قاضی اکمل نے خود مرزا قادیانی کو سنائے اور اسے لکھ کر پیش کیے۔ مرزا قادیانی نے اس پر جزاک اللہ کہہ کر اعر کو داد دی اور اس قطعہ کو اپنے ساتھ گھر لے گیا۔ چنانچہ ملعون قاضی اکمل 22 اگست 194ء کے الفضل میں لکھتا ہے:

□ ”وہ اس نظم کا ایک حصہ ہے جو حضرت مسیح موعود کے حضور میں پڑھی گئی اور خوش خط لکھے وئے قطعے کی صورت میں پیش کی گئی اور حضور اُسے اپنے ساتھ اندر لے گئے۔ اس وقت کسی نے س شعر پر اعتراض نہ کیا، حالانکہ مولوی محمد علی صاحب (امیر جماعت لاہور) اور اعوانھم موجود تھے ر جہاں تک حافظہ مدد کرتا ہے، بوثوق کہا جاسکتا ہے کہ سن رہے تھے اور اگر وہ اس سے بوجہ مرور مانہ انکار کریں تو یہ نظم ”بدر“ میں چھپی اور شائع ہوئی۔ اس وقت ”بدر“ کی پوزیشن وہی تھی بلکہ اس سے ھ بڑھ کر جو اس عہد میں ”الفضل“ کی ہے، حضرت مفتی محمد صادق صاحب ایڈیٹر سے ان لوگوں کے بانہ اور بے تکلفانہ تعلقات تھے۔ وہ خدا کے فضل سے زندہ موجود ہیں ان سے پوچھ لیں اور خود کہہ

دیں کہ آیا آپ میں سے کسی نے بھی اس پر ناراضی یا ناپسندگی کا اظہار کیا اور حضرت مسیح موعود کا شرف سماعت حاصل کرنے اور جزاک اللہ تعالیٰ کا صلہ پانے اور اس قطعے کو اندر خود لے جانے کے بعد کسی کو حق ہی کیا پہنچتا تھا کہ اس پر اعتراض کر کے اپنی کمزوری ایمان اور قلت عرفان کا ثبوت دیتا۔"

(روزنامہ الفضل قادیان، 22 اگست 1944ء جلد 32 نمبر 196 صفحہ 6 کالم 1)

اس سے واضح ہے کہ یہ محض شاعرانہ مبالغہ آرائی نہ تھی، بلکہ ایک مذہبی عقیدہ تھا۔ جس کی مرزا قادیانی نے بذات خود نہ صرف تصدیق بلکہ تحسین کی تھی۔ ایک اور توہین آمیز نظم ملاحظہ کیجیے:

- اے مرے پیارے مری جان رسول قدنی
تیرے صدقے، ترے قربان رسول قدنی
تو نے ایمان ثریا سے ہمیں لا کے دیا
نازش دودۂ سلمانؓ رسول قدنی
انت منی و انا منک خدا فرمائے
میں بتاؤں تری کیا شان رسول قدنی
عرش اعظم پہ تری حمد خدا کرتا ہے
ہم ہیں ناچیز سے انسان رسول قدنی
دستخط قادر مطلق تری مسلوں پہ کرے
اللہ اللہ! یہ تری شان رسول قدنی
آسمان اور زمیں تو نے بنائے ہیں نئے
تیرے کشفوں پہ ہے ایمان رسول قدنی
پہلی بعثت میں محمد ﷺ ہے تو اب احمد ﷺ ہے
تجھ پہ پھر اترا ہے قرآن رسول قدنی
سر چشم تری خاک قدم بنواتے
غوث اعظم شہ جیلان رسول قدنی
عرش بلقیس معانی ہے ترے قبضے میں

اس زمانہ کے سلیمانؑ رسول قدنی

(نغمہ اکمل از قاضی ظہور الدین اکمل قادیانی، صفحہ 167، روزنامہ اخبار الفضل
ادیان جلد 10 شمارہ نمبر 16،30 اکتوبر 1922ء)

مندرجہ بالا نظم بھی ملعون قاضی ظہور الدین اکمل قادیانی کی ہے جس میں اس نے
ی کریم ﷺ، جن کو تمام مسلمان ان ﷺ کے شہر مبارک ''مدینہ طیبہ'' کی نسبت سے ''رسولِ
دنی'' کہتے ہیں، کی نقل اتارتے ہوئے مرزا قادیانی کی شان میں اس کے شہر ''قادیان'' کی
بت سے ''رسولِ قدنی'' کے عنوان سے نظم لکھی۔

قادیانی عقیدہ کے مطابق مرزا قادیانی پر نازل ہونے والی وحیاں ملاحظہ کیجیے:

- ''انا اعطینا ک الکوثر۔فصل لربک وانحر۔ان شانئک ہوالابتر''

(تذکرہ مجموعہ وحی والہامات صفحہ 235 طبع چہارم از مرزا قادیانی)

- ''ورفعنا ک لک ذکرک''

(تذکرہ مجموعہ وحی والہامات صفحہ 236 طبع چہارم،از مرزا قادیانی)

- ''ہوالذی ارسل رسولہ بالہدی ودین الحق لیظہرہ علی الدین کلہ''

(تذکرہ مجموعہ وحی والہامات صفحہ 538 طبع چہارم از مرزا قادیانی)

- ''وما ینطق عن الھوی۔ان ھوالا وحی یوحی۔''

(تذکرہ مجموعہ وحی والہامات صفحہ 321 طبع چہارم از مرزا قادیانی)

- ''دنی فتدلی فکان قاب قوسین اوادنی۔''

(تذکرہ مجموعہ وحی والہامات صفحہ 542 طبع چہارم از مرزا قادیانی)

- وقل یایھاالناس انی رسول اللہ الیکم جمیعا۔

(تذکرہ مجموعہ وحی والہامات صفحہ 292 طبع چہارم از مرزا قادیانی)

- ''وداعیاالی اللہ وسراجامنیرا''

(تذکرہ مجموعہ وحی والہامات صفحہ 541 طبع چہارم از مرزا قادیانی)

- ''سبحان الذی اسری بعبدہ لیلا۔''

(تذکرہ مجموعہ وحی والہامات صفحہ 543،63 طبع چہارم از مرزا قادیانی)

''تبت یدا ابی لہب وتب''

(تذکرہ مجموعہ وحی والہامات صفحہ 546 طبع چہارم از مرزا قادیانی)

- ""قل ان کنتم تحبون اللّٰہ فاتبعونی یحببکم اللّٰہ""

(تذکرہ مجموعہ وحی والہامات صفحہ 547 طبع چہارم از مرزا قادیانی)

- ""وما ارسلنک الا رحمۃ للعالمین""

(تذکرہ مجموعہ وحی والہامات صفحہ 547 طبع چہارم از مرزا قادیانی)

- ""یا ایھا المدثر قم فانذر و ربک فکبر""

(تذکرہ مجموعہ وحی والہامات صفحہ 39 طبع چہارم از مرزا قادیانی)

- لولاک لما خلقت الافلاک۔

(تذکرہ مجموعہ وحی والہامات صفحہ 525 طبع چہارم، از مرزا قادیانی)

سب جانتے ہیں کہ یہ حدیث قدسی ہے اور اس کے مصداق صرف اور صرف حضور نبی کریم ﷺ ہیں جبکہ ملعون مرزا قادیانی اس حدیث کو اپنے اوپر منطبق کرتا ہے۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ مرزا قادیانی کو مخاطب کر کے فرماتا ہے کہ اے مرزا، اگر میں تجھے پیدا نہ کرتا تو آسمان و زمین اور جو کچھ اس میں ہے، کچھ پیدا نہ کرتا۔ اس کا لازمی نتیجہ یہ ہے کہ دنیا میں جس قدر انبیائے کرام اور اولیائے عظام تشریف لائے اور انھیں مراتب عالیہ عنایت ہوئے، یہ سب مرزا قادیانی کے طفیل سے ہوا۔ یعنی تمام انبیا اور اولیا، مرزا قادیانی کے طفیلی اور زلہ ربا ہیں۔ قادیانی عقیدہ کے مطابق اس میں حضور سرورِ عالم ﷺ بھی شامل ہیں۔ (نعوذ باللہ)

1993ء میں سپریم کورٹ آف پاکستان نے قادیانیوں کے کلمہ کی حقیقت واضح کرتے ہوئے اپنے ایک تاریخ ساز فیصلہ میں لکھا:

- ""کلمہ ایک اقرار نامہ ہے جسے پڑھ کر غیر مسلم اسلام کے دائرہ میں داخل ہوتا ہے' یہ عربی زبان میں ہے اور مسلمانوں کے لیے خاص ہے' جو اسے نہ صرف اپنے عقیدہ کے اظہار کے لیے پڑھتے ہیں بلکہ روحانی ترقی کے لیے بھی اکثر اس کا ورد کرتے ہیں۔ کلمۂ طیبہ کے معنی ہیں۔ ""خدا کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں اور محمد (ﷺ) اس کے رسول ہیں۔"" اس کے برعکس قادیانیوں کا عقیدہ یہ ہے کہ مرزا قادیانی (نعوذ باللہ) حضرت محمدؐ کا بروز ہے۔

جب کوئی قادیانی کلمہ پڑھتا ہے یا اس کا اظہار کرتا ہے تو وہ اس بات کا اعلان کرتا

ہے کہ مرزا قادیانی ایسا نبی ہے، جس کی اطاعت واجب ہے اور جو ایسا نہیں کرتا' وہ بے دین ہے'بصورتِ دیگر وہ خود کو مسلمان کے طور پر پیش کر کے لوگوں کو دھوکا دیتے ہیں۔آخری بات یہ ہے کہ یا تو وہ مسلمانوں کی تضحیک کرتے ہیں یا اس بات سے انکار کرتے ہیں کہ رسول اکرمؐ کی تعلیمات'صورتحال کی راہنمائی نہیں کرتیں۔اس لیے جیسی بھی صورتحال ہو'ارتکابِ جرم کو ایک نہ ایک طریقہ سے ثابت کیا جاسکتا ہے۔

مرزا قادیانی نے نہ صرف یہ کہ اپنی تحریروں میں رسول اکرمؐ کی عظمت و شان کو گھٹانے کی کوشش کی بلکہ بعض مواقع پر ان کا مذاق بھی اڑایا۔

جہاں تک رسول اکرمؐ کی ذات گرامی کا تعلق ہے'مسلمانوں کو ہدایت کی گئی ہے:

''ہر مسلمان کے لیے جس کا ایمان پختہ ہو'لازم ہے کہ وہ رسول اکرمؐ کے ساتھ اپنے بچوں'خاندان'والدین اور دُنیا کی ہر محبوب ترین شے سے بڑھ کر پیار کرے۔''

(صحیح بخاری کتاب الایمان'باب حب الرسول من الایمان)

کیا ایسی صورت میں کوئی کسی مسلمان کو موردِ الزام ٹھہرا سکتا ہے اگر وہ ایسا توہین آمیز مواد جیسا کہ مرزا صاحب نے تخلیق کیا ہے سننے'پڑھنے یا دیکھنے کے بعد اپنے آپ پر قابو نہ رکھ سکے؟

ہمیں اس پس منظر میں قادیانیوں کے صد سالہ جشن کی تقریبات کے موقع پر قادیانیوں کے اعلانیہ رویہ کا تصور کرنا چاہیے اور اس ردعمل کے بارے میں سوچنا چاہیے' جس کا اظہار مسلمانوں کی طرف سے ہوسکتا تھا۔اس لیے اگر کسی قادیانی کو انتظامیہ کی طرف سے یا قانوناً شعائر اسلام (کلمہ وغیرہ) کا اعلانیہ اظہار کرنے یا انہیں پڑھنے کی اجازت دے دی جائے تو یہ اقدام اس کی شکل میں ایک اور رُشدی تخلیق کرنے کے مترادف ہوگا۔کیا اس صورت میں انتظامیہ اس کی جان'مال اور آزادی کے تحفظ کی ضمانت دے سکتی ہے اور اگر دے سکتی ہے تو کس قیمت پر؟ مزید برآں اگر قادیانیوں کو گلیوں یا جائے عام پر جلوس نکالنے یا جلسہ کرنے کی اجازت دی جائے تو یہ خانہ جنگی کی اجازت دینے کے برابر ہے۔یہ محض قیاس آرائی نہیں'حقیقتاً ماضی میں بارہا ایسا ہو چکا ہے اور بھاری جانی و مالی نقصان کے بعد اس پر قابو پایا گیا (تفصیلات کے لیے منیر رپورٹ دیکھی جاسکتی ہے) ردعمل یہ ہوتا ہے کہ جب کوئی قادیانی

سر عام کسی پلے کارڈ، بیج یا پوسٹر پر کلمہ کی نمائش کرتا ہے یا دیوار یا نمائشی دروازوں یا جھنڈیوں پر لکھتا ہے یا دوسرے شعائر اسلامی کا استعمال کرتا یا انہیں پڑھتا ہے تو یہ اعلانیہ رسول اکرمؐ کے نام نامی کی بے حرمتی اور دوسرے انبیائے کرام کے اسمائے گرامی کی توہین کے ساتھ ساتھ مرزا صاحب کا مرتبہ اونچا کرنے کے مترادف ہے جس سے مسلمانوں کا مشتعل ہونا اور طیش میں آنا ایک فطری بات ہے اور یہ چیز امن عامہ کو خراب کرنے کا موجب بن سکتی ہے، جس کے نتیجہ میں جان و مال کا نقصان ہو سکتا ہے''۔

(ظہیر الدین بنام سرکار SCMR1993 1718)

امید ہے جناب مفتی مبشر رضا قادری کی یہ تصنیف قادیانیوں کی آنکھیں کھول دینے کے ساتھ ساتھ ہر خاص و عام سے داد تحسین حاصل کرے گی۔ اتنی تحقیقی اور تدقیقی کتاب لکھنے پر میں جناب شاہ صاحب کو دل کی اتھاہ گہرائیوں سے مبارک باد پیش کرتا ہوں۔

خاکپائے مجاہدین ختم نبوت
محمد متین خالد
لاہور

کلمہ طیبہ کیا ہے؟

''لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰه'' کو کلمہ طیبہ کہتے ہیں۔کلمہ طیبہ کا مطلب یہ ہے:

''اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں اور (حضرت) محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) اللہ کے رسول ہیں۔''

اگر کوئی غیر مسلم اسلام قبول کرنا چاہے تو اس کے لیے ضروری ہے کہ اللہ عزوجل پر اس طرح ایمان لائے کہ وہ بے مثل و بے مثال ہے، اس کا نہ کوئی ماں باپ ہے تو نہ اولاد، وہ غیر مجسم ہے، وہ حرکت وسکنت سے پاک ہے، وہ جہاتِ ستہ کا محتاج نہیں اور اس کے پیارے حبیب حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر اس طرح ایمان لائے کہ جو باعثِ وجہ کائنات ہیں جو اللہ پاک کے پیارے محبوب ہیں اور تمام انبیاء ورسل سے پہلے نبوت سے نوازے گئے اور بعثت وعلانِ نبوت میں سب سے آخر میں تشریف لائے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد اب کسی کو نبوت عطا نہیں کی جائے گی اور نہ ہی کوئی نبی پیدا ہوگا اسی کو عقیدہ ختم نبوت بھی کہتے ہیں۔

کلمہ شریف میں ایک تو خالق کا تذکرہ ہے اور دوسرے مخلوق کا۔ خالق کا نام اللہ عزوجل ہے اور مخلوق کا نام محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہے۔کلمہ طیبہ میں اللہ محمد ساتھ ساتھ ہیں جو اس چیز کی دلیل ہیں کہ معبود ایسا ہے کہ جس کی کوئی مثل نہیں اور عابد ایسا کہ جس کی کوئی مثال نہیں۔اللہ جل شانہ نے اپنے پیارے بندے روحی وقلبی حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی آمد کے چرچے سابقہ کتبِ سماویہ میں کیے اور تمام انبیاء علیہم السلام سے عہد لیا تھا کہ میرے پیارے بندے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تم نے اطاعت کرنی ہے جن کو نبوت سب سے پہلے عطا کی گئی لیکن بعثت میں سب سے آخر میں تشریف لائیں گے۔

کلمہ طیبہ کی اہمیت

کلمہ طیبہ کی اہمیت کا اندازہ کنزالعمال کی ایک روایت سے بخوبی کیا جا سکتا ہے، کنز
العمال میں ہے، حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے:

"مکتوب علی العرش لا إله ألا الله محمد رسول الله لا أعذب من
قالها"

سکین صفحہ 113 114 پر دیکھیں

(کنزالعمال: جلد 1، صفحہ 57، مطبوعہ موسسۃ الرسالۃ بیروت)

یعنی عرش پر لکھا ہوا ہے لاالہ الااللہ محمد رسول اللہ میں اس کے کہنے والے کو عذاب نہیں دوں گا۔

یاد رہے کہ جب زبان سے اس کلمہ کا اقرار کرانا ہوتا تھا تو اس کے لیے آنحضرت صلی
اللہ علیہ وسلم ایمان لانے والے کو کلمہ شہادت پڑھاتے تھے، کلمہ شہادت اور کلمہ طیبہ دونوں کا
مفہوم ایک ہی ہے، یعنی اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے
رسول ہیں۔ بس کلمہ شہادت میں اَشہد کا اضافہ کر دیا گیا ہے تا کہ یہ پتہ چل سکے کہ کہنے والا زبان
سے بھی اس کی گواہی دے رہا ہے۔ قادیانی لوگ بھی یہی کلمہ پڑھتے ہیں جو مسلمان پڑھتے
ہیں اور باور یہ کرواتے ہیں کہ ہم بھی کلمہ گو ہیں اور حدیث شریف میں آیا ہے کہ جس نے کلمہ پڑھا
اس کو عذاب نہیں دیا جائے گا اور اس کو مسلمان سمجھنا چاہیے وغیرہ وغیرہ۔ حقیقت تو یہی ہے کہ کلمہ گو کو
کافر نہیں کہنا چاہیے اور اس کو عذاب بھی نہیں دیا جائے گا لیکن اگر کوئی شخص کلمہ شریف میں موجود
دو مقدس ہستیوں کا اطلاق کسی اور معنیٰ مفہوم پر کرے تو پھر تو ضرور ایسے شخص کو عذاب بھی ہو گا اور
اس کو کافر بھی کہا جائے گا۔

کلمہ گو کو کافر کہنا کیسا؟

قادیانی مرزائی اکثر یہ اعتراض کرتے ہیں کہ حدیث میں آیا ہے کہ جو کوئی اپنے آپ کو مسلمان کہے وہ مسلمان ہے اور کوئی شخص اس مسلمان کو کافر کہے گا تو خود کافر ہو جائے گا۔ آئیے قرآن حکیم میں اس کا جواب دیا گیا ہے ملاحظہ فرمائیں:

وَلَئِن سَأَلْتَهُمْ لَيَقُولُنَّ إِنَّمَا كُنَّا نَخُوضُ وَنَلْعَبُ ۚ قُلْ أَبِاللَّهِ وَآيَاتِهِ وَرَسُولِهِ كُنتُمْ تَسْتَهْزِئُونَ ﴿65توبہ﴾

لَا تَعْتَذِرُوا قَدْ كَفَرْتُم بَعْدَ إِيمَانِكُمْ ۚ إِن نَّعْفُ عَن طَائِفَةٍ مِّنكُمْ نُعَذِّبْ طَائِفَةً بِأَنَّهُمْ كَانُوا مُجْرِمِينَ ﴿66توبہ﴾

ترجمہ کنزالایمان: اور اے محبوب اگر تم ان سے پوچھو تو کہیں گے کہ ہم تو یونہی ہنسی کھیل میں تھے تم فرماؤ کیا اللہ اور اس کی آیتوں اور اس کے رسول سے ہنستے ہو۔ بہانے نہ بناؤ تم کافر ہو چکے مسلمان ہو کر اگر ہم تم میں سے کسی کو معاف کریں تو اوروں کو عذاب دیں گے اس لیے کہ وہ مجرم تھے۔

يَحْلِفُونَ بِاللَّهِ مَا قَالُوا وَلَقَدْ قَالُوا كَلِمَةَ الْكُفْرِ وَكَفَرُوا بَعْدَ إِسْلَامِهِمْ وَهَمُّوا بِمَا لَمْ يَنَالُوا ۚ وَمَا نَقَمُوا إِلَّا أَنْ أَغْنَاهُمُ اللَّهُ وَرَسُولُهُ مِن فَضْلِهِ ۚ فَإِن يَتُوبُوا يَكُ خَيْرًا لَّهُمْ ۖ وَإِن يَتَوَلَّوْا يُعَذِّبْهُمُ اللَّهُ عَذَابًا أَلِيمًا فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ ۚ وَمَا لَهُمْ فِي الْأَرْضِ مِن وَلِيٍّ وَلَا نَصِيرٍ ﴿توبہ 74﴾

ترجمہ کنزالایمان: اللہ کی قسم کھاتے ہیں کہ انہوں نے نہ کہا اور بیشک ضرور انہوں نے کفر کی بات کہی اور اسلام میں آ کر کافر ہو گئے اور وہ چاہا تھا جو انہیں نہ ملا اور انہیں کیا برا لگا یہی نہ کہ اللہ و رسول نے انہیں اپنے فضل سے غنی کر دیا تو اگر وہ توبہ کریں تو ان کا بھلا ہے، اور اگر منہ

پھیریں تو اللہ انہیں سخت عذاب کرے گا دنیا اور آخرت میں، اور زمین میں کوئی نہ ان کا حمایتی ہوگا اور نہ مددگار۔

خلاصہ کلام: ان آیات میں مسلمان کب کافر ہوتا ہے اس کا معیار بتایا گیا ہے۔ یہ وہ لوگ تھے جو کلمہ پڑھنے کے بعد کافر ہو گئے تھے اور اللہ پاک نے کلمہ پڑھنے والوں کو کافر کہا۔ وجہ یہی ہے کہ مسلمان ہونے کے بعد کلمہ کفر کہا جائے تو انسان کافر ہو جاتا ہے۔ ان لوگوں کو بھی ان آیات قرآنیہ سے سبق حاصل کرنا چاہیے کہ جو یہ کہتے ہیں کہ کلمہ پڑھنے والے کو کافر نہیں کہنا چاہیے بھلے وہ کلمات کفر کہتے پھریں۔

ان آیات سے یہ بات واضح ہو چکی ہے کہ کوئی کلمہ گو بھی کافر ہو سکتا ہے، اور کلمہ گو اسی وقت کافر ہوتا ہے جب وہ اپنی زبان سے کلمہ کفر کہے جیسا کہ اگر کوئی شخص کلمہ گو مسلمان ہے مگر وہ انجانے میں اپنی زبان سے کوئی ایسا لفظ کہتا ہے جو منافی اسلام ہے تو اس کو کافر کہا جائے گا لیکن یہاں پر ایک بہت اہم بات کی وضاحت کرنا ضروری ہے عمومی طور پر ہمارے مسالک کے مابین بھی کفر کے فتاویٰ جات دیئے جاتے ہیں اور قادیانی حضرات اس کا ناجائز فائدہ اٹھاتے ہیں اور کہتے ہیں کہ دیکھیں آپ لوگ بھی تو ایک دوسرے کو کافر کافر کہتے ہیں اگر تم نے ہم لوگوں کو کافر کہہ لیا تو کون سا بڑا کام ہے لہذا یہاں پر ہم کفر کی اقسام بیان کرتے ہیں اس کو توجہ سے پڑھ لیں تا کہ مسئلہ کی حقیقت سامنے آجائے۔

اقسام کفر کا بیان

کلماتِ کفر کی دو قسمیں ہیں:

(1) لُزومِ کفر

(2) التزام کفر

چنانچہ صدر الشریعہ، بدر الطریقہ حضرتِ علامہ مولانا مفتی محمد امجد علی اعظمی علیہ رحمۃ اللہ القوی فرماتے

ہیں:

اقوال کفریہ دو قسم کے ہیں:

(1) ایک وہ جس میں کسی معنیٰ صحیح کا بھی احتمال (یعنی پہلو) ہو۔

(2) دوسرے وہ کہ اس میں کوئی ایسے معنیٰ نہیں بنتے جو قائل کو کُفر سے بچاوے۔

اِس میں اول کو لزومِ کفر کہا جاتا ہے اور قسم دوم کو التزامِ کفر۔

لزومِ کفر کی صورت میں بھی فقہائے کرام نے حکمِ کفر دیا مگر متکلمین (1) اِس سے سُکوت کرتے (یعنی خاموشی اختیار فرماتے) ہیں۔ اور فرماتے ہیں جب تک التزام کی صورت نہ ہو قائل کو کافر کہنے سے سکوت کیا جائیگا اور احوط (یعنی زِیادہ محتاط) یہی مذہبِ متکلمین ہے۔

(فتاویٰ امجدیہ ج4 ص512،513)

سکین صفحہ 115 116 پر دیکھیں

لزومِ کفر اور التزامِ کفر کی تفصیل

لزومِ کفر کی تعریف کا خلاصہ یہ ہے کہ وہ بات عَین کفر نہیں مگر کفر تک پہنچانے والی ہے اور التزام کفر یہ ہے کہ ضروریاتِ دین میں سے کسی چیز کا صراحۃً (یعنی واضح طور پر) خلاف کرے۔

چنانچہ میرے آقا اعلیٰ حضرت، امامِ اہلِ سنّت، مجدد دین وملّت مولانا شاہ احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمٰن لزوم و التزام کے متعلق فرماتے ہیں:

سید العالمین محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم جو کچھ اپنے رب (عزوجل) کے پاس سے لائے ان سب میں ان کی تصدِیق کرنا اور سچّے دل سے ان کی ایک ایک بات پر یقین لانا ایمان ہے اور مَعاذَ اللہ (عَزَّ وَجَلَّ) ان میں سے کسی بات کا جُھٹلا نا اور اس میں ادنیٰ شک لانا کُفر (ہے)۔ پھر یہ انکار جس سے خدا مجھے اور سب مسلمانوں کو پناہ دے، دو طرح ہوتا ہے

(1)لزومی

(2)التزامی

التزامی یہ کہ ضروریاتِ دین سے کسی شئے کا تصریحاً (یعنی صاف صاف)خِلا ف کرے یہ قَطعاً اِجماعاً کفر ہے اگرچِہ (خلا ف کرنے والا) نام کفر سے چڑے اورکمالِ اسلام کا دعوٰی کرے ۔۔۔جیسے طائفہ تالفہ نیاچرہ (یعنی ہلاک و برباد ہونے والے نَیچری فرقہ والوں) کا،وُجُو دِ مَلَک وجنّ وشیطان وآسمان ونارو جنّاَن ومُعجزاتِ انبیاء علیھم افضل الصلوٰۃ والسلام سے اُن مَعانی پرکہ اہلِ اسلام کے نزدیک حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے متواتر ہیں انکار کرنا اوراپنی تاویلات باطلہ توہمات عاطلہ (یعنی جھوٹی تاویلوں اورخالی وَہموں) کو لے مرنا۔نہ ہرگز ہرگز ان تاویلوں کے شوشے انہیں کفر سے بچائیں گے،نہ محبت اسلام وہمدردی کے جھوٹے دعوے کام آئیں گے۔۔۔۔اورلزومی یہ کہ جوبات اس نے کہی عین کفرنہیں مگر منجر بکفر (یعنی کفر کی طرف لے جانے والی) ہوتی ہے،یعنی مآلِ سخن ولازم حکم کوترتیبِ مُقدّمات وتتمیم تَقریبات کرتے لے چلئےتوانجامِ کاراس سے کسی ضروریٔ دین کاانکارلازم آئے۔

(فتاوٰی رضویہ ج15ص431)

سکین صفحہ 117 پر دیکھیں

اعلحضرت کے فتویٰ کا آسان الفاظ میں خلاصه

میرے آقا اعلیٰ حضرت،امامِ اَہلِ سنّت،مُجدّدِ دین وملّت مولانا شاہ امام اَحمد رضا خان علیہ رحمۃُ الرَّحمٰن اپنے مبارَک فتوے کے مذکورہ اقتِباس میں ایمان وکفر کی تعریف بیان کرنے کے بعد کفر کی دو اقسام لزوم و التزام(اِلْ۔ت۔زام) کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

(1) التزامِ کفر یعنی ضَروریاتِ دین میں سے کسی ایک چیز کا بھی خِلا ف کرنا۔چاہے وہ خلاف کرنے والا بظاہر اسلام کا کیسا ہی شیدائی بنتا ہواور بے شک کفر کے نام سے چڑتا ہومگر اس پر

حکم کفر ہے اور وہ اسلام سے خارج ہے۔ جیسا کہ نیچری فرقہ والے جوکہ بظاہر اسلام اور ملّتِ اسلامیہ کی محبّتوں کا خوب دم بھرتے اور بڑھ چڑھ کر اپنے آپ کو مسلمانوں میں کھپاتے ہیں مگر کئی ضروریاتِ دین کا خلاف کرتے ہیں مَثَلاً ملائکہ، جنّات، شیطان، آسمان، جنّت، دوزخ اور معجزات انبیاءِ کرام علیہم الصّلوٰۃ والسّلام کے وہ مَعانی جوکہ ہمارے مکّی مَدَنی آقا صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم سے بتواتُر ثابت ہیں اور سبھی اہلِ اسلام کا جن پر اتّفاق ہے ان کو تسلیم کرنے کے بجائے اُلٹی سیدھی تاویلوں کے ذریعے اپنے من گھڑت جُدا گانہ معنیٰ بیان کرتے ہیں۔ لہٰذا نَیچریوں کو ان کے محبّتِ اسلام کے دعوے ہرگز کفر سے نہیں بچا سکتے

(2) لُزُومِ کُفر عین کُفر تو نہیں ہوتا مگر کفر تک لے جانے والا ہوتا ہے۔ یعنی کلام کا انجام اور حکم کالازم کفرِ حقیقی ہے۔ مراد یہ کہ اگر مُقدَّمات کو ترتیب دیا جائے اور تقریبات کو مکمل کرتے جائیں تو بالآخر کسی ضروری دینی کا انکار لازم آئے۔ اس کی بہُت سی صورتیں ہوتی ہیں۔

(کفریہ کلمات کے بارے میں سوال جواب، صفحہ 47 تا 52)

سکین صفحہ 118 122 پر دیکھیں

کلمہ طیبہ پر مسلمانوں کا عقیدہ

قرآن حکیم میں کلمہ طیبہ اکٹھا لکھا ہوا کہیں بھی نہیں ملتا بلکہ یہ قرآن حکیم کی چند آیات سے ماخوذ ہے لا الہ الا اللہ بعض آیات میں ملتا ہے لیکن محمد رسول اللہ صرف ایک آیت میں لکھا ملتا ہے۔ وہ آیات ملاحظہ فرمائیں:

کلمہ طیبہ از قرآن

لَا إِلَٰهَ إِلَّا اللَّهُ. (الصافات، 35:37) اللہ کے سوا کوئی لائق عبادت نہیں۔

لَا إِلَٰهَ إِلَّا اللَّهُ. (محمد، 19:47) اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں۔

مُحَمَّدٌ رَّسُولُ اللَّهِ. (الفتح، 29:48) محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) اللہ کے رسول ہیں۔

قرآن حکیم کی جس آیت سے کلمہ شریف کا یہ والا جز (محمد رسول اللہ) ماخوذ ہے وہ آیت

سورہ فتح کی آیت نمبر 29 ہے۔اور اسی آیت کے بارے مرزا غلام قادیانی کہتا ہے کہ یہ آیت میرے اوپر نازل کی گئی ہے اور اس آیت میں لفظ محمد سے مراد میں ہوں اس کی تفصیلات آئند صفحات میں آرہی ہے۔

کلمہ طیبہ از حدیث

امام بیہقی رحمہ اللہ روایت کرتے ہیں:

أَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ اللهِ الْحَافِظُ، حَدَّثَنَا أَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ صَالِحٍ الْوُحَاظِيُّ، حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ يَحْيَى الْكَلْبِيُّ، حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ، حَدَّثَنِي سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ، أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَخْبَرَهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: أَنْزَلَ اللَّهُ تَعَالَى فِي كِتَابِهِ، فَذَكَرَ قَوْمًا اسْتَكْبَرُوا فَقَالَ: إِنَّهُمْ كَانُوا إِذَا قِيلَ لَهُمْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ يَسْتَكْبِرُونَ، وَقَالَ تَعَالَى: إِذْ جَعَلَ الَّذِينَ كَفَرُوا فِي قُلُوبِهِمُ الْحَمِيَّةَ حَمِيَّةَ الْجَاهِلِيَّةِ فَأَنْزَلَ اللَّهُ سَكِينَتَهُ عَلَى رَسُولِهِ وَعَلَى الْمُؤْمِنِينَ وَأَلْزَمَهُمْ كَلِمَةَ التَّقْوَى وَكَانُوا أَحَقَّ بِهَا وَأَهْلَهَا، وَهِيَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللهِ اسْتَكْبَرَ عَنْهَا الْمُشْرِكُونَ يَوْمَ الْحُدَيْبِيَةِ يَوْمَ كَاتَبَهُمْ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي قَضِيَّةِ الْمُدَّةِ

ہمیں ابوعبداللہ الحافظ نے خبر دی (کہا): ہمیں ابوالعباس محمد بن یعقوب نے حدیث بیان کی (کہا): ہمیں محمد بن اسحاق نے حدیث بیان کی (کہا): ہمیں یحیی بن صالح الوحاظی نے حدیث بیان کی (کہا): ہمیں اسحاق بن یحیی الکلبی نے حدیث بیان کی (کہا): ہمیں الزہری نے حدیث بیان کی (کہا): مجھے سعید بن المسیب نے حدیث بیان کی، بے شک

ہیں ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے حدیث بیان کی کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب میں نازل فرمایا تو تکبر کرنے والی ایک قوم کا ذکر کیا: یقیناً جب ہیں لاالہ الا اللہ کہا جاتا ہے تو تکبر کرتے ہیں اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا: جب کفر کرنے والوں نے اپنے دلوں میں جاہلیت والی ضد رکھی تو اللہ نے اپنا سکون واطمینان اپنے رسول اور مومنوں را تارا اور ان کے لئے کلمۃ التقوی کو لازم قرار دیا اور اس کے زیادہ مستحق اور اہل تھے اور وہ کلمۃ التقوی) ''لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللّٰهِ'' ہے۔حدیبیہ والے دن جب سول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مدت (مقرر کرنے) والے فیصلے میں مشرکین سے معاہدہ کیا تھا تو مشرکین نے اس کلمہ سے تکبر کیا تھا۔

(کتاب الاسماء والصفات للبیہقی، جلد نمبر1، صفحہ 263، مطبوعہ مکتبۃ السوادی جدۃ) سکین صفحہ 123 124 پر دیکھیں

کلمہ طیبہ پر قادیانیوں کا عقیدہ

قادیانی مرزائی حضرات اپنے آپ کو مسلمان کہلواتے ہیں بلکہ حقیقی مسلمان ہونے کا عویٰ کرتے ہیں۔اسی لیے مسلمانوں کے تمام اعمال کو بظاہر اپناتے دکھائی دیتے ہیں جیسے نماز ڑھنا، روزہ رکھنا، حج وعمرہ کرنا، مسجد بنانا، داڑھی رکھنا، عمامہ باندھنا، قرآن حکیم کی تلاوت کرنا، حادیث نبویہ ﷺ پڑھنا الغرض مسلمانوں والے تمام اعمال پر عمل کرتے دکھائی دیتے ں یہاں تک کہ کسی کو یقین دلانے کے لیے کہ ہم بھی مسلمان ہیں ''کلمہ طیبہ'' پڑھ کر سناتے ہیں حتیٰ کے قادیانی اپنے گھروں اور دوکانوں کے دروازوں پر بڑے بڑے کلمے لکھتے ہیں تا کہ سلمانوں کو یقین ہو جائے کہ واقع ہی قادیانی بھی مسلمان ہی ہیں بس تھوڑا بہت اختلاف ہے س طرح مسلمانوں کے دیگر فرقوں میں اختلافات ہیں۔لیکن حقیقت تو یہ ہے کہ قادیانیوں کا ہر مل مسلمانوں سے بالکل الگ ہے۔

یہ کتاب فقط اس موضوع پر لکھی جارہی ہے کہ کم از کم وہ بھولے بھالے قادیانی لوگ جو

قادیانیت کے چنگل میں پھنس گئے ہیں ان کو حقیقت کا آئینہ دکھایا جائے کہ حقیقت کیا ہے ۔اسی لیے حقیقت دکھانے کے لیے ہمیں قادیانی کتب کا سہارا لینا پڑا ہے ۔کیونکہ جس قادیانی کلٹ میں قادیانی لوگ پھنسے ہوئے ہیں اُس کلٹ کے پیشوا (مرزا قادیانی) کا حقیقی عقیدہ کیا تھا؟ قادیانیو! حقیقت تو یہی ہے کہ تم لوگ مرزا غلام قادیانی کو ہی خاتم النبیین حضرت محمد ﷺ مانتے ہو اور اگر تم یہ کہو کہ یہ ہم پر الزام ہے ہم ہرگز اپنے مسیح مرزا قادیانی کو محمد ﷺ نہیں مانتے بلکہ محمد ﷺ کا غلام مانتے ہیں تو آؤ! میں تمہیں تمہاری کتب کی سیر کرواتا ہوں اپنی کتب اٹھا کر دیکھ لو کہ تمہارا مسیح مرزا قادیانی اپنے آپ کے بارے کیا علان کرتا رہا اور تمہارے خلیفے مرزا قادیانی کو کیا سمجھتے رہے ۔تم لوگوں نے اپنی کتب کا مطالعہ نہیں کیا اس لیے تم یہ کہتے ہو کہ یہ ہم پر الزام ہے لیکن تمہاری کتب تو جھوٹ نہیں بول رہیں تمہاری کتب میں جا بجا لکھا ہے کہ "مرزا غلام قادیانی ہی اصلی محمد صلی اللہ علیہ والہ وسلم ہے جو دوبارہ دنیا میں آیا ہے تاکہ دینِ اسلام کے پھیلانے میں جو کمی و کوتاہی محمد عربی صلی اللہ علیہ والہ وسلم سے رہ گئی تھیں وہ مرزا غلام قادیانی پوری کر دے۔"

ان دلائل و براہین کو دیکھ کر بھی اگر تم یہ کہو کہ یہ ہم لوگوں پر الزام ہے کہ ہم مرزا قادیانی کو محمد ﷺ کا غلام نہیں بلکہ حقیقی محمد ہی مانتے ہیں تو یہ دجل وفریب نہیں تو اور کیا ہے؟

قادیانی کلمہ کے دلائل

اس جگہ ہم آپ کے سامنے قادیانیوں کے کلمہ کے کچھ دلائل رکھنا چاہتے ہیں جس کو دیکھ کر آپ کو بخوبی اندازہ ہو جائے گا کہ مرزا غلام قادیانی کلمہ طیبہ میں لفظ محمد سے مراد کس کو لیتا تھا اور یقینی سی بات ہے کہ قادیانی بھی آج وہی کلمہ پڑھتے ہیں جو مسلمانوں کا ہے فرق صرف لفظ محمد کی مراد لینے میں ہے مسلمانوں کے نزدیک لفظ محمد سے مراد محمد ﷺ ہیں جو خاتم النبیین ہیں جو آمنہ کے لعل ہیں جو عبداللہ کے بیٹے ہیں جو محبوب رب العالمین ہیں اور قادیانی لفظ محمد سے مراد

رزاغلام قادیانی کذاب کو لیتے ہیں جو قادیان کا گدھا ہے جو زانی شرابی اور پرلے درجہ کا فراڈیا
ہے۔

لا الہ اللہ میرزا غلام احمد رسول اللہ

”اس سے تو یہ لازم آتا ہے کہ جو لوگ اس زمانہ میں دوسرے مذاہب سے اسلام
ںس داخل ہونا چاہیں تو ان کو میرزا صاحب کا کلمہ پڑھوانا چاہیے۔ کیونکہ جب مسلمان اس کلمہ کو
ڑھنے کے باوجود مسلمان نہیں تو پھر کوئی کافر اس کلمہ کو پڑھ کر کس طرح سے مسلمان ہوسکتا ہے۔
یراں 13 سو سال تک تو یہی کلمہ مسلمان بناتا رہا۔ مگر اب چودھویں صدی ہجری کے آغاز سے
سکو پڑھ کر کوئی شخص مسلمان نہیں ہوسکتا اور نہ رہ سکتا ہے، بلکہ الٹا کافر بن جاتا ہے۔ معلوم نہیں کہ
ب حضرت میرزا صاحب کے کلمہ کے جاری کرنے میں کیوں دیر کیجاتی ہے میں پوچھتا ہوں کہ کیا
آپ کا اعتقاد اس بات پر ہے یا نہیں۔ اور آیا آپ زبان سے یہ اقرار کرتے ہیں یا نہیں کہ اللہ
احد ہے سوائے اسکے کوئی معبود نہیں اور میرزا غلام احمد رسول اللہ ہے۔ اگر اس پر اعتقاد ہے تو
ھر اسمیں کیا حرج ہے۔ کہ اگر عربی زبان میں اس کا ترجمہ کرکے یہ کہہ دیا جائے کہ

لا الہ اللہ میرزا غلام احمد رسول اللہ

کیونکہ جب پنجابی اور اردو زبان میں آپ کلمہ پڑھ سکتے ہیں۔ تو پھر عربی زبان نے کیا
صور کیا ہے۔ کہ اسمیں آپ نہیں پڑھ سکتے۔ کوئی وجہ ہونی چاہیے کہ پنجابی میں تو کلمہ پڑھنا جائز ہے
گر عربی میں جائز نہیں شاید یہ وجہ ہو کہ پنجابی رسول کیلئے پنجابی میں کلمہ پڑھنا چاہیے۔ اور عربی
سول کیلئے عربی کلمہ پڑھنا چاہیے۔ آپ مہربانی کے کے معقولیت سے نہ گالی سے اس سوال کا
واب دیں۔ اااور اا اگر آپ کا عقیدہ نہیں تو پھر بحث ختم ہے۔“

(عقائد محمودیہ نمبر 1 صفحہ 7)

سکین صفحہ 125 126 پر دیکھیں

س اقتباس سے ماخوذ نتائج:

1: قادیانی عربی میں یہ کلمہ کیوں نہیں پڑھتے حالانکہ پنجابی یا اردو میں تو ان کا کلمہ یہی ہے کہ: لا الہ الا اللہ مرزا غلام احمد قادیانی رسول اللہ۔

2: قادیانی مسلمانوں کو دھوکہ دیتے ہیں اور اپنا مذہب چھپاتے ہیں۔

تبصرہ:

یہ کتاب" عقائدِ محمودیہ" قادیانیوں کے ایک فرقے لاہوری گروپ کے ایک شخص نے دوسرے قادیانیوں کے فرقے محمودی گروپ کے نام لکھی ہے اور اس میں لاہوری گروپ والا قادیانی اپنے دوسرے بھائی محمودی گروپ والے کو سمجھا رہا ہے کہ ہم لوگوں کو مسلمانوں والا کلمہ طیبہ کی بجائے یہ والا کلمہ" لا الہ اللہ میرزا غلام احمد رسول اللہ" پڑھنا چاہیے کیونکہ محمودی گروپ والے قادیانی لوگ مسلمانوں والے کلمہ طیبہ پڑھنے والوں کو کافر کہتے ہیں اور جب کافر کہتے ہیں تو پھر الگ کلمہ پڑھنا چاہیے اس کی وجہ یہ ہے کہ تم لوگوں کا عقیدہ ہی یہی ہے کہ مرزا غلام قادیانی رسول اللہ ہے اور جب عقیدہ یہ ہے کہ تو پھر اس کو عربی میں بھی کہا کرو۔

کلمہ طیبہ والی آیت مرزا پر نازل ہوئی

" پھر اس کتاب میں اس مکالمہ کے قریب ہی یہ وحی اللہ ہے محمد رسول اللہ والذین معہ اشداء علی الکفار رحماء بینھم اس وحی الہی میں میرا نام محمد رکھا گیا اور رسول بھی۔"

(روحانی خزائن جلد 18 صفحہ 207)

سکین صفحہ 127 پر دیکھیں

اس اقتباس سے ماخوذ نتائج:

1: مرزا غلام قادیانی نے اپنے ہاتھ سے لکھی ہوئی کتاب کو اللہ کی وحی کہا۔

2: اور پھر اس قرآنی آیت میں لفظ محمد سے مراد اپنے آپ کو لیا ہے۔

تبصرہ:

یہ وہ آیت تھی جس سے کلمہ شریف کا اہم جز ثابت ہوتا ہے لیکن اسی آیت کے بارے مرزا قادیانی کہتا ہے کہ اس میں جو لفظ "محمد" ہے وہ میرا نام محمد رکھا گیا ہے اور رسول بھی۔ مذید تفصیلات آگے آرہی ہیں کہ تذکرہ کتاب میں جا بجا مرزا قادیانی کہتا ہے کہ یہ آیت میرے اوپر نازل ہوئی ہے اور اس آیت میں محمد سے مراد میں ہوں۔

نئے کلمہ کی ہمیں ضرورت نہیں

" اللہ تعالیٰ کا وعدہ تھا کہ وہ ایک دفعہ اور خاتم النبیین کو دنیا میں مبعوث کرے گا جیسا کہ آیت آخرین منھم سے ظاہر ہے پس مسیح موعود خود محمد رسول اللہ ہے جو اشاعت اسلام کے لئے دوبارہ دنیا میں تشریف لائے۔ اس لئے ہم کو کسی نئے کلمہ کی ضرورت نہیں ہاں اگر محمد رسول اللہ کی جگہ کوئی اور آتا تو ضرورت پیش آتی۔"

(کلمۃ الفصل صفحہ 158 مصنف مرزا قادیانی کا بیٹا بشیر احمد ایم اے) سکین صفحہ 128 پر دیکھیں

اس اقتباس سے ماخوذ نتائج:

1: اللہ کا وعدہ تھا کہ حضور خاتم النبیین ﷺ دوبارہ دنیا میں آئیں گے۔ حالانکہ یہ ایک بہت بڑا جھوٹ اور فراڈ ہے اللہ پاک نے کہیں بھی ایسا کوئی وعدہ نہیں فرمایا تھا۔

2: مرزا قادیانی ہی وہ محمد ہے جو دوبارہ اشاعت اسلام کے لیے دنیا میں آیا۔

3: قادیانیوں کا کلمہ وہی پرانا (لاالہ الا اللہ محمد رسول اللہ) ہی رہے گا کیوں کہ اس میں محمد سے مراد ہی جب مرزا قادیانی ہے تو پھر کلمہ تبدیل کرنے کی کیا ضرورت ہے اس لیے ہمیں کسی نئے کلمہ کی ضرورت نہیں ہے۔

تبصرہ:

مرزا غلام قادیانی کے بیٹے بشیر احمد ایم اے جس کو قادیانی قمر الانبیاء (انبیاء کا چاند) کا

لقب دیتے ہیں وہ اپنی کتاب کلمۃ الفصل میں بار بار اس چیز کو دہراتا ہے ہے اور پوری کتاب اسی چیز کو ثابت کرنے کے لیے لکھی گئی کہ میرا باپ یعنی مرزا غلام قادیانی ہی اصلی محمد ہے جو کہ دنیا میں دوبارہ آیا ہے تا کہ اسلام کی اشاعت میں جو کمی رہی گئی تھی اس کو پورا کر دے اور مرزا البشیر اس چیز پر بھی زور دیتا ہے کہ مرزا غلام قادیانی پہلے محمد ﷺ (جن پر ہم مسلمانوں کے ماں باپ فدا) سے عزت وشان، علم وفہم، معجزات وفضائل میں بڑھ کر ہے (لعنۃ اللہ علی الکاذبین)

قادیان میں محمد ﷺ کا نزول

"کیا اس بات میں کوئی شک رہ جاتا ہے کہ قادیان میں اللہ تعالیٰ نے پھر محمد صلعم کو اتارا۔"

(کلمۃ الفصل صفحہ 105 مصنف مرزا قادیانی کا بیٹا بشیر احمد ایم اے) سکین صفحہ 129 پر دیکھیں

اس اقتباس سے ماخوذ نتائج:

1: قادیان میں مرزا غلام قادیانی کی شکل میں دوبارہ محمد ﷺ پیدا ہوئے ہیں۔

2: اس میں کوئی شک وشبہ نہیں کہ مرزا قادیانی ہی محمد ہے۔

تبصرہ:

اس علان کے بعد کون سا قادیانی، مرزائی، احمدی ہے جو یہ کہے کہ نہیں جی ہم تو مرزا غلام قادیانی کو فقط مجدد، امام مہدی، نبی رسول ہی سمجھتے ہیں یہ تو مولوی جھوٹ بولتے ہیں کہ قادیانی مرزا کو محمد ﷺ مانتے ہیں۔ مرزا البشیر نے تو سب معاملات ہی حل کر دیئے اور اس نے علان کر دیا کہ اس میں کوئی شک وشبہ نہیں ہے کہ میرا باپ مرزا غلام قادیانی کو اللہ پاک نے قادیان کے اندر محمد ﷺ بنا کر نازل کیا ہے۔ (لعنۃ اللہ علی الکاذبین)

پانچ ٹائم مرزا کی شکل میں محمد ﷺ کی زیارت

"ایک بڑے مشہور ومعروف سجادہ نشین صوفی نے مجھے لکھا کہ قادیان میں تم نے جا کر

کیالیا۔کبھی آنحضرت ﷺ کی زیارت بھی خواب میں کی ہے یا مرزا صاحب نے کبھی زیارت کرائی ہے مجھ میں اتنی طاقت ہے کہ ایک رات میں آنحضرت ﷺ کی زیارت کرادیتا ہوں آو میرے پاس آؤ میں نے یہ خط حضرت اقدس علیہ السلام کو دیا۔اور یہ عرض کیا کہ میں نے اس کا یہ جواب لکھا ہے کہ تم تو خواب میں آنحضرت ﷺ کی زیارت کرانے کے مدعی ہو۔ہم پانچ وقت تو بلا ناغہ رسول اللہ کی زیارت بچشم سر کرتے ہیں جس میں کوئی شک وشبہ نہیں اور خواب میں تو شک کی بہت گنجائش ہے چونکہ ہمیں آپ کی پانچ وقت نماز میں اور اس کے دوسرے وقتوں میں زیارت ہوتی ہے یہ جواب ٹھیک ہے؟ آپ نے فرمایا ٹھیک ہے اور سچ ہے بے شک صاحبزادہ صاحب لکھدو اور قطعی طور پر لکھدو۔ہمارا وجود آنحضرت ﷺ کا وجود ہے اور خدا نے خود ہمیں رسول فرمایا ہے۔"

(تذکرۃ المھدی، صفحہ 307، حصہ دوم)

سکین صفحہ 130 پر دیکھیں

اس اقتباس سے ماخوذ نتائج:

1: مرزا غلام قادیانی کا وجود، وجودِ محمد ﷺ ہے۔

2: جس نے مرزا قادیانی کی زیارت کی وہ ایسے ہی ہے کہ اس نے محمد ﷺ کی حقیقی نظروں سے زیارت کی۔

3: اسی لیے مرزا غلام قادیانی نے اپنے صحابہ کی لسٹ مرتب کی تھی کہ جس نے مرزا غلام قادیانی پر ایمان لانے کے بعد اس کی زیارت کی تھی۔

4: مسلمانوں میں بھی بعض ایسے جاہل پیر ہیں جو اپنی دوکانداری کو فقط اس چیز پر چلا رہے ہیں کہ تم ہمارے آستانہ پر آجاؤ اور ایک مہینہ تک رہو تو تم کو ہم حق کی تصدیق کروادیں گے، اور پھر یہ بھی کہتے ہیں کہ ہم نبی کریم ﷺ کی زیارت کرواتے ہیں اگر ہم زیارت نہ کروائیں تو ہم جھوٹے ہیں۔

5: مرزا غلام قادیانی نے یہ کہہ کر" ہمارا وجود آنحضرت ﷺ کا وجود ہے" سارا معاملہ ہی حل کر دیا اور قادیانیوں کو بتا دیا کہ میں محمد ہی ہوں جو کہ چودہ سو سال پہلے دنیا میں جلوہ گر ہوئے تھے۔ (معاذ اللہ نقل کفر کفر نا باشد)

تبصرہ:

دنیا کا کوئی شخص بھی میرے آقا کریم ﷺ کی صورت میں نہیں ہوسکتا چاہے کوئی نبی ہی کیوں نہ ہو یہاں تک کہ خواب میں بھی اگر کسی نے میرے آقا کریم ﷺ کی زیارت کی تو اس نے میرے آقا کریم ﷺ کو ہی دیکھا شیطان بھی میرے آقا کریم ﷺ کی شکل نہیں دھار سکتا۔ بخاری شریف کی حدیث شریف ہے کہ:

(رقم الحدیث 6993) حَدَّثَنَا عَبْدَانُ، أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ، عَنْ يُونُسَ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، حَدَّثَنِي أَبُو سَلَمَةَ، أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ، قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: »مَنْ رَآنِي فِي المَنَامِ فَسَيَرَانِي فِي اليَقَظَةِ، وَلاَ يَتَمَثَّلُ الشَّيْطَانُ بِي« قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ: قَالَ ابْنُ سِيرِينَ: »إِذَا رَآهُ فِي صُورَتِهِ«

جس نے مجھے خواب میں دیکھا وہ عن قریب مجھے جاگتے ہوئے دیکھے گا اور شیطان میری صورت اختیار نہیں کرسکتا۔

پھر اسی حدیث شریف کی شرح میں علامہ ابن حجر عسقلانی رحمۃ اللہ علیہ فتح الباری میں فرماتے ہیں کہ:

قَالَ كَانَ مُحَمَّد يَعْنِي بن سِيرِينَ إِذَا قَصَّ عَلَيْهِ رَجُلٌ أَنَّهُ رَأَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ صِفْ لِيَ الَّذِي رَأَيْتَهُ فَإِنْ وَصَفَ لَهُ صِفَةً لَا يَعْرِفُهَا قَالَ لَمْ تَرَهُ وَسَنَدُهُ صَحِيحٌ

علامہ ابن سیرین کے پاس جب کوئی آ کر یہ کہتا کہ مجھے خواب میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت ہوئی ہے تو آپ اس سے دریافت کرتے کے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اوصاف بیان کرو تم نے خواب میں کیسے دیکھا اگر وہ شخص ایسے اوصاف بیان کرتا جو نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اوصاف نہیں ہیں تو آپ انکار کر دیتے کہ یہ جھوٹ بول رہا ہے اس نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت نہیں کی۔

اسی صفحہ کے نیچے لکھا ہے کہ: یہ تو ہوسکتا ہے کہ شیطان کسی اور کا روپ دھار کر آجائے اور آ کر جھوٹ بولے کہ میں تمہارا نبی محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہوں لیکن شیطان میرے آقا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اصل شکل شریف میں کبھی بھی نہیں آسکتا۔

(فتح الباری، جلد 12، صفحہ 383، 384، مطبوعہ المکتبۃ السلفیۃ) سکین صفحہ 131 132 پر دیکھیں

لیکن آج کل بہت سے بہروپیے پیر فقیر ایسے ہیں جو زیارتِ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نام پر لوگوں کو دھوکہ وفریب دیتے ہیں ایسے لوگوں سے محتاط رہیں کیوں کہ میرے آقا کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت کرنا کوئی آسان کام نہیں ہے یہ تو وہ عظیم نعمت ہے جو سال ہا سال کی عبادت و ریاضت کے بعد بھی میسر نہیں ہوتی مگر جسے اللہ چاہے۔ یہ معاملہ تو خواب کا تھا رہا یہ معاملہ کہ مرزا غلام قادیانی ہی محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہے تو یہ ناممکن ہے اور کئی اعتبار سے ناممکن ہے اول تو قرآن وحدیث میں کہیں بھی ایسا نہیں ملتا کہ میرے آقا کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم دوبارہ دنیا میں جلوہ گر ہوں گے اور اور کسی گھسیٹے کے بیٹے ہوں گے، شرابی، زانی، چور، ٹھگ ہوں گے (معاذ اللہ، میرے منہ میں خاک) یہ سب اوصاف مرزا غلام قادیانی کے تھے جس کو دلائل سے ہم ثابت کر سکتے ہیں اور میری آنے والی کتاب مرزا غلام قادیانی کی انہی شنیع حرکات کے اوپر ہے ان شاء اللہ بڑی تفصیل سے ہم بیان کریں گے۔ لیکن دنیا کا کوئی قادیانی مرزائی اس چیز کو ثابت نہیں کرسکتا کہ میرے آقا کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم دوبارہ دنیا میں اپنے حقیقی جسم شریف کے ساتھ تشریف لائیں گے یہ ہمارا چیلنج ہے

قادیانی امت کو لیکن کیا کریں کہ یہ بازو ہمارے آزمائے ہوئے ہیں کوئی قادیانی مرد میدان میں نہیں آئے گا اور مرزا غلام قادیانی کے اس گندے عقیدہ کو ثابت نہیں کرے گا جبکہ ہم نے اپنی اس کتاب میں ہر چیز کو دلائل سے ثابت کر دیا ہے۔ (وماعلینا الاالبلاغ)

محمد ﷺ اور مرزا میں دوئی نہیں

"مسیح موعود کا آنا گویا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہی کا آنا ہے جو بروزی رنگ رکھتا ہے۔ اگر کوئی اور شخص آتا تو اس سے دوئی لازم آتی اور غیرت نبوی کے تقاضے کے خلاف ہوتا۔

بروز میں دوئی نہیں ہوتی

اگر کوئی غیر شخص آجاوے تو غیرت ہوتی ہے لیکن جب وہ خود ہی بروز میں دوئی نہیں ہوئی ہے لیکن جب وہ خود ہی آوے تو پھر غیرت کیسی؟ اس کی مثال ایسی ہے کہ اگر ایک شخص آئینہ میں اپنا چہرہ دیکھے اور پاس اس کی بیوی بھی موجود ہو تو کیا اس کی بیوی آئینہ والی تصویر کو دیکھ کر پردہ کرے گی اور اس کو یہ خیال ہوگا کہ کوئی نامحرم شخص آگیا ہے اس لیے پردہ کرنا چاہیے اور یا خاوند کو غیرت محسوس ہوگی کہ کوئی اجنبی شخص گھر میں آگیا ہے اور میری بیوی سامنے ہے نہیں بلکہ آئینہ میں انہیں خاوند بیوی کی شکلوں کا بروز ہوتا ہے اور کوئی اس بروز کو غیر نہیں جانتا اور نہ ان میں کسی قسم کی دوئی ہوتی ہے۔"

(ملفوظات حضرت مسیح موعود، جلد 5 صفحہ 97،98، ایڈیشن 2016) سکین صفحہ 133 134 پر دیکھیں

اس اقتباس سے ماخوذ نتائج:

1: مرزا غلام قادیانی (محمد ﷺ) کا بروز ہے۔

2: بروز میں دوئی نہیں ہوتی۔

تبصرہ:

اس اقتباس میں دو الفاظ استعمال کیے گئے ہیں ان کی تفصیل ملاحظہ فرمائیں:

(1)بروز (2) دوئی

:بروز۔

روز کو سمجھنے کے لیے ہم مرزا غلام قادیانی سے ہی پوچھتے ہیں کہ یہ بروز اور بروزی کیا ہوتا ہے اس کی تعریف کرو تو مرزا غلام قادیانی جواب دیتا ہے ملاحظہ فرمائیں:

''صوفیوں کا یہ مقرر شدہ مسئلہ ہے کہ بعض کاملین اسی طرح پر دوبارہ دنیا میں آجاتے ہیں کہ ان کی روحانیت کسی اور پر تجلی کرتی ہے اور اس وجہ سے وہ دوسرا شخص گویا پہلا شخص ہی ہو جاتا ہے ہندوؤں میں بھی ایسا ہی اصول ہے اور ایسے آدمی کا نام وہ اوتار رکھتے ہیں۔''

(روحانی خزائن جلد 21 صفحہ 291)

سکین صفحہ 135 پر دیکھیں

مرزا غلام قادیانی کی اس عبارت کا سادہ سا مطلب یہ ہے کہ بروزی شخص وہ ہوتا ہے جو پہلے شخص کی اصل ہو جو کہ دوبارہ دنیا میں پیدا ہو جائے جیسا کہ ہندوں کا عقیدہ ہے۔

بروز کا لغوی معنیٰ فروز واللغات (فارسی) میں بیان کیا گیا ہے کہ:

بروز: نظر آنا، ظاہر ہونا، نمایاں ہونا، آشکار رہونا

(دجال شیطان کا بروز ہے کی تفصیلات صفحہ 39 پر پڑھیں)

(فیروز اللغات فارسی اردو لغت صفحہ 127)

سکین صفحہ 136 پر دیکھیں

یعنی کسی بھی چھپی ہوئی چیز کا ظاہر ہو جانا بروزی کہلاتا ہے۔عربی صرف ونحو کی کتب میں بھی ایک قاعدہ لکھا ہے کہ ضمیر دو طرح کی ہوتی ہے ایک ضمیر بارز اور دوسری ضمیر مستتر۔ضمیر بارز اس کو کہتے ہیں جو عبارت میں لکھی ہوئی نظر آئے اور ضمیر مستتر اس ضمیر کو کہتے ہیں جو عبارت میں لکھی نظر نہ آئے بلکہ دوسرے کسی کلمہ میں چھپی ہوئی ہو۔

مرزا غلام قادیانی پوری زندگی یہی کہتا رہا کہ میں بروزی نبی ہوں اور بروزی محمد ﷺ ہوں، جس کی مراد یہ ہے کہ جو محمد ﷺ چھپے ہوئے تھے اب دنیا میں ظاہر ہو گئے ہیں۔(معاذ اللہ، لعنۃ اللہ علی الکاذبین)

2: دوئی

فروز اللغات میں دوئی کا ترجمہ بتایا گیا ہے کہ: جدائی، دو سمجھنا، شرک

(فیروز اللغات صفحہ 657)

سکین صفحہ 136 پر دیکھیں

اس کا سادہ سا مطلب یہ ہے کہ جو دو اشخاص دو نہ رہیں اور وہ ایک ہی بن جائیں جہاں پر کوئی دوسرا شریک نہ ہو، جن میں جدائی نہ ہو اس کو دوئی کہتے ہیں۔

اب مرزا بشیر ایم اے کی عبارت آپ کو درست سمجھ آئے گی کہ وہ یہ کہہ رہا ہے کہ مرزا غلام قادیانی جن کا غلام تھا یعنی آنحضرت ﷺ ان دونوں میں جدائی نہیں تھی یہ اصل میں ایک ہی شخصیت ہیں دو نہیں ہیں (معاذ اللہ، نقل کفر کفر نا باشد)

مرزا غلام قادیانی کا اپنے آپ کو محمد کہنا

میں محمد ﷺ ہوں

" خدا تعالیٰ نے آج سے چھبیس ۲۶ برس پہلے میرا نام براہین احمدیہ میں محمد اور احمد رکھا ہے"

(روحانی خزائن، جلد 22، حقیقۃ الوحی، صفحہ 502)

سکین صفحہ 137 پر دیکھیں

تبصرہ:

مرزا غلام قادیانی نے مسلمانوں کی جان نبی آنحضرت ﷺ کی شانِ اقدس میں جا بجا گستاخیاں کیں اور خود محمد ہونے کا دعویٰ کر دیا کہ میں ہی محمد ہوں اور پھر یہ بھی کہہ دیا کہ محمد ﷺ کے دو جنم ہوئے ہیں اور میرا دوسرا جنم ہے، یہاں پر مرزا قادیانی اس چیز کا اعلان کر رہا ہے کہ میرا جو نام محمد اور احمد ہے یہ مجھے میرے خدا یلاش کی جانب سے وحی نازل ہوئی ہے اسی لیے تو مرزا یہ کہہ رہا ہے کہ خدا نے براھین احمدیہ میں میرا نام محمد و احمد رکھا ہے اور یہ بھی پتہ چلا کہ براھین احمدیہ نامی کتاب الہامی کتاب ہے۔ یہاں پر میں قادیانی امت سے چند سوالات کرنا چاہتا ہے:

قادیانیوں سے سوال

1: کیا قرآن وحدیث میں کہیں لکھا ہے کہ امام مہدی اپنی کتابیں لکھے گا اور ان کتابوں کو خدا کی جانب منسوب کرے گا جیسا کہ مرزا قادیانی نے کیا؟

2: کیا قرآن وحدیث میں کہیں لکھا ہے کہ ایک شخص ہوگا جس کا والدین نے نام دسوندھی، سندھی رکھا ہوگا اور وہ بعد میں اپنا نام غلام احمد رکھ لے گا پھر غلام احمد سے اپنا نام احمد کرلے گا پھر احمد سے اپنا نام محمد رکھ لے گا؟

ظلی و امتی نبی محمد ﷺ

" اِسی طرح خدا تعالیٰ کی طرف سے دو نام مَیں نے پائے۔ ایک میرا نام اُمّتی رکھا گیا جیسا کہ میرے نام غلام احمدؐ سے ظاہر ہے۔ دوسرے میرا نام ظلّی طور پر نبی رکھا گیا۔ جیسا کہ خدا تعالیٰ نے حصص سابقہ براہین احمدیہ میں میرا نام احمد رکھا۔ اور اسی نام سے بار بار مجھ کو پکارا اور یہ اسی بات کی طرف اشارہ تھا کہ مَیں ظلّی طور پر نبی ہوں۔* پس مَیں اُمّتی بھی ہوں اور ظلّی طور پر نبی بھی ہوں۔ اِسی کی طرف وہ وحی الٰہی بھی اشارہ کرتی ہے جو حصص سابقہ براہین احمدیہ میں ہے۔ کُلّ برکةٍ من محمدٍ صلی اللّٰہ علیہ و سلم فتبارک من علّم و تعلّم۔ یعنی ہر ایک برکت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے ہے۔ پس بہت برکت والا وہ انسان ہے جس نے تعلیم کی یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم۔ اور پھر بعد اس کے بہت برکت والا وہ ہے جس نے تعلیم پائی یعنی یہ عاجز۔ پس اتباع کامل کی وجہ سے میرا نام امتی ہوا۔"

(روحانی خزائن، جلد 21، براہین احمدیہ حصہ پنجم، صفحہ 360) سکین صفحہ 138 پر دیکھیں

تبصرہ:

یہاں سے ہی مرزا غلام قادیانی کی جہالت کا اندازہ لگایا جاسکتا ہے کہ" نام" الگ چیز ہوتی ہے اور" وصف" الگ۔ کسی انسان کا امتی ہونا اس کا نام نہیں ہوتا بلکہ وصف ہوتا ہے اسی

طرح ظلی نبی ہونا نام نہیں بلکہ ایک وصف ہے اگر چہ یہ امتی اور ظلی نبی کا ہمیں کہیں بھی کوئی تذکرہ نہیں ملتا نہ ہی قرآن حکیم میں اور نہ ہی احادیثِ نبویہ ﷺ میں ، یہ فقط مرزا غلام قادیانی کی خود ساختہ اصطلاحات ہیں ۔ہم نے بروزی نبی کی وضاحت کر دی ہے اب ظلی نبی کی بھی وضاحت پیش کرتے ہیں ۔

ظلی نبی کسے کہتے ہیں ؟

ظل عربی کا لفظ ہے جس کا مطلب ہے سایہ ۔ظلی نبی کا مطلب ہوگا کہ ایسا نبی جو کسی دوسرے نبی کا سایہ ہو ۔سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ کیا قرآن وحدیث میں کہیں بھی ظلی نبی یعنی سایہ دار نبی کا تصور ملتا ہے؟ تو اس کا جواب نفی میں ملتا ہے کہ قرآن وحدیث اور کتب اسلاف اس اصطلاح سے ناواقف ہیں، اگر اس کا تذکرہ کسی نے کیا تو وہ مرزا غلام قادیانی پہلا انسان ہے جس نے ظلی نبوت کا تصور پیش کیا ورنہ اس سے قبل کہیں بھی اس اصطلاح کا نام ونشان نہیں ملتا ۔

بروزی محمد ﷺ کا دوسرا جنم

”تب آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی روحانیت نے جواب دیا کہ دیکھو میں بروز کے طور پر آتا ہوں ۔

حاشیہ: چونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا دوسرا فرض منصبی جو تکمیل اشاعت ہدایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں بوجہ عدم وسائل اشاعت غیر ممکن تھا اس لئے قرآن شریف کی آیت 33 میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی آمد ثانی کا وعدہ دیا گیا ہے ۔اس وعدہ کی ضرورت اسی وجہ سے پیدا ہوئی کہ تا دوسرا فرض منصبی آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا یعنی تکمیل اشاعت ہدایت دین جو آپ کے ہاتھ سے پورا ہونا چاہئے تھا اُس وقت بباعث عدم وسائل پورا نہیں ہوا سو اس فرض کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی آمد ثانی سے جو بروزی رنگ میں تھی ایسے زمانہ میں پورا کیا جبکہ زمین کی تمام قوموں تک اسلام پہنچانے کیلئے وسائل پیدا ہو گئے تھے ۔“

سکین صفحہ 139 پر دیکھیں

(روحانی خزائن، جلد 17 تحفہ گولڑویہ، صفحہ 263)

تبصرہ:

مرزا غلام قادیانی کی اس عبارت کے چند نکات یہ ہیں:

1: آنحضرت ﷺ کا دوسرا فرض منصبی یعنی اشاعت اسلام کی تکمیل

2: آپ ﷺ کی آمدِ ثانی بروزنی رنگ میں

3: آپ ﷺ پر الزام لگایا کہ آپ ﷺ نے اشاعتِ اسلام کی تکمیل نہیں کی بلکہ اس کام کو ادھورا چھوڑ کر تشریف لے گئے (معاذ اللہ)

ان نکات کی وضاحت یہ ہے کہ آپ ﷺ نے اپنا فرضِ منصبی بخوبی سرانجام دیا اور نبوت و رسالت کے جتنے بھی فرائض تھے ان کو آپ ﷺ نے باحسن پائے تکمیل تک پہنچایا۔ اسی لیے تو اللہ پاک نے آپ کے فرضِ منصبی کی تکمیل کا خود اعلان کر دیا اور فرمایا:

اَلْيَوْمَ أَكْمَلْتُ لَكُمْ دِينَكُمْ وَأَتْمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِي وَرَضِيتُ لَكُمُ الْإِسْلَامَ دِينًا (المائدہ 3)

ترجمہ کنزالایمان: آج تمہارے دین کی طرف سے کافروں کی آس ٹوٹ گئی تو اُن سے نہ ڈرو اور مجھ سے ڈرو آج میں نے تمہارے لئے دین کامل کر دیا اور تم پر اپنی نعمت پوری کر دی اور تمہارے لئے اسلام کو دین پسند کیا۔

پھر مرزا قادیانی نے آپ ﷺ کی آمد ثانی جو بروزی رنگ میں ہونی تھی اس کا ذکر کیا حالانکہ نہ اس کا ذکر قرآن حکیم میں ہے نہ احادیثِ نبویہ ﷺ میں نہ ہی کتب اسلاف میں پھر ایک بہت اہم چیز قادیانی امت کے لیے بیان کر رہا ہوں اس پر سوچیئے گا لازمی:

قادیانی لطیفہ

قادیانی کہتے ہیں کہ مرزا قادیانی کو ہم نبی رسول مانتے ہیں جب ان کو پکڑا جاتا

ہے تو اپنا موقف بدل کر کہتے ہیں کہ ہم مرزا کو امام مہدی مانتے ہیں پھر یہاں سے بھی پکڑا جاتا ہے تو کہتے ہیں نہیں ہم مرزا قادیانی کو امام مہدی اور عیسیٰ ابن مریم اکٹھا مانتے ہیں یعنی یہ ایک ہی شخص کے دو نام ہیں، پھر جب یہاں سے بھی پکڑا جاتا ہے تو ایک نیا موقف اختیار کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ نہیں جی ہم مرزا غلام قادیانی کو بروزی رنگ میں محمد ﷺ مانتے ہیں۔ اب قادیانیوں سے بندہ پوچھے تم لوگوں میں عقل نام کی بھی کوئی چیز ہے کہ نہیں آخر تم مرزا قادیانی کو مانتے کیا ہو کبھی تم نے سوچا کہ قرآن و حدیث میں کہیں پر ذکر ہے کہ امام مہدی ہی محمد ﷺ ہوں گے یا پھر عیسیٰ ابن مریم علیہ السلام ہی محمد ﷺ ہوں گے؟ یہ سوال ہے قادیانیوں سے اس پر لازمی سوچ و بچار کریں۔

پھر آخر میں مرزا قادیانی نے میرے آقا کریم ﷺ کی توہین کرتے ہوئے زبان درازی کی کہ آپ ﷺ اشاعت اسلام کا فریضہ سرانجام دیئے بغیر ہی دنیا سے تشریف لے گئے (استغفر اللہ) میں پوچھتا ہوں کہ اگر بلفرض محال مان لیا جائے کہ مرزا قادیانی بروزی محمد ﷺ ہے (نعوذ باللہ) اور اس نے آ کر تکمیل اشاعت اسلام کر دی تو سوال یہ ہے کہ مرزا غلام قادیانی نے کون سی تکمیل اشاعت اسلام کی؟ اول تو مرزا قادیانی نے جو بھی کتب، اشتہارات، ملفوظات، مکتوبات لکھے ان میں لوگوں کو گالیاں دینے اور اپنی ذات کو منوانے کے علاوہ کچھ نہیں ہے، کوئی ایک خوبی بتاؤ جو مرزا قادیانی نے اسلام کی خدمت کی ہو؟ یہ عقیدہ ایک انتہائی جاہلانہ اور بے عقلانہ ہے پتہ نہیں یہ قادیانی لوگ عقل و شعور نہیں رکھتے یہ سوچتے سمجھتے کیوں نہیں ہیں بس مربیوں کی مکھی پر مکھی مارے جاتے ہیں جیسا ان لوگوں کو مربی کہتے ہیں بس آنکھیں بند کر کے یہ اس پر ایمان لے آتے ہیں نہ کبھی ان لوگوں نے تحقیق کی نہ کبھی سوچا سمجھا۔

محمد ﷺ اور مرزا قادیانی میں کوئی فرق نہیں

”ومَن فَرّق بینی و بین المصطفٰی. فما عرفنی وما رأی۔ اور جو

شخص مجھ میں اور مصطفی میں تفریق کرتا ہے اُس نے مجھ کو نہیں دیکھا ہے اور نہیں پہچانا ہے۔"

(روحانی خزائن، جلد 16 خُطبۃً اِلھامِیّۃً صفحہ 259) سکین صفحہ 140 پر دیکھیں

تبصرہ:

اب بھی اگر کوئی قادیانی یہ کہے کہ نہیں جی ہم تو مرزا غلام قادیانی کو صرف امام مہدی یا مجدد ہی مانتے ہیں اور تو کچھ نہیں مانتے تو اس قادیانی سے بڑا بے وقوف زمانے میں کوئی نہیں ہے جو سب کچھ دیکھتے ہوئے بھی کبوتر کی طرح آنکھیں بند کیے بیٹھا رہے۔ یہاں تو مرزا قادیانی نے اپنے عقیدہ کی بالکل وضاحت کر دی کہ مجھ میں اور محمد عربی ﷺ میں کوئی فرق نہیں ہے اور جس نے مجھ میں اور محمد عربی ﷺ میں فرق کیا اس نے مجھے پہچانا ہی نہیں (لعنۃ اللہ علی الکاذبین)

مرزا قادیانی بروزی خاتم الانبیاء

"میں بموجب آیت و آخرین منھم لما یلحقوا بھم بروزی طور پر وہی نبی خاتم الانبیاء ہوں اور خدا نے آج سے بیس برس پہلے براہین احمدیہ میں میرا نام محمد اور احمد رکھا ہے اور مجھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ہی وجود قرار دیا ہے"

(روحانی خزائن، جلد 18، ایک غلطی کا ازالہ صفحہ 212) سکین صفحہ 141 پر دیکھیں

تبصرہ:

مسلمانوں کے آقا و مولا حضور خاتم النبیین ﷺ کے بارے اللہ پاک خود علان کرتا ہے کہ:

مَا كَانَ مُحَمَّدٌ أَبَا أَحَدٍ مِّن رِّجَالِكُمْ وَلَٰكِن رَّسُولَ اللَّهِ وَخَاتَمَ النَّبِيِّينَ (احزاب 40)

ترجمہ کنزالایمان: محمد تمہارے مردوں میں کسی کے باپ نہیں ہاں اللہ کے رسول ہیں اور سب

نبیوں کے پچھلے۔

مرزا غلام قادیانی نے کتنی بڑی جسارت کی کہ اپنے آپ کو" خاتم الانبیاء" کہہ رہا ہے اگرچہ اس نے بروزی طور پر کہا ہے مگر مسلمانوں کا عقیدہ ہے کہ دنیا کا کوئی فرد بھی کسی بھی رنگ میں کسی بھی اصطلاح میں نہ تو محمد ﷺ ہے اور نہ ہی خاتم الانبیاء ہے اب چاہے ظلی و یا بروزی یا خواب میں یا الہام میں یا شراب پی کر ہو یا چرس پی کر نشے میں کسی بھی صورت میں اگر کسی نے یہ اقرار کیا تو اس کا اسلام سے کوئی تعلق واسطہ نہیں ہے اور ایسی توھین کرنے والے کو علماء اسلام واجب القتل کا حکم دیتے ہیں ۔ یہ فتویٰ نہ صرف مسلمانوں کا ہے بلکہ خود مرزا غلام قادیانی کے نزدیک بھی نبوت کے جھوٹے دعویٰ دار کو قتل کیا جائے گا:

" قرآن سے برگشتہ اور رسول کریم ﷺ سے برگشتہ ہو کر نبوت کا دعویٰ کرنے والے کو تو ہم واجب القتل اور لعنتی کہتے ہیں ۔"

(ملفوظات، جلد 5 صفحہ 610، اشاعت 1988) سکین صفحہ 142 پر دیکھیں

معجونِ مرکب

" اس وحی الٰہی میں خدا نے میرا نام رُسل رکھا کیونکہ جیسا کہ براہین احمدیہ میں لکھا گیا ہے خدا تعالیٰ نے مجھے تمام انبیاء علیہم السلام کا مظہر ٹھہرایا ہے اور تمام نبیوں کے نام میری طرف منسوب کئے ہیں ۔ مَیں آدم ہوں مَیں شیث ہوں مَیں نوح ہوں مَیں ابراہیم ہوں مَیں اسحٰق ہوں مَیں اسمٰعیل ہوں مَیں یعقوب ہوں مَیں یوسف ہوں مَیں موسیٰ ہوں مَیں داوٗد ہوں مَیں عیسیٰ ہوں اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے نام کا مَیں مظہر اتم ہوں یعنی ظلّی طور پر محمدؐ اور احمدؐ ہوں ۔"

(روحانی خزائن، جلد 22، حقیقۃُ الوَحی، صفحہ 76) سکین صفحہ 143 پر دیکھیں

تبصرہ:

مرزا غلام قادیانی دنیا کا وہ پہلا اور آخری شخص ہے جو اپنی ہی ذات میں کائنات و م

ھارکھتا ہے حتیٰ کہ خالق ہونے تک بھی دعویٰ کرتا ہے۔مرزا غلام قادیانی جب عاجزی پر آتا ہے تو
نسان کی جائے نفرت تک بننے کا دعویٰ کر دیتا ہے اور جب تکبر و تفاخر کی سیڑھی چڑھتا ہے تو
دائی تک کا دعویٰ کر دیتا ہے۔اسی لیے مسیح پنجابی صاحب کو "معجون مرکب" ہونے کا دعویٰ ہے
رماتے ہیں:

"اور میں اپنے خاندان کی نسبت کئی دفعہ لکھ چکا ہوں کہ وہ ایک شاہی خاندان ہے
ور بنی فارس اور بنی فاطمہ کے خون سے معجون مرکب ہے"

(روحانی خزائن جلد 15 صفحہ 286 تا 287)

سکین صفحہ 145 146 پر دیکھیں

"سو مجھے دو بروز عطا ہوئے ہیں، بروز عیسیٰ اور بروز محمد، غرض میرا وجود ان دونوں
بیوں کے وجود سے بروزی طور پر ایک معجون مرکب ہے۔"

(مجموعہ اشتہارات جلد 3، صفحہ 247)

سکین صفحہ 144 پر دیکھیں

اب سوال یہ اٹھا تھا کہ آخر معجون مرکب ہے کیا بلا؟ تو مرزا جی نے اس سوال کا جواب
ھی دے دیا کہ معجونِ مرکب یہ ہے کہ موجودہ دور کا دجال کا بروز۔اسی لیے مرزا غلام قادیانی
پنے آپ کو بروزی نبی بھی کہتا ہے جس کا سادہ سا مطلب بنا ہے ہے کہ مرزا غلام قادیانی دجال کا
روز ہے:

"غرض موجودہ زمانہ میں دجال کا بروز ایک معجون مرکب ہے۔"

(ملفوظات جلد نمبر 1 صفحہ 299، اشاعت 1988)

سکین صفحہ 147 پر دیکھیں

"میں آدم ہوں، میں نوح ہوں، میں ابراہیم ہوں میں اسحاق ہوں، میں یعقوب ہوں، میں
معیل ہوں، میں موسیٰ ہوں، میں داؤد ہوں، میں عیسیٰ ابن مریم ہوں، میں محمد صلی اللہ علیہ وسلم
وں۔

(روحانی خزائن جلد 22 صفحہ 521)

سکین صفحہ 148 پر دیکھیں

ذلیل اور متعفن جگہ

”خدا تعالیٰ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے چھپانے کے لیے ایک ایسی ذلیل جگہ تجویز کی جونہایت متعفن اور تنگ اور تاریک اور حشرات الارض کی نجاست کی جگہ تھی ۔“

(روحانی خزائن جلد 17 صفحہ 205)

سکین صفحہ 149 پر دیکھیں

تبصرہ:

مرزا غلام قادیانی وہ گندہ انسان تھا کہ جس کی کوئی مثال دنیا میں نہیں ملتا اسی گندی ذہنیت کے پیداوار تھی کہ جب اس نے حضرت عیسیٰ ابن مریم علیہ السلام بننا چاہا تو آپ علیہ السلام کی اتنی توھین کی کہ الامان والحفیظ اور جب اس گندے انسان نے خود محمد ﷺ بننا چاہا تو میرے پیارے آقا کریم علیہ التحیۃ والثناء کی شان میں اتنی اتنی گھٹیا باتیں کی کہ زمین وآسمان کے کلیجے پھٹ جائیں ۔مرزا غلام قادیانی کی گستاخانہ عبارات میں سے ایک عبارت یہ بھی ہے جس پر بس میں ان دوالفاظ میں تبصرہ کروں گا کہ مرزا قادیانی تجھ پرزمین وآسمان کی لعنت ۔

سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ تشریف لائے تو وہاں کی آب وہوا صحت بخش ہوگئی، وہاں کی سکونت دنیاوعقبیٰ کی بھلائی کا سبب بن گئی ،وہاں کی تکلیف ومصیبت پر صبر کرنا ،شفاعت نبی کا ذریعہ بن گیا، وہاں کے پھل ،سبزی اور اشیاءِ خوردونوش حتی کہ صاع ومد میں برکت ہونے لگی ،وہاں طاعون اور دجال کا داخلہ ممنوع ہوگیا، اہل مدینہ کے ساتھ مکروفریب کرنے والے کو نمک کی طرح پگھلنے کی وعید سنائی گئی ،وہاں جینے مرنے کے فضائل بیان کیے گئے ،اس شہر مدینہ کے میوہ جات میں ہی نہیں ،بلکہ شہر پاک کی خاک پاک میں تاثیرِ شفا ودیعت کردی گئی ،وہاں کے باشندوں کے ساتھ تکریم وتعظیم کی وصیت کی گئی اور اخیر میں تو سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ اعلان کردیا کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے مکہ کو بزرگی دی اور اس کو حرام قرار دیا ،اور میں نے مدینہ کو بزرگی دی ہے ،اور مدینہ کے دونوں کناروں کے درمیان کی بزرگی کا

قاضہ یہ ہے کہ نہ تو اس میں خونریزی کی جائے، نہ وہاں جنگ کے لیے ہتھیار اٹھایا جائے اور نہ
س کے درخت کے پتے جھاڑے جائیں۔

(مسلم باب فضل المدینہ:1374) سکین صفحہ 150 پر دیکھیں

اگرچہ حرم مکہ اور حرم مدینہ کے درمیان فقہی اعتبار سے فرق ہے، لیکن تعظیم و تکریم اور
رت وشرف کے اعتبار سے مکہ اور مدینہ کا حرمین شریفین ہونا متفق علیہ بات ہے، پھر مدینے
کو نبوی قیامگاہ ہونے کی وجہ سے جس طرح غلبہ حاصل ہوا اور جس طرح انصار مدینہ اور مہاجرین
نے مشرق سے مغرب تک پورے عالم کو اپنے زیر اثر کیا، یہ کوئی ڈھکی چھپی بات نہیں، بلکہ یہ
س حدیث کی کھلی تفسیر تھی جس میں سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا تھا: مجھے ایک
یسی بستی کی طرف ہجرت کا حکم دیا گیا ہے، جو تمام بستیوں پر غالب رہے گی۔

(بخاری باب فضل المدینہ:1871) سکین صفحہ 151 پر دیکھیں

عمارت نبوت کی آخری اینٹ

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نبوت کے محل کی آخری اینٹ میں
ہوں اور میں ہی نبیوں کا (سلسلہ) ختم کرنے والا ہوں۔ (بخاری، مسلم) جبکہ مرزا قادیانی نے
س کے جواب میں کہا:

" پس خدا نے ارادہ فرمایا کہ اس پیش گوئی کو پورا کرے اور آخری اینٹ کے ساتھ بنا کو کمال
تک پہنچادے۔ پس میں وہی اینٹ ہوں۔"

(روحانی خزائن جلد 16 صفحہ 178) سکین صفحہ 152 پر دیکھیں

تبصرہ:

جبکہ ہمارے پیارے آقا و مولا حضور خاتم النبیین ﷺ کا فرمان ہے کہ:

مثلی و مثل الرسل کمثل قصر حسن بنیانہ لا یعیب الناس منہ

الاموضع لبنة. فكنت اللبنة فتكامل البنيان۔
میری اور دیگر رسول کی مثال اس عمارت کی سی ہے جو بہت خوبصورت ہو اور اس میں کسی قسم کو کا کوئی عیب نہ ہو مگر ایک اینٹ کی جگہ باقی ہو، پس میں وہی آخری اینٹ ہوں جس کے بعد عمارت مکمل ہوگئی۔

(البحر الزخار، رقم الحدیث 7778، جلد 14، صفحہ 216، مطبوعہ مدینہ منورہ) سکین صفحہ 153 پر دیکھیں

پہلو بہ پہلو

"ہر ایک نبی کو اپنی استعداد اور کام کے مطابق کمالات عطا ہوتے تھے کسی کو بہت، کسی کو کم۔ مگر مسیح موعود کو تو تب نبوت ملی جب اس نے نبوت محمدیہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے تمام کمالات کو حاصل کر لیا اور اس قابل ہوگیا کہ ظلی نبی کہلائے پس ظلی نبوت نے مسیح موعود کے قدم کو پیچھے نہیں ہٹایا بلکہ آگے بڑھایا اور اس قدر آگے بڑھایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے پہلو بہ پہلو لا کھڑا کیا۔"

(کلمۃ الفصل صفحہ 113، از مرزا بشیر احمد ایم اے ابن مرزا قادیانی) سکین صفحہ 154 پر دیکھیں

تبصرہ:

یہ پہلو بہ پہلو سے مراد وہی ہے جو مرزا غلام قادیانی نے بار بار اپنے دعویٰ کو دہرایا تھا اور اسی کتاب میں ہم نے چند حوالہ جات بھی لگا دیئے ہیں کہ مرزا قادیانی اپنے آپ کو حقیقی محمد ﷺ سمجھتا تھا۔ کبھی تو تاویلات کے ذریعے اور کبھی صریح الفاظ میں اس نے کہا کہ میں ہی محمد ﷺ ہوں اور پھر اس کے بیٹے مرزا بشیر نے بھی وہی بات اپنی کتاب میں کہہ دی۔ (لاحول ولا قوۃ الا باللہ)

احمد و محمد کے رنگ میں میں آیا ہوں

"مگر تم خوب توجہ کر کے سن لو کہ اب اسم محمد کی تجلی ظاہر کرنے کا وقت نہیں۔ یعنی اب

لالی رنگ کی کوئی خدمت باقی نہیں کیونکہ مناسب حد تک وہ جلال ظاہر ہو چکا۔سورج کی کرنوں
کی اب برداشت نہیں۔اب چاند کی ٹھنڈی روشنی کی ضرورت ہے اور وہ احمد کے رنگ میں ہو کر
میں ہوں۔"

(روحانی خزائن، جلد 17 ص 446,445)

سکین صفحہ 155 156 پر دیکھیں

تبصرہ:

مرزا غلام قادیانی کا فلسفہ بھی عجیب تھا پتہ نہیں کون سی لٹرین میں بیٹھ کر ایسی حماقت
والی باتیں سوچتا رہتا تھا۔میرے آقا ﷺ کی ہتک کرتے ہوئے کتنی بڑی جسارت کر رہا ہے کہ
چاند کی ٹھنڈی روشنی میں ہو کر میں احمد ہوں اب میں نے یہ کام سر انجام دینا ہے (لاحول ولا قوۃ
الا باللہ)

روحانیت محمدی ﷺ کے 2 ادوار

" ہمارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی روحانیت نے پانچویں ہزار میں اجمالی
صفات کے ساتھ ظہور فرمایا اور وہ زمانہ اُس روحانیت کی ترقیات کا انتہا نہ تھا بلکہ اس کے کمالات
کے معراج کے لئے پہلا قدم تھا پھر اس روحانیت نے چھٹے ہزار کے آخر میں یعنی اس وقت
پوری طرح سے تجلّی فرمائی جیسا کہ آدم چھٹے دن کے آخر میں احسن الخالقین خدا کے اذن سے پیدا
ہوا اور خیر الرسل کی روحانیت نے اپنے ظہور کے کمال کے لئے اور اپنے نور کے غلبہ کے لئے
ایک مظہر اختیار کیا جیسا کہ خدا تعالیٰ نے کتاب مبین میں وعدہ فرمایا تھا پس مَیں وہی مظہر ہوں
پس ایمان لا اور کافروں سے مت ہو اور اگر چاہتا ہے تو اس خدا کے قول کو پڑھ ھوالذی ارسل
رسولہ بالھدیٰ آخر آیت تک۔"

(روحانی خزائن، جلد 16 خطبۃ الہامیۃ صفحہ 266،267)

سکین صفحہ 157 158 پر دیکھیں

تبصرہ:

یہاں پر مرزا غلام قادیانی نے اپنی شیخی بگاڑتے ہوئے پھر گستاخی کر دی اس کو ہم فرداً فرداً سمجھتے ہیں:

1: جب نبی کریم ﷺ دنیا میں جلوہ گر تھے وہ زمانہ روحانی ترقی کا نہیں تھا۔

2: پھر مرزا غلام قادیانی کے دور میں روحانی ترقی اپنے کمال کو پہنچ گئی۔

3: پھر مرزا کہتا ہے کہ جب نبی عالم ﷺ کی روحانیت کمال کے درجہ پر نہیں تھی تو بعد میں میں مظہر اتم بن کر دنیا میں آیا اور اس روحانی ترقی میں کمال پیدا ہوگیا۔

4: پھر مرزا قادیانی نے جو آیت پڑھی ہے اول تو یہ آیت قرآن حکیم کی ہے اور میرے آقا ﷺ کے بارے خاص ہے دوم یہ کہ مرزا غلام قادیانی نے تذکرہ کتاب میں اسی آیت کے بارے بار بار کہا ہے کہ یہ آیت میرے اوپر نازل کی گئی ہے اور میرے بارے نازل ہوئی ہے۔ اب مرزا قادیانی نے یہاں پر یہ نہیں کہا کہ یہ وہ آیت ہے جو میرے آقا مدنی تاجدار ﷺ کے اوپر نازل ہوئی تھی یا کہ میرے اوپر نازل ہونے والی آیت ہے، جبکہ یہ صرف دھوکہ وفریب اور دجل بیانی ہے۔ اسی طرح آج بھی قادیانی ان آیات کی تلاوت کر کے لوگوں کو سناتے ہیں مگر کبھی کسی قادیانی نے یہ نہیں بتایا کہ یہ کون سی آیت کی ہم تلاوت کر رہے ہیں آیا مرزا قادیانی پر نازل ہونے والے قرآن کی یا پھر مسلمانوں کے نبی آنحضرت ﷺ پر نازل ہونے والے قرآن کی آیات ہیں۔ ان لوگوں کو پتہ ہے کہ اگر ہم نے بتا دیا کہ ہم تو مسلمانوں والے قرآن کو مانتے ہی نہیں بلکہ یہ قرآن تو ہمارے مسیح موت پر نازل ہوا ہے تو پھر یہی امت مسلمہ ان کو سر بازار نانی یاد دلا دے گی۔

مرزا غلام قادیانی نے نہ صرف میرے آقا کریم ﷺ کی سلطنت ختم نبوت پر شب خون مارا بلکہ خود ذات محمد ﷺ پر بھی دشنام طرازی کی اور آپ ﷺ سے تعلق رکھنے والی ہر ہر چیز کو اپنے اوپر چسپاں کرنے کی جسارت کی جیسے مدینہ منورہ کی توھین کی، امہات المومنین رضی اللہ

نحسن کی توھین کی اوراپنی زوجہ کوام المومنین کہا،سیدہ کائنات بتول جنت سیدہ فاطمۃ الزھراءرضی
للہ عنھا کی عزت وناموس پرحملہ کیااوراپنی معشوقہ نصرت جہاں بیگم کوسیدہ کائنات کالقب دیا،پھر
313 بدری صحابہ کی نسبت سے اپنے 313 چریبوں کوصحابہ کانام دیا،قرآن حکیم کوکہا کہ یہ میرے
و پرنازل ہونے والی کتاب ہے وغیرہ۔اوربھی بہت کچھ ہے مرزا قادیانی کی کتب بھری
ڑھی ہیں ان گستاخانہ عبارات سے یہاں پرہم مدینہ شریف کے بارے جومرزاقادیانی نے ہرزا
سرائی کی ہے وہ پیش کررہے ہیں۔

مدینہ منورہ کی توھین

قرآن میں مکہ، مدینہ،قادیان کالفظ

”ہاں واقعی طورپرقادیان کانام قرآن شریف میں درج ہے اورمیں نے کہا کہ تین
شہروں کانام اعزاز کے ساتھ قرآن شریف میں درج کیاگیاہے مکہ اورمدینہ اورقادیان یہ کشف
تھا“

(روحانی خزائن،جلد3،اِزالہ اوھام:صفحہ 140) سکین صفحہ 159 پردیکھیں

”قرآن شریف میں تین شہروں کاذکرہے۔یعنی مکّہ اورمدینہ اورقادیاں کا۔“

(روحانی خزائن،جلد16 خُطبۃ اِلھامِیّۃ:صفحہ 20) سکین صفحہ 160 پردیکھیں

تبصرہ:

جھوٹوں پراللہ کی لاتعدادلعنت،کیاکوئی قادیانی قرآن حکیم میں سے قادیان کالفظ
نکال کردکھائے گا؟یہ صرف اورصرف مرزاغلام قادیانی نے اپنی پرانی خصلت دکھائی ہے اور
مدینہ منورہ کی برابری کرنے کی غرض سے یہ جھوٹ بولاکہ قادیان کاذکرقرآن میں بھی ہے۔

جوسکون انگریز سلطنت میں ہے وہ مدینہ میں نہیں

”جبکہ میں بیس برس تک یہی تعلیم اطاعت گورنمنٹ انگریزی کی دیتارہا۔اوراپنے

مریدوں میں یہی ہدایتیں جاری کرتا رہا تو کیونکر ممکن تھا کہ ان تمام ہدایتوں کے برخلاف کسی بغاوت کے منصوبے کی میں تعلیم کروں۔حالانکہ میں جانتا ہوں کہ خدا تعالیٰ نے اپنے خاص فضل سے میری اور میری جماعت کی پناہ اس سلطنت کو بنا دیا ہے۔یہ امن جو اس سلطنت کے زیر سایہ ہمیں حاصل ہے نہ یہ امن مکہ معظمہ میں مل سکتا ہے نہ مدینہ میں اور نہ سلطان روم کے پایہ تخت قسطنطنیہ میں۔"

(روحانی خزائن، جلد 15، تریاق القلوب: صفحہ 156) سکین صفحہ 161 پر دیکھیں

تبصرہ:

مکہ اور مدینہ تو ہو وہ عظیم زمین کا حصہ ہیں کہ جن کو اللہ اور اس کے رسول ﷺ حرمین فرما رہے ہیں اور مکہ و مدینہ کے فضائل پر قرآن و حدیث شاہد و عادل ہیں مگر کیا کریں کہ جو جس کا کتا ہوتا ہے اپنے مالک کی وفاداری کرتا ہے، ملکہ وکٹوریا نے قادیانی پودے کو پروان چڑھایا اور مرزا قادیانی خود اقرار کرتا ہے کہ میں انگریز کا خود کاشتہ پودا ہوں تو یہ کیسے ہو سکتا تھا کہ انگریز سرکار کی گود میں بیٹھ کر مرزا قادیانی مکہ و مدینہ کے فضائل بیان کرتا۔

مسلمانوں کا نبی ڈر کے چھپ گیا

"مگر تمہارا نبی تو ہجرت کرنے کے بعد مدینہ تک بھی پرواز کر کے نہ جا سکا غار ثور میں ہی تین دن تک چھپا رہا آخر بڑی مشکل سے مدینہ تک پہنچا اور پھر بھی عمر نے وفا نہ کی دس برس کے بعد فوت ہو گیا اور اب وہ قبر میں اور زیر زمین ہے"

(روحانی خزائن، جلد 19، تحفۃ الندوۃ: صفحہ 103) سکین صفحہ 162 پر دیکھیں

تبصرہ:

مرزا قادیانی کا انداز تخاطب ملاحظہ فرمائیں اور آپ کو خود پتہ چل جائے گا کہ مرزا قادیانی کے دل و دماغ میں کیسا گند بھرا ہوا تھا۔

ہم مکہ میں مریں گے یا مدینہ میں

"ہم مکہ میں مریں گے یا مدینہ میں"

(تذکرہ صفحہ 503)

سکین صفحہ 163 پر دیکھیں

تبصرہ:

مرزا قادیانی کو مکہ و مدینہ میں مرنا تو دور کی بات اس کو تو مکہ و مدینہ دیکھنا تک نصیب نہیں ہوا اور آخر میں مرزا قادیانی لاہور میں وبائی ہیضہ کا شکار ہو کر پوٹیاں کرتا ہوا الٹرین میں واصل ہوا:

پہنچی وہی پہ خاک جہاں کا خمیر تھا!

مرزا غلام قادیانی نے جہاں پر ہر چیز میں میرے آقا ﷺ کی برابری کرنے کی کوشش کی وہاں پر درود پاک کے اندر بھی یہ جسارت کی کہ بارہا مرزا نے کہا کہ مجھے وحی و الہام ہوا ہے کہ میرا خدا مجھ پر درود و سلام بھیجتا ہے۔ آئیے ملاحظہ فرمائیے۔

قادیانی درودوسلام

"صلی اللہ علی محمد و علیک و یرد دعآء اعدآءک علیھم"

"صلی اللہ علیک و علی محمد"

(تذکرہ 661)

سکین صفحہ 164 پر دیکھیں

"اے محمدی سلسلہ کے برگزیدہ مسیح! تجھ پر خدا کا لاکھ لاکھ درود اور لاکھ لاکھ سلام ہو"

(سیرت المہدی، حصہ سوم، صفحہ 720)

سکین صفحہ 165 پر دیکھیں

"سلام علیکم طبتم فادخلوھا آمنین ، سلام علیک جعلت مبارکا"

(روحانی خزائن، جلد 1، صفحہ 620)

سکین صفحہ 166 پر دیکھیں

تبصرہ:

مرزا غلام قادیانی نے یہاں پر بھی درود وسلام کی نقالی کرتے ہوئے اپنے اوپر درود وسلام کو چسپاں کرنے کی کوشش کی حالانکہ درود وسلام ایک ایسا مقدس وظیفہ ہے جو کہ مسلمانوں کی جان و ایمان ہے آئیے پہلے درود وسلام کے مختصر فضائل ملاحظہ فرمائیں:

درود و سلام قرآن و حدیث کے آئینہ میں

حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود وسلام بھیجنا ایک مقبول ترین عمل ہے۔ یہ سنت الٰہیہ ہے اس نسبت سے یہ جہاں شانِ مصطفوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بے مثل ہونے کی دلیل ہے وہاں اس عمل خاص کی فضیلت بھی حسین پیرائے میں اجاگر ہوتی ہے کہ یہ وہ مقدس عمل ہے جو ہمیشہ کے لئے لازوال، لافانی اور تغیر کے اثرات سے محفوظ ہے کیونکہ نہ خدا کی ذات کیلئے فنا ہے نہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود وسلام کی انتہا۔ اللہ تعالیٰ نہ صرف خود اپنے حبیب مکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود وسلام بھیجتا ہے بلکہ اس نے فرشتوں اور اہل ایمان کو بھی پابند فرمادیا ہے کہ سب میرے محبوب پر درود وسلام بھیجیں۔

اس لیے قرآن حکیم میں ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

إِنَّ اللَّهَ وَمَلَائِكَتَهُ يُصَلُّونَ عَلَى النَّبِيِّ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا صَلُّوا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوا تَسْلِيمًا

”بیشک اللہ اور اس کے (سب) فرشتے نبیء (مکرمؐ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) پر درود بھیجتے رہتے ہیں، اے ایمان والو! تم (بھی) اُن پر درود بھیجا کرو اور خوب سلام بھیجا کرو“

سکین صفحہ 175 پر دیکھیں

(الاحزاب،56:33)

اسی طرح درود وسلام کے فضائل اور دینی و دنیوی مقاصد کے حصول میں اس کی برکات مستند روایات سے ثابت ہیں۔

حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: میرے پاس اللہ تعالیٰ کی طرف سے آنے والا آیا

ورعرض کیا یا رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا امتی مجھ پر ایک بار درود شریف پڑھے اللہ تعالیٰ اس کے بدلے اس امتی پر دس رحمتیں نازل فرماتا ہے اور اس کے دس درجے بلند کرتا ہے اس کے لئے دس نیکیاں لکھ دیتا ہے اور اس کے دس گناہ مٹا دیتا ہے۔

(نسائی، السنن الکبریٰ، 6:21، رقم: 9892)

سکین صفحہ 176 177 پر دیکھیں

ایک اور مقام پر ارشاد نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہے، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں:

''میں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیک وسلم میں آپ پر کثرت سے درود شریف پڑھتا ہوں۔ میں کس قدر درود شریف پڑھا کروں؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جتنا چاہو اگر زیادہ کرو تو بہتر ہے میں نے عرض کیا ''نصف'' آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جتنا چاہو البتہ زیادہ کرو تو بہتر ہے میں نے عرض کیا دو تہائی۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جتنا زیادہ کرو تو بہتر ہے میں نے عرض کیا۔ میں سارے کا سارا وظیفہ آپ کے لئے کیوں نہ کرو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اب تیرے غموں کی کفایت ہو گی اور گناہ بخش دیئے جائیں گے۔''

(ترمذی، ابواب الزھد، باب ماجاء فی صفۃ أوانی الحوض، 4:245، رقم: 2457)

سکین صفحہ 178 179 پر دیکھیں

درود وسلام ایک ایسا محبوب ومقبول عمل ہے جس سے گناہ معاف ہوتے ہیں، شفا حاصل ہوتی ہے اور دل وجان کو پاکیزگی حاصل ہوتی ہے پڑھنے والے کے لئے سب سے بڑی سعادت یہ ہے کہ اسے حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بنفس نفیس سلام کے جواب سے مشرف فرماتے ہیں۔ اس سے بڑھ کر یہ کہ صلوٰۃ وسلام کسی صورت میں اور کسی مرحلہ پر بھی قابل رد نہیں بلکہ یہ ایسا عمل ہے جو اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں ضرور مقبول ہوتا ہے اگر نیک پڑھیں تو درجے بلند ہوتے ہیں اور اگر فاسق و فاجر پڑھے تو نہ صرف یہ کہ اس کے گناہ معاف ہوتے ہیں بلکہ اس کا

پڑھا ہوا درود وسلام بھی قبول ہوتا ہے۔جبکہ مرزا غلام قادیانی نے جس طرح سلطنت ختم نبوت پر ڈاکہ زنی کی ویسے ہی درود وسلام پر بھی شب خون مارا اور اس درود کو اپنے لیے ثابت کیا (لاحول ولاقوۃ الا باللہ)

قادیانی اخبار الفضل کی بکواسات

سور کی چربی

”آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے اصحاب عیسائیوں کے ہاتھ کا پنیر کھا لیتے تھے حالانکہ مشہور تھا کہ سور کی چربی اس میں پڑتی ہے۔“

(اخبار الفضل قادیان 22 فروری 1924، صفحہ 9، کالم 3)

سکین صفحہ 167 پر دیکھیں

یہ مکمل مضمون ہم یہاں لکھ رہے ہیں تا کہ سیاق وسباق بھی ہمارے قارئین کے سامنے آجائے بقیہ مکمل اخبار کا صفحہ آخر میں لگا دیا گیا ہے اس کو مطالعہ کریں:

”بعد اس کے واضح ہو کہ آپ کا خط مجھکو ملا۔آپ اپنے گھر میں سمجھا دیں کہ اس طرح شک وشبہ میں پڑنا بہت منع ہے۔شیطان کا کام ہے جو ایسے وسوسے ڈالتا ہے۔ہرگز وسوسہ میں نہیں پڑنا چاہیے۔گناہ ہے اور یاد رہے کہ شک کے ساتھ غسل واجب نہیں ہوتا۔اور نہ صرف شک سے کوئی چیز پلید ہو سکتی ہے ایسی حالت میں بیشک نماز پڑھنا چاہیے۔اور میں انشاء اللہ دعا بھی کرونگا۔آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے اصحاب وہمیوں کی طرح ہر وقت کپڑہ صاف نہیں کرتے تھے۔حضرت عائشہ کہتی ہیں کہ اگر کپڑہ پر منی گرتی تھی تو ہم اس منی خشک شدہ کو صرف جھاڑ دیتے تھے کپڑہ نہیں دھوتے تھے۔اور ایسے کواں سے پانی پیتے تھے جس میں حیض کے لتے پڑتے تھے۔ظاہری پاکیزگی سے معمولی حالت پر کفایت کرتے تھے۔عیسائیوں کے ہاتھ کا پنیر کھا لیتے تھے۔حالانکہ مشہور تھا کہ سور کی چربی اسمیں پڑتی ہے۔اصول یہ تھا کہ جب تک یقین نہ ہو

ر یک چیز پاک ہے، محض شک سے کوئی چیز پلید نہیں ہوتی اگر کوئی شیر خوار بچہ کسی کپڑے پر پیشاب کر دے تو اس کپڑے کو دھوتے نہیں تھے محض پانی کا ایک چھینٹا اسپر ڈال دیتے تھے۔اور بار بار آنحضرت فرمایا کرتے تھے کہ روح کی صفائی کرو صرف جسم کی صفائی اور کپڑے کی صفائی بہشت میں داخل نہیں کرے گی۔اور فرمایا کرتے تھے کہ کپڑوں کے پاک کرنے سے بہت مبالغہ کرنا اور وضو پر بہت پانی خرچ کرنا اور شک کو یقین کی طرح سمجھ لینا یہ سب شیطانی کام ہیں اور سخت گناہ ہیں ۔صحابہ رضی اللہ عنھم کسی مرض کے وقت میں اونٹ کا پیشاب بھی لیتے تھے۔"

تبصرہ:

یہ ایک خط آیا تھا جس کا جواب مرزا غلام قادیانی نے ان الفاظ کے ساتھ دیا۔مرزا قادیانی کے اس ایک خط سے آپ کو اندازہ ہو جائے گا کہ مرزا کے گندے دماغ میں حضور خاتم النبیین ﷺ کے بارے کتنا بغض وعناد بھرا ہوا تھا اور وہ اپنا یہ بغض وعناد وقتاً فوقتاً اپنی تحاریر میں دکھاتا ہی رہتا تھا۔آئیے ملاحظہ کی جئے کہ مرزا قادیانی نے ہمارے پیارے آقا ومولا ﷺ کی شان اقدس میں کتنے بڑے الزامات عائد کئے ہیں:

1: "حضرت عائشہ کہتی ہیں کہ اگر کپڑہ پر منی گرتی تھی تو ہم اس منی خشک شدہ کو صرف جھاڑ دیتے تھے کپڑہ نہیں دھوتے تھے۔"

2: "اور ایسے کواں سے پانی پیتے تھے جس میں حیض کے لتے پڑتے تھے۔"

3: "ظاہری پاکیزگی سے معمولی حالت پر کفایت کرتے تھے۔"

4: "عیسائیوں کے ہاتھ کا پنیر کھا لیتے تھے۔حالانکہ مشہور تھا کہ سور کی چربی اسمیں پڑتی ہے۔"

5: "اگر کوئی شیر خوار بچہ کسی کپڑے پر پیشاب کر دے تو اس کپڑے کو دھوتے نہیں تھے محض پانی کا ایک چھینٹا اسپر ڈال دیتے تھے۔"

6: ”اور بار بار آنحضرت فرمایا کرتے تھے کہ روح کی صفائی کرو صرف جسم کی صفائی اور کپڑے کی صفائی بہشت میں داخل نہیں کرے گی۔“

7: ”اور فرمایا کرتے تھے کہ کپڑوں کے پاک کرنے سے بہت مبالغہ کرنا اور وضو پر بہت پانی خرچ کرنا اور شک کو یقین کی طرح سمجھ لینا یہ سب شیطانی کام ہیں اور سخت گناہ ہیں۔“

8: ”صحابہ رضی اللہ عنھم کسی مرض کے وقت میں اونٹ کا پیشاب بھی لیتے تھے۔“

لعنۃ اللہ علی الکاذبین، جھوٹوں پر اور گستاخوں پر اللہ پاک کی لعنت۔کیا کوئی قادیانی مربی دنیا کی کسی ایک بھی صحیح یا ضعیف یا پھر موضوع ہی حدیث میں یہ سب باتیں دکھا سکتا ہے لیکن شرط یہ ہے کہ جو الفاظ مرزا قادیانی کے ہیں دکھانے وہی ہیں یہ نہ ہو کہ حدیث کوئی اور ہو اور مرزائی ترجمہ اور مفہوم کوئی اور سنا دے اور دھوکہ وفریب دے کر مرزا قادیانی کو سچا ثابت کرنے کی کوشش کرے۔جبکہ ہماری تحقیق کے مطابق کسی ایک بھی حدیث میں ایسا کچھ نہیں ہے جو مرزا غلام قادیانی نے اپنے گندے اور ناپاک ذہن سے اختراع کیا۔میرے آقا ومولا ﷺ کی طہارت و نظافت کی قسمیں تو خود اللہ پاک قرآن میں دیتا ہے اور دنیا میں آپ ﷺ سے بڑا پاک وصاف انسان ہی کوئی نہیں گزرا۔اس کے علاوہ جتنے انبیاء ورسل دنیا میں تشریف لائے سبھی پاکی اور صفائی ستھرائی کی مثال رہے ہیں۔

مرزا قادیانی کے 99 نام

قادیانی میر اسماعیل لکھتا ہے کہ:

”حضرت مسیح موعود کے ننانوے اسماء الحسنہ

کل بستر علالت پر لیٹے لیٹے خیال آیا کہ خدا تعالیٰ کے 99 نام احادیث میں آئے ہیں اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بھی 99 نام کتابوں میں موجود ہیں۔اب دیکھنا چاہیے کہ حضرت مسیح موعود کے کتنے الہامی نام ہیں جو اللہ تعالیٰ نے آپ کو دیئے،میں نے سب جمع کئے تو 99 ہی بن

گئے۔ان ناموں میں بھی علم ہے،اس لئے اسے احباب کے فائدہ کے لیے شائع کیا جاتا ہے:
(1)احمد(2)محمد(3)مہدی (4)یٰسین (5)رسول اللہ (6)مرسل (7)نبی اللہ (8)نذیر
(9)مجدد وقت (10)محدث (11)گورنر جنرل (12)حکم (13)عدل (14)امام
(15)امام مبارک(16)غلام احمد (17)مرزا غلام احمد قادیانی (18)مرزا (19)عیسیٰ
(20)مسیح (21)مسیح موعود (22)مسیح اللہ (23)مسیح الزمان (24)الشیخ المسیح
(25)مسیح ابن مریم (26)مسیح محمدی (27)روح اللہ (28)مریم (29)ابن مریم
(30) آدم(31)نوح(32)ابراہیم (33)اسماعیل (34)یعقوب (35)یوسف
(36)موسیٰ(37)ہارون(38)داود(39)سلیمان(40)یحییٰ(41)جری اللہ فی حلل الانبیاء
(42)عبداللہ (43)عبدالقادر (44)سلطان عبدالقادر
(45)عبدالحکیم(46)عبدالرحمٰن (47)عبدالرافع (48)محمد مفلح (49)ذوالقرنین
(50)مسلمان (51)علی (52)منصور (53)حجۃ اللہ القادر (54)سلطان احمد مختار
(55)حب اللہ (56)خلیل اللہ (57)اسداللہ (58)شفیع اللہ (59) آریوں کا بادشاہ
(60) کرشن (61)رودرگوپال (62)امین الملک جے سنگھ بہادر (63)برہمن اوتار
(64) آواہن (65)مبارک (66)سلطان القلم (67)مسرور (68)النجم الثاقب
(69)رجی الاسلام (70)حمی الاسلام (71)غالب (72)مبشر (73)خیرالانام
(74)اسعد(75)شیر خدا(76)شاہد (77)خلیفۃ اللہ السلطان (78)نور (79)امین
(80)رجل من فارس (81)سراج منیر (82)متوکل (83)اشجع الناس (84)ولی
(85)قمر (86)شمس (87)اول المومنین (88)سلامتی کا شہزادہ (89)مقبول
(90)مرد سلامت (91)الحق (92)ذوالبرکات (93)البدر (94)حجر اسود
(95)مدینۃ العلم(96)طیب (97)مقبول الرحمٰن (98)کلمۃ الازل (99)غازی ”

سکین صفحہ 168 پر دیکھیں

(الفضل اخبار، 14 دسمبر 1937، صفحہ 4 مکمل)

تبصرہ:

مرزا قادیانی کا اصلی نام دسوندھی، دسبندھی

قادیانی میر اسماعیل یہ تو بھول ہی گیا کہ مرزا غلام قادیانی کا اصلی نام کیا تھا؟ تو آئیے ہم آپ کو بتاتے ہیں کہ مرزا قادیانی کا اصلی نام جو گھر میں پکارا جاتا تھا وہ کیا تھا۔" سوندھی یا دسبندھی" یہ دو نام تھے مرزا قادیانی کے جو بعد میں بگڑ کر" سندھی" بن گیا اور اس لفظ سندھی کو مرزا قادیانی کا دادا بہت ناپسند کرتا تھا کہ تم نے مرزا قادیانی کا نام بگاڑ کر سندھی رکھ دیا ہے حالانکہ مرزا کا نام تو" دسبندھی، دسوندھی" ہے۔ یہ لیں سیرت المھدی کے دو حوالے آپ کو ساری حقیقت بتا دیں گے:

" والدہ صاحبہ نے فرمایا کہ ایک دفعہ ایمہ سے چند بوڑھی عورتیں آئیں تو انہوں نے باتوں باتوں میں کہا کہ سندھی ہمارے گاؤں میں چڑیاں پکڑا کرتا تھا۔ والدہ صاحبہ نے فرمایا کہ میں نہ سمجھ سکی کہ سندھی سے کون مراد ہے۔ آخر معلوم ہوا کہ ان کی مراد حضرت صاحب سے ہے۔ والدہ صاحبہ فرماتی تھیں کہ دستور ہے کہ کسی منت ماننے کے نتیجہ میں بعض لوگ خصوصاً عورتیں اپنے کسی بچے کا عرف سندھی رکھ دیتے ہیں چنانچہ اسی وجہ سے آپ کی والدہ اور بعض عورتیں آپ کو بھی بچپن میں کبھی اس لفظ سے پکار لیتی تھیں۔ خاکسار عرض کرتا ہے کہ سندھی غالباً دسوندھی یا دسبندھی سے بگڑا ہوا ہے جو ایسے بچے کو کہتے ہیں جس پر کسی منت کے نتیجہ میں دس دفعہ کوئی چیز باندھی جاوے اور بعض دفعہ منت کوئی نہیں ہوتی بلکہ یونہی پیار سے عورتیں اپنے کسی بچے پر یہ رسم ادا کر کے اسے سندھی پکارنے لگ جاتی ہیں۔"

(سیرت المھدی جلد اول، صفحہ 40)

سکین صفحہ 180 پر دیکھیں

" 864: بیان کیا کہ مَیں نے اپنی پھوپھی صاحبہ سے سُنا ہوا ہے کہ اگر کبھی کوئی عورت

بچپن میں حضرت صاحب کے متعلق سندھی کا لفظ استعمال کرتی تھی تو دادا صاحب بہت ناراض ہوتے تھے۔کہ میرے بیٹے کا نام بگاڑ دیا ہے۔اس طرح نہ کہا کرو۔بلکہ اصل نام لے کر پکارا کرو۔"

(سیرت المھدی،حصہ سوم،صفحہ 767)

سکین صفحہ 181 پر دیکھیں

قادیانیوں کی یہی تو ایک گندی ذھنیت ہے کہ یہ ہر چیز میں میرے آقا ﷺ سے مرزا غلام قادیانی کذاب کا تقابل کرواتے ہیں،ذات میں،صفات میں،افعال میں،ازدواجی معاملات میں،معاشرت میں،الغرض ہر ہر چیز میں تقابل کرواتے ہیں اور ہر ہر چیز کی فوٹو کاپی تیار کی ہوئی ہے۔(معاذ اللہ)

امتی اپنے نبی محمد ﷺ سے بھی بڑھ سکتا ہے

"روحانی ترقی کا میدان:یہ بالکل صحیح بات ہے کہ ہر شخص ترقی کرسکتا ہے اور بڑے سے بڑا درجہ پاسکتا ہے حتیٰ کہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بھی بڑھ سکتا ہے۔"

(الفضل اخبار،17 جولائی 1922 صفحہ 5،کالم نمبر 3)

سکین صفحہ 169 پر دیکھیں

تبصرہ:

اگر ایسا ہوتا تو دنیا میں صحابہ کرام علیھم الرضوان سے بڑا عبادت گزار،روحانیت والے نیک اور متقی کوئی نہیں تھے لیکن آج تک کسی نے نہیں کہا کہ حضرت ابوبکر صدیق،حضرت عمر فاروق،حضرت عثمان غنی،حضرت علی کرم اللہ وجھہ الکریم رضی اللہ عنھم اپنے آقا و مولا ﷺ سے بڑھ گئے تھے،یا یہ کہ امام مہدی رضی اللہ عنہ یا حضرت عیسیٰ علیہ السلام جب زندہ آسمان سے نزول فرمائیں گے تو وہ روحانیت میں آپ ﷺ سے بڑھ جائیں گے۔حالانکہ مسلمانوں کا عقیدہ یہ ہے کہ حضور خاتم النبیین ﷺ جمیع انسانوں،جنوں،فرشتوں اور جمیع مخلوقات ارضی وسماوی کے آقا و مولا ہیں بقیہ تمام آپ ﷺ کے غلام ہیں،جسمانی طور پر بھی اور روحانی طور پر بھی۔

مرزا قادیانی کی وحی قرآن کی طرح ہے

”حضرت مسیح موعود بموجب حدیث صحیح حقیقی نبی ہیں اور ایسے ہی نبی ہیں جیسے حضرت موسیٰ و حضرت عیسیٰ اور آنحضرت ﷺ نبی ہیں لانفرق بین احد من رسوله - ہاں صاحب شریعت جدیدہ نبی نہیں جیسے کہ پہلے بھی بعض صاحب شریعت نبی نہیں تھے یحکم بھا النبیون اسپر شاہد ہے۔ حضرت مسیح موعود کوئی فرضی، وہمی خیالی شکی ومجازی نبی نہیں ہیں۔ ایسا ماننے والوں کو میں منکر حق اور کافر حق جانتا ہوں۔ یہ کتاب حضرت مسیح موعود نے پڑھکر فرمایا کہ: آپ نے ہماری طرف حیدر آباد دکن میں حق تبلیغ ادا کر دیا ہے۔ حضرت مسیح موعود سے قسم کھا کر یہ بیان فرماتے ہوئے مینے خود قادیان میں حاضر ہو کر کئی بار سنا ہے کہ: میں اپنی وحی پر ایسا ہی ایمان رکھتا ہوں جیسا کہ قرآن شریف کی وحی پر۔“

(الفضل اخبار، 19،21 ستمبر 1915، صفحہ 6، کالم نمبر 3)

سکین صفحہ 170 پر دیکھیں

تبصرہ:

اس ایک عبارت سے ہی آپ کو پتہ چل جائے گا کہ قادیانی کلمہ طیبہ میں لفظ ”محمد ﷺ“ سے مراد کس شخصیت کو لیتے ہیں۔ یہاں تو کھول کر بیان کر دیا گیا ہے کہ مرزا قادیانی اور آنحضرت ﷺ میں کوئی فرق نہیں اور آخر میں یہاں تک کہہ دیا کہ مرزا غلام قادیانی پر نازل ہونے والی وحی جس کا مجموعہ کتاب تذکرہ ہے ایسے ہی ہے جیسے قرآن حکیم اور دیگر الہامی کتب تھیں۔

محمد پھر اتر آئے ہیں ہم میں

امام اپنا عزیزو! اس جہاں میں — غلام احمد ہوا ، دارالاماں میں
غلام احمد ہے عرشِ رب اکرم — مکان اس کا ہے گویا لامکاں میں
غلام احمد رسول اللہ ہے برحق — شرف پایا ہے نوع انس وجاں میں

غلام احمد مسیحا ہے افضل — بروز مصطفیٰ ہوکر جہان میں
غلام احمد کا خادم ہے جودل سے — بلاشک جائیگا باغ جنان میں
تسلی دل کو ہوجاتی ہے حاصل — یہ اعجاز احمد کی زبان میں
بھلا اس معجزے سے بڑھکے کیا ہو — خدا اک قوم کا مارا، جہاں میں
قلم سے کام جو کر کے دکھایا — کہاں طاقت تھی یہ سیف وسنان میں
محمد پھر اتر آئے ہیں ہم میں — اور آگے سے ہیں بڑھ کر اپنی شان میں
محمد دیکھنے ہوں جس نے اکمل — غلام احمد کو دیکھے قادیاں میں
تری مدحت سرائی مجھ سے کیا ہو — کہ سب کچھ لکھ دیا رازِ نہاں میں
خدا سے تو، خدا تجھ سے ہے واللہ — ترا رتبہ نہیں آسکتا بیان میں

(اخبار بدر قادیان 25/ اکتوبر 1906ء) سکین صفحہ 171 پر دیکھیں

اس نظم کی تصدیق قادیانی خلیفہ کی زبان سے

مرزا قادیانی نے قاضی ظہور الدین اکمل کی نظم پڑھ کر بے حد خوشی کا اظہار کیا اور اسے اپنے ساتھ گھر لے گیا۔ ملعون قاضی اکمل 22 اگست 1944ء کے الفضل میں لکھتا ہے:

”وہ اس نظم کا ایک حصہ ہے جو حضرت مسیح موعود کے حضور میں پڑھی گئی اور خوش خط لکھے ہوئے قطعے کی صورت میں پیش کی گئی اور حضور اُسے اپنے ساتھ اندر لے گئے۔ اس وقت کسی نے اس شعر پر اعتراض نہ کیا، حالانکہ مولوی محمد علی صاحب (امیر جماعت لاہور) اور اُعوانُھُم موجود تھے اور جہاں تک حافظہ مدد کرتا ہے، بوثوق کہا جاسکتا ہے کہ سن رہے تھے اور اگر وہ اس سے بوجہ مرورِ زمانہ انکار کریں تو یہ نظم بدر میں چھپی اور شائع ہوئی۔ اس وقت بدر کی پوزیشن وہی تھی بلکہ اس سے کچھ بڑھ کر جو اس عہد میں الفضل کی ہے حضرت مفتی محمد صادق صاحب ایڈیٹر سے ان لوگوں کے محبانہ اور بے تکلفانہ تعلقات تھے۔ وہ خدا کے فضل سے زندہ موجود ہیں ان سے

پوچھ لیں اور خود کہہ دیں کہ آیا آپ میں سے کسی نے بھی اس پر ناراضی یا ناپسندگی کا اظہار کیا اور حضرت مسیح موعود کا شرف سماعت حاصل کرنے اور جزاک اللہ تعالیٰ کا صلہ پانے اور اس قطعے کو اندر خود لے جانے کے بعد کسی کو حق ہی کیا پہنچتا تھا کہ اس پر اعتراض کر کے اپنی کمزوری ایمان اور قلت عرفان کا ثبوت دیتا۔''

(الفضل قادیان، مؤرخہ 22 اگست 1944ء جلد 32، نمبر 196، صفحہ 4 کالم 1) سکین صفحہ 172 پر دیکھیں

تبصرہ:

ویسے تو یہ پوری نظم ہی ہمارے پیارے آقا و مولا ﷺ کی ہتک و بدزبانی پر مشتمل ہے مگر نظم کا یہ شعر ''محمد پھر اتر آئے ہیں ہم میں اور آگے سے ہیں بڑھ کر اپنی شان میں'' پڑھ کر کوئی بھی مسلمان فیصلہ کر سکتا ہے کہ مرزا غلام قادیانی کے ارادے کیا تھے اور اس کے ماننے والے لوگ مرزا غلام قادیانی کو کیا سمجھتے تھے۔ اگر کوئی یہ کہے کہ اس نظم کا مرزا قادیانی اور اس کی جھوٹی جماعت سے کوئی تعلق واسطہ نہیں تو اس کا بھی ثبوت ہم نے فراہم کر دیا ہے کہ نہ صرف مرزا غلام قادیانی نے اس نظم کو پسند کیا بلکہ اس کو اپنے ساتھ گھر لے گیا تھا جو اس بات کی دلیل ہے کہ مرزا غلام قادیانی نے اس نظم کے ایک ایک لفظ اور ایک ایک شعر کی تصدیق کی ورنہ مرزا قادیانی نظم سنتے ہی اس کے لکھاری کو ڈانٹ دیتا کہ نہیں میں غلام احمد ہوں میں محمد ﷺ کا نوکر ہوں یہ تم نے کیا بکواس کر دی کہ ''محمد پھر اتر آئے ہیں ہم میں۔ اور آگے سے ہیں بڑھ کر اپنی شاں میں'' (لعنۃ اللہ علی الکاذبین)

مرزا غلام قادیانی کو ہم نبی اللہ مانتے ہیں

''اس تمام رسالہ میں ایک ہی وجہ کفر کی بتائی ہے۔ وہ یہ ہے کہ یہ لوگ مرزا صاحب کو نبی مانتے ہیں بے شک ہم اقرار کرتے ہیں۔ کہ ہم حضرت اقدس مرزا صاحب کو نبی اللہ مانتے ہیں۔ لیکن نہ اس لئے کہ وہ مرزا ہیں بلکہ اس لئے کہ وہ مسیح موعود ہیں۔ اور مسیح موعود کو ہمارے سید و

ولیٰ خاتم النبیین علیہ الصلاۃ والسلام نے صحیح حدیث میں نبی اللہ فرمایا۔اس کے سوا اور بھی کئی
بوت ہمارے پاس ہیں کیونکہ ہم جیسے خدا کی دوسری وحیوں میں حضرت اسماعیل حضرت عیسیٰ
ضرت ادریس علیہ السلام کو نبی پڑھتے ہیں ایسے ہی خدا کی آخری وحی میں مسیح موعد کو بھی یا نبی اللہ
کے خطاب سے مخاطب دیکھتے ہیں اور میں نے نبی کے ساتھ کوئی لغوی یا انجیلی یا جزوی کا لفظ نہیں
ڑھتے کہ اپنے آپ کو خود بخود ایک مجرم فرض کر کے اپنی بریت کرنے لگجائیں بلکہ جیسے اور
یوں کی نبوت کا ثبوت ہم دیتے ہیں ایسے ہی بلکہ اس سے بڑھ کر کیونکہ ہم چشم دیدہ گواہ ہیں۔مسیح
وعود کی نبوت کا ثبوت دیتے ہیں۔"

(قادیانی اخبار الفضل،26 نومبر 1913 صفحہ 6،کالم نمبر 1)

سکین صفحہ 173 پر دیکھیں

تبصرہ:

آجکل کچھ قادیانی جان چھوڑانے کے لیے یہ کہہ دیتے ہیں کہ نہیں جی ہم مرزا غلام
ادیانی کو نبی نہیں بلکہ صرف امام مہدی یا مجدد مانتے ہیں حالانکہ مرزا غلام قادیانی اور اس کے
لیفے پر زور اعلان کرتے رہے کہ مرزا غلام قادیانی نبی ہے اور الفضل اخبار کے اس اقتباس میں
بلکہ جیسے اور نبیوں کی نبوت کا ثبوت ہم دیتے ہیں ایسے ہی بلکہ اس سے بڑھ کر" جو خلیفے نے کہا
س سے بھی آپ کو پتہ چل گیا ہو گا کہ یہ قادیانی لوگ اللہ کے سچے نبیوں سے بڑھ کر مرزا غلام
ادیانی کو مانتے ہیں۔

بعثتِ ثانیہ کیا ہے؟

"سورہ جمعہ سے ثابت ہے کہ آنحضرت ﷺ کے دو بعثت ہیں، بعث اول تکمیل
ہدایت کے لئے اور بعث ثانی تکمیل اشاعت ہدایت کے لئے۔بعث اول میں یہود حضرت
مسیح اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے انکار سے بالاتفاق کافر قرار پائے،بعثت ثانی میں بموجب
حدیث لتتبعن سنن الذین من قبلکم شبراً بشبر الخ فرما کر مسلمان کہلانے

والوں کو بھی یہود قرار دیکر انکار کرنے سے کافر ہی قرار دیا۔ بعث اول نبوت اور رسالت کے معنوں میں تھی نہ ظاہری وجود کے لحاظ سے بعث ثانی بھی انہی معنوں میں۔ بعث اول میں آپ کی نبوت اور رسالت کا انکار منکروں کو کافر اور دائرہ اسلام سے خارج قرار دینے والا ہوا۔ اسی طرح بعث ثانی کا حکم ہے۔

پس ان معنوں میں مسیح موعود (جو آنحضرت کے بعث ثانی کے ظہور کا ذریعہ ہے اس) کے احمد اور نبی اللہ ہونے سے انکار گویا آنحضرت کے بعث ثانی اور آپ کے احمد اور نبی اللہ ہونے سے انکار کرنا ہے۔ جو منکر کو دائرہ اسلام سے خارج اور پکا کافر بنا دینے والا ہے۔

نیز مسیح موعود کو احمد نبی اللہ نہ تسلیم کرنا اور آپ کو امتی قرار دینا یا امتی گروہ میں داخل سمجھنا گویا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو جو سید المرسلین اور خاتم النبین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہیں امتی قرار دینا اور امتیوں میں داخل کرنا ہے جو کفرِ عظیم اور کفر بعد کفر ہے۔ بس مسیح موعد کو امتی قرار دینے والے اگر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو انبیاء کے گروہ میں داخل سمجھنا کفر جانتے ہیں تو وہ اس دوسری طرف بھی خیال کرلیں کہ اس کے ساتھ ہی یہ بھی لازم آئے گا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو انبیاء سے نکال کر امتی بنایا گیا۔ کیا یہ کفر کچھ کم ہوگا یا اس پہلے کفر سے بھی بڑا۔ پس مسیح موعود احمد نبی اللہ ہیں۔ جنھوں نے بعث ثانی میں ایک امتی کے آئینہ وجود میں ظہور فرمایا۔ اور جس طرح آئینہ دوسرے کا وجود دکھانے کے لئے نیستی اور فنا کے مقام کو اختیار کرنے والا ہوتا ہے۔ اور دوئی اور دورنگی سے بکلی پاک اسی طرح امتی ہونے کی حیثیت بطور آئینہ کے ہے۔ جو احمد نبی اللہ کے وجود نبوت اور رسالت کو دکھانے کے وقت اس احمد نبی اللہ سے غلام احمد اور امتی نہیں بنا دیتی۔"

(قادیانی اخبار الفضل، 29 جون 1915، صفحہ 7، کالم نمبر 2،1)

سکین صفحہ 174 پر دیکھیں

تبصرہ:

قادیانیوں کا ایک مسلمہ عقیدہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی دو پیدائشیں ہوئی ہیں ایک

پیدائش مکہ شریف میں اور دوسری پیدائش چودہ سو سال بعد قادیان کے اندر مرزا غلام قادیانی کے روپ میں (معاذ اللہ)۔ یہاں پر اسی چیز کی وضاحت کی گئی ہے اور قادیانی اخبار شور مچا رہا ہے کہ مرزا قادیانی نبی کریم ﷺ کا دوسرا جنم ہے اور یہ بعثتِ ثانیہ ہوئی ہے۔ اس کو قادیانی بعثتِ ثانیہ کا نام دیتے ہیں حالانکہ اسلام کے اندر ایسا کوئی نظریہ وعقیدہ نہیں پایا جاتا میرے آقا ﷺ کی صرف ایک ہی پیدائش مبارک ہوئی اور ایک ہی بعثت ہوئی اب اس کے بعد نہ کوئی پیدائش ہے اور نہ کوئی بعثتِ ثانیہ۔ پھر آپ یہ بھی دیکھیں کہ کتنے پرتپاک انداز میں مرزا غلام قادیانی کے انکار کرنے والے کو کافر کہا جارہا ہے جبکہ قادیانی یہ بھی کہتے ہیں کہ ہم تو کسی کلمہ گو کو کافر نہیں کہتے۔ اس کے علاوہ بھی بہت سی جگہوں پر اس بات کے ثبوت موجود ہیں کہ قادیانی لوگ اپنے علاوہ ہر ایک کو کافر کہتے ہیں اور اس کا نام انہوں نے غیر احمدی رکھا ہوا ہے یعنی جب کسی کو کافر کہنا ہوتا ہے تو غیر احمدی کے لفظ سے یاد کرتے ہیں جس کا مطلب ہی ان لوگوں کے نزدیک کافر ہوتا ہے۔

تذکرہ کتاب کی چند شیطانی وحیاں

ابھی ہم آپ کے سامنے مرزا غلام قادیانی پر خود ساختہ یعنی منگھڑت نازل ہونے والی وحی سے چند ایسے اقتباسات پیش کر رہے ہیں جس سے ہمارا دعویٰ کھل کر سامنے آجائے گا ہم نے دعویٰ کیا تھا کہ مرزا غلام قادیانی پوری زندگی اپنے آپ کو حقیقی محمد ﷺ سمجھتا رہا اور قادیانی کلمہ طیبہ میں لفظ محمد سے مراد مرزا غلام قادیانی کو لیتے ہیں۔

قرآن حکیم میرے آقا نبی آخر الزمان تاجدارِ ختم نبوت حضور خاتم النبیین ﷺ کی شان و فضائل پر بھرا پڑا ہے اور جا بجا میرے آقا کریم ﷺ کی شان و شوکت اللہ پاک بیان فرماتا ہے۔ کہیں آپ کو یٰس کہہ کر مخاطب کیا تو کہیں پر یاایھا المزمل کہہ کر، کہیں پر یاایھا النبی کہہ کر خطاب کیا تو کہیں پر یاایھا المدثر کہہ کر، کہیں پر آپ کو مقامِ محمود کا وعدہ دیا گیا تو کہیں پر کوثر کی چابیاں دی

گئیں،کہیں آپ کو محمد ﷺ کہہ کرخطاب کیا تو کہیں آپ کو احمد کہہ کر،کہیں آپ کی اتباع کو اپنی اتباع کہا تو کہیں کو آپ کو رحمۃً للعالمینؐ کہا،کہیں آپ کے صدقے آپ کے اگلوں اور پچھلوں کے گناہوں کو معاف کرنے کی بشارت دی تو کہیں کو رسولاً شاھداً کہہ کر تمام امتوں پر گواہ بنایا،کبھی آپؐ کے کلام کو اپنا کلام کہا تو کہیں آپؐ کے سینہ مبارک کی کشادگی کی گواہی دی ،کبھی آپ ﷺ کے لیے آپ ﷺ کے دین کو مکمل کر دیا تو کہیں وحی الٰہی کے نزول پر مہر لگا انقطاعِ وحی الٰہی کر کے قرآن حکیم کو آخری الہامی کتاب قرار دیا،کہیں آپؐ کے لیے آپ کے ذکر کو بلند کر دیا اور کہیں پر آپؐ کو جمیع امت کے لیے رسول ہونے کی نوید سنائی،کہیں آپؐ کو نذیر کہا تو کہیں پر بشیر کہا۔الغرض قرآن حکیم میں اللہ پاک نے اپنے محبوب اکبر ﷺ کی شان میں طرح طرح کے پھول نچھاور کیئے ۔لیکن قادیان کا گدھا مرزا غلام قادیانی مندرجہ بالا تمام خصائص وفضائل کے بارے کہتا ہے کہ یہ تمام خصائص و فضائل میرے لیے میرے خدا نے فرمائے ہیں ، مرزا قادیانی نے ان تمام خوبیوں اور فضیلتوں کو جو میرے آقا کریم ﷺ کے لیے اللہ پاک نے فرمائیں تھیں اپنے اوپر چسپاں کیا اور اس کی شیطانی وحیوں کی کتاب جس کا نام تذکرہ ہے آپ کو ہر صفحہ پر بکھری پڑی نظر آئیں گی جن کو پڑھ کر ایک مسلمان کا دل پارہ پارہ ہوتا ہے کیوں کہ مسلمانوں کے نزدیک ایک مسلمہ عقیدہ ہے کہ میرے آقا کریم ﷺ کے جوتوں کی خاک کے برابر بھی کوئی نہیں ہوسکتا۔ میں نے تذکرہ کتاب میں سے چند اقتباسات یہاں پیش کرنے کی جسارت کی ہے میرا دل تو نہیں کرتا تھا کہ مرزا قادیانی کی ان گستاخانہ عبارات کو پیش کروں ورنہ حقیقت تو یہ ہے کہ پوری کتاب تذکرہ ہی ان گستاخیوں سے بھری پڑی ہے ،فقط میری کوشش یہی تھی کہ ان بھولے بھالے قادیانیوں مرزائیوں کو دعوتِ فکر دی جائے اور سوچنے پر مجبور کیا جائے کہ تم لوگ جس مذھب پر قائم ہو اس پر نظر ثانی کرو کہیں تم دھوکے میں ہی پوری زندگی نہ گزار دو اور آخر میں جہنم تمہارا ابدی ٹھکانہ بن جائے۔(وما علینا الا البلاغ)

نوٹ:

مرزا غلام قادیانی کی شیطانی وحیوں کی کتاب تذکرہ کے اندر یہ انداز اپنایا ہے کہ قرآن
کیم کی آیات، احادیث نبویہ ﷺ، عبارات کتب اسلاف، اور اپنی چند عربی کی عبارات کو ملا کر
یک کھچڑی بنا کر پیش کیا ہے جس کو وہ کہتا ہے کہ یہ میرے پر الہام ہوا ہے۔ آئندہ عبارات میں
ہی کچھ آپ کو نظر آئے گا ہم نے مرزا قادیانی کی عبارت کے ساتھ اصل قرآن کی آیت کو بھی لکھ دیا
ہے تا کہ موازنہ کرنے اور نتیجہ اخذ کرنے میں آسانی رہے۔

مرزا قادیانی پر نازل ہونے والی شیطانی وحی

ولاک لما خلقت الافلاک

(تذکرہ مجموعہ وحی والہامات صفحہ 525، طبع چہارم، از مرزا قادیانی)

سکین صفحہ 182 پر دیکھیں

حدیث نبوی ﷺ

ولاک لولاک ما خلقت الافلاک

(کشف الخفاء ومزیل الالباس، جلد 2 صفحہ 191، مطبوعہ العلم الحدیث)

سکین صفحہ 183 پر دیکھیں

مرزا قادیانی پر نازل ہونے والی شیطانی وحی

راد الله ان یبعثک مقاما محمودا

(تذکرہ صفحہ 521، 558)

سکین صفحہ 184 پر دیکھیں

عسی ان یبعثک ربک مقاما محمودا

(تذکرہ 126، 156)

صل قرآنی آیت

مِنَ اللَّيْلِ فَتَهَجَّدْ بِهِ نَافِلَةً لَّكَ عَسَىٰ أَن يَبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُودًا

﴿اسراء 79﴾

ترجمہ کنزالایمان: اور رات کے کچھ حصہ میں تہجد کرو یہ خاص تمہارے لیے زیادہ ہے قریب ہے کہ تمہیں تمہارا رب ایسی جگہ کھڑا کرے جہاں سب تمہاری حمد کریں۔

مرزا قادیانی پر نازل ہونے والی شیطانی وحی

صلی اللہ علیک و علی محمد
(تذکرہ صفحہ 661)

سکین صفحہ 185 پر دیکھیں

مرزا قادیانی پر نازل ہونے والی شیطانی وحی

قل ان کنتم تحبون اللہ فاتبعونی یحببکم اللہ و کان اللہ غفورا رحیما
(تذکرہ صفحہ 142، 158، 177، 179، 198، 407، 545، 547، 37، 48، 62)

سکین صفحہ 186 پر دیکھیں

اصل قرآنی آیت

قُلْ إِن كُنتُمْ تُحِبُّونَ اللَّهَ فَاتَّبِعُونِي يُحْبِبْكُمُ اللَّهُ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوبَكُمْ ۗ وَاللَّهُ غَفُورٌ رَّحِيمٌ ﴿آل عمران 31﴾

ترجمہ کنزالایمان:

مرزا قادیانی پر نازل ہونے والی شیطانی وحی

یا احمد بارک اللہ فیک ۔ما رمیت اذ رمیت ولکن اللہ رمیٰ
(تذکرہ صفحہ 194، 460، 35، 104، 538)

سکین صفحہ 187 پر دیکھیں

اصل قرآنی آیت

وَمَا رَمَيْتَ إِذْ رَمَيْتَ وَلَٰكِنَّ اللَّهَ رَمَىٰ ۚ وَلِيُبْلِيَ الْمُؤْمِنِينَ مِنْهُ بَلَاءً حَسَنًا ۚ إِنَّ اللَّهَ سَمِيعٌ عَلِيمٌ ﴿انفال 17﴾

ترجمہ کنزالایمان: اور اے محبوب! وہ خاک جو تم نے پھینکی تھی بلکہ اللہ نے پھینکی اور اس لیے کہ

سلمانوں کو اس سے اچھا انعام عطا فرمائے، بیشک اللہ سنتا جانتا ہے۔

رزا قادیانی پر نازل ہونے والی شیطانی وحی

تفہیم جس پر یغفر لک اللہ ما تقدم من ذنبک و ما تاخر بولا گیا"

تذکرہ صفحہ 657)

سکین صفحہ 188 پر دیکھیں

صل قرآنی آیت

لِيَغْفِرَ لَكَ اللَّهُ مَا تَقَدَّمَ مِن ذَنبِكَ وَمَا تَأَخَّرَ وَيُتِمَّ نِعْمَتَهُ عَلَيْكَ
يَهْدِيَكَ صِرَاطًا مُّسْتَقِيمًا ﴿فتح 2﴾

رجمہ کنزالایمان: تاکہ اللہ تمہارے سبب سے گناہ بخشے تمہارے اگلوں کے اور تمہارے پچھلوں
کے اور اپنی نعمتیں تم پر تمام کردے اور تمہیں سیدھی راہ دکھادے۔

رزا قادیانی پر نازل ہونے والی شیطانی وحی

نا آتیناک الدنیا و خزائن رحمۃ ربک

تذکرہ صفحہ 301)

سکین صفحہ 189 پر دیکھیں

نا شانئک ھو الابتر

تذکرہ صفحہ 424،219،220،580،603،631)

نا اعطیناک الکوثر

تذکرہ صفحہ 395،73،334،439،440،514،558)

سکین صفحہ 190 پر دیکھیں

نا آتیناک الکوثر فصل لربک ونحر

تذکرہ صفحہ 306)

صل قرآنی آیات سورہ کوثر

نَّا أَعْطَيْنَاكَ الْكَوْثَرَ ﴿1﴾ فَصَلِّ لِرَبِّكَ وَانْحَرْ ﴿2﴾ إِنَّ شَانِئَكَ هُوَ

الْأَبْتَرُ ﴿3﴾

ترجمہ کنزالایمان: اے محبوب! بیشک ہم نے تمہیں بے شمار خوبیاں عطا فرمائیں۔ تو تم اپنے رب کے لیے نماز پڑھو اور قربانی کرو۔ بیشک جو تمہارا دشمن ہے وہی ہر خیر سے محروم ہے

مرزا قادیانی پر نازل ہونے والی شیطانی وحی

و ان کنتم فی ریب مما نزلنا علی عبدنا فاتوا بشفاء

(تذکرہ صفحہ 26،426،529)

سکین صفحہ 191 پر دیکھیں

اصل قرآنی آیت

وَإِن كُنتُمْ فِي رَيْبٍ مِّمَّا نَزَّلْنَا عَلَىٰ عَبْدِنَا فَأْتُوا بِسُورَةٍ مِّن مِّثْلِهِ وَادْعُوا شُهَدَاءَكُم مِّن دُونِ اللَّهِ إِن كُنتُمْ صَادِقِينَ ﴿بقرہ 23﴾

ترجمہ کنزالایمان: اور اگر تمہیں کچھ شک ہو اس میں جو ہم نے اپنے (اس خاص) بندے پر اتارا تو اس جیسی ایک سورت تو لے آؤ اور اللہ کے سوا، اپنے سب حمایتیوں کو بلالو، اگر تم سچے ہو۔

مرزا قادیانی پر نازل ہونے والی شیطانی وحی

وخر قواله بنین و بنات بغیر احد قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ اللَّهُ الصَّمَدُ لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُولَدْ وَلَمْ يَكُن لَّهُ كُفُوًا أَحَدٌ و یمکرون و یمکرو الله خیر الماکرین الفتنة ھھنا فاصبر کما صبر اولوا العزم

(تذکرہ صفحہ 38)

سکین صفحہ 192 پر دیکھیں

اصل قرآنی آیت

قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ ﴿1﴾ اللَّهُ الصَّمَدُ ﴿2﴾ لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُولَدْ ﴿3﴾ وَلَمْ يَكُن لَّهُ كُفُوًا أَحَدٌ ﴿4﴾

ترجمہ کنزالایمان: تم فرماؤ وہ اللہ ہے وہ ایک ہے۔ اللہ بے نیاز ہے۔ نہ اس کی کوئی اولاد اور نہ

ہ کسی سے پیدا ہوا۔ اور نہ اس کے جوڑ کا کوئی۔

مرزا قادیانی پر نازل ہونے والی شیطانی وحی

نا ارسلنا الیکم رسولا شاھدا علیکم کما ارسلنا الی فرعون رسولا

(تذکرہ صفحہ 522)

سکین صفحہ 193 پر دیکھیں

اصل قرآنی آیت

إِنَّا أَرْسَلْنَا إِلَيْكُمْ رَسُولًا شَاهِدًا عَلَيْكُمْ كَمَا أَرْسَلْنَا إِلَىٰ فِرْعَوْنَ رَسُولًا

﴿مزمل 15﴾

ترجمہ کنزالایمان: بیشک ہم نے تمہاری طرف ایک رسول بھیجے کہ تم پر حاضر ناظر ہیں جیسے ہم نے فرعون کی طرف رسول بھیجے۔

مرزا قادیانی پر نازل ہونے والی شیطانی وحی

وما ارسلناک الا رحمة للعالمین

(تذکرہ 547،408،64)

سکین صفحہ 194 پر دیکھیں

اصل قرآنی آیت

وَمَا أَرْسَلْنَاكَ إِلَّا رَحْمَةً لِّلْعَالَمِينَ ﴿انبیاء 107﴾

ترجمہ کنزالایمان: اور ہم نے تمہیں نہ بھیجا مگر رحمت سارے جہان کے لیے۔

مرزا قادیانی پر نازل ہونے والی شیطانی وحی

محمد رسول اللہ و الذین معه اشداء علی الکفار

(تذکرہ صفحہ 73)

سکین صفحہ 195 پر دیکھیں

اصل قرآنی آیت

مُحَمَّدٌ رَّسُولُ اللَّهِ ۚ وَالَّذِينَ مَعَهُ أَشِدَّاءُ عَلَى الْكُفَّارِ رُحَمَاءُ بَيْنَهُمْ

تَرَاهُمْ رُكَّعًا سُجَّدًا يَبْتَغُونَ فَضْلًا مِّنَ اللَّهِ وَرِضْوَانًا ۖ سِيمَاهُمْ فِي
وُجُوهِهِم مِّنْ أَثَرِ السُّجُودِ ۚ ذَٰلِكَ مَثَلُهُمْ فِي التَّوْرَاةِ ۚ وَمَثَلُهُمْ فِي
الْإِنجِيلِ كَزَرْعٍ أَخْرَجَ شَطْأَهُ فَآزَرَهُ فَاسْتَغْلَظَ فَاسْتَوَىٰ عَلَىٰ سُوقِهِ
يُعْجِبُ الزُّرَّاعَ لِيَغِيظَ بِهِمُ الْكُفَّارَ ۗ وَعَدَ اللَّهُ الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا
الصَّالِحَاتِ مِنْهُم مَّغْفِرَةً وَأَجْرًا عَظِيمًا ﴿فتح 29﴾

ترجمہ کنزالایمان: محمد اللہ کے رسول ہیں، اور ان کے ساتھ والے کافروں پر سخت ہیں اور آپس میں نرم دل تو انہیں دیکھے گا رکوع کرتے سجدے میں گرتے اللہ کا فضل و رضا چاہتے، ان کی علامت ان کے چہروں میں ہے سجدوں کے نشان سے یہ ان کی صفت توریت میں ہے، اور ان کی صفت انجیل میں جیسے ایک کھیتی اس نے اپنا پٹھا نکالا پھر اسے طاقت دی پھر دبیز ہوئی پھر اپنی ساق پر سیدھی کھڑی ہوئی کسانوں کو بھلی لگتی ہے تاکہ ان سے کافروں کے دل جلیں، اللہ نے وعدہ کیا ان سے جو ان میں ایمان اور اچھے کاموں والے ہیں بخشش اور بڑے ثواب کا۔

مرزا قادیانی پر نازل ہونے والی شیطانی وحی

یا ایھا النبی اطعموا الجائع والمعتر

(تذکرہ 631)

سکین صفحہ 196 پر دیکھیں

اصل قرآنی آیت

أَطْعِمُوا الْقَانِعَ وَالْمُعْتَرَّ ۚ ﴿حج 36﴾

ترجمہ کنزالایمان: صبر سے بیٹھنے والے اور بھیک مانگنے والے کو کھلاؤ۔

یاایھاالنبی والی قرآنی آیات

انفال 64، انفال 65، انفال 70، توبہ 73، احزاب 1، احزاب 28، احزاب 45، احزاب 50، احزاب 59، ممتحنہ 12، طلاق 1، تحریم 1، تحریم 9

مرزا قادیانی پر نازل ہونے والی شیطانی وحی

الیوم اکلمت لکم دینکم

(تذکرہ 219)

سکین صفحہ 197 پر دیکھیں

اصل قرآنی آیت

اَلْيَوْمَ أَكْمَلْتُ لَكُمْ دِينَكُمْ وَأَتْمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِي وَرَضِيتُ لَكُمُ الْإِسْلَامَ دِينًا ﴿مائدہ 3﴾

ترجمہ کنزالایمان: آج میں نے تمہارے لئے دین کامل کر دیا اور تم پر اپنی نعمت پوری کر دی اور تمہارے لئے اسلام کو دین پسند کیا۔

مرزا قادیانی پر نازل ہونے والی شیطانی وحی

قل انما انا بشر مثلکم یوحی الی انما الهکم اله واحد

(تذکرہ 70، 409)

سکین صفحہ 198 پر دیکھیں

اصل قرآنی آیت

قُلْ إِنَّمَا أَنَا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ يُوحَىٰ إِلَيَّ أَنَّمَا إِلَٰهُكُمْ إِلَٰهٌ وَاحِدٌ ۖ فَمَن كَانَ يَرْجُو لِقَاءَ رَبِّهِ فَلْيَعْمَلْ عَمَلًا صَالِحًا وَلَا يُشْرِكْ بِعِبَادَةِ رَبِّهِ أَحَدًا ﴿کہف 110﴾

ترجمہ کنزالایمان: تو فرماؤ ظاہر صورت بشری میں تو میں تم جیسا ہوں مجھے وحی آتی ہے کہ تمہارا معبود ایک ہی معبود ہے تو جسے اپنے رب سے ملنے کی امید ہو اسے چاہیے کہ نیک کام کرے اور اپنے رب کی بندگی میں کسی کو شریک نہ کرے۔

قُلْ إِنَّمَا أَنَا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ يُوحَىٰ إِلَيَّ أَنَّمَا إِلَٰهُكُمْ إِلَٰهٌ وَاحِدٌ فَاسْتَقِيمُوا إِلَيْهِ وَاسْتَغْفِرُوهُ ۗ وَوَيْلٌ لِّلْمُشْرِكِينَ ﴿فصلت 6﴾

ترجمہ کنزالایمان: تم فرماؤ آدمی ہونے میں تو میں تمہیں جیسا ہوں مجھے وحی ہوتی ہے کہ تمہارا معبود ایک ہی معبود ہے، تو اس کے حضور سیدھے رہو اور اس سے معافی مانگو اور خرابی ہے شرک والوں کو۔

مرزا قادیانی پر نازل ہونے والی شیطانی وحی

الم نشرح لک صدرک

(تذکرہ 82)

سکین صفحہ 199 پر دیکھیں

اصل قرآنی آیت

أَلَمْ نَشْرَحْ لَكَ صَدْرَكَ ﴿الشرح 1﴾

ترجمہ کنزالایمان: کیا ہم نے تمہارا سینہ کشادہ نہ کیا۔

مرزا قادیانی پر نازل ہونے والی شیطانی وحی

طلع البدر علینا من ثنیۃ الوداع

(تذکرہ 481)

سکین صفحہ 200 پر دیکھیں

مرزا قادیانی پر نازل ہونے والی شیطانی وحی

ھو الذی ارسل رسولہ بالھدی و دین الحق و تھذیب الاخلاق

(تذکرہ 321،301)

سکین صفحہ 201 پر دیکھیں

اصل قرآنی آیت

هُوَ الَّذِي أَرْسَلَ رَسُولَهُ بِالْهُدَىٰ وَدِينِ الْحَقِّ لِيُظْهِرَهُ عَلَى الدِّينِ كُلِّهِ وَلَوْ كَرِهَ الْمُشْرِكُونَ ﴿توبہ 33﴾

ترجمہ کنزالایمان: وہی ہے جس نے اپنا رسول ہدایت اور سچے دین کے ساتھ بھیجا کہ اسے سب دینوں پر غالب کرے پڑے برا مانیں مشرک۔

ُوَ الَّذِي أَرْسَلَ رَسُولَهُ بِالْهُدَىٰ وَدِينِ الْحَقِّ لِيُظْهِرَهُ عَلَى الدِّينِ كُلِّهِ ۚ
وَكَفَىٰ بِاللَّهِ شَهِيدًا ﴿فتح 28﴾

ترجمہ کنزالایمان: وہی ہے جس نے اپنے رسول کو ہدایت اور سچے دین کے ساتھ بھیجا کہ اسے
سب دینوں پر غالب کرے اور اللہ کافی ہے گواہ۔

ُوَ الَّذِي أَرْسَلَ رَسُولَهُ بِالْهُدَىٰ وَدِينِ الْحَقِّ لِيُظْهِرَهُ عَلَى الدِّينِ كُلِّهِ
وَلَوْ كَرِهَ الْمُشْرِكُونَ ﴿صف 9﴾

ترجمہ کنزالایمان: وہی ہے جس نے اپنے رسول کو ہدایت اور سچے دین کے ساتھ بھیجا کہ اسے
سب دینوں پر غالب کرے پڑے برا مانیں مشرک۔

مرزا قادیانی پر نازل ہونے والی شیطانی وحی

دنیٰ فتدلی فکان قاب قوسین او ادنیٰ

(تذکرہ صفحہ 54،296،321،542)

سکین صفحہ 202 پر دیکھیں

اصل قرآنی آیت

ثُمَّ دَنَا فَتَدَلَّىٰ ﴿نجم 8﴾ فَكَانَ قَابَ قَوْسَيْنِ أَوْ أَدْنَىٰ ﴿نجم 9﴾

ترجمہ کنزالایمان: پھر وہ جلوہ نزدیک ہوا پھر خوب اتر آیا۔ تو اس جلوے اور اس محبوب میں دو
ہاتھ کا فاصلہ رہا بلکہ اس سے بھی کم۔

مرزا قادیانی پر نازل ہونے والی شیطانی وحی

ورفعنا لک ذکرک ، یرفع اللہ ذکرک

(تذکرہ 74،622،624،630)

سکین صفحہ 203 پر دیکھیں

اصل قرآنی آیت

وَرَفَعْنَا لَكَ ذِكْرَكَ ﴿النشرح 4﴾

ترجمہ کنزالایمان: اور ہم نے تمہارے لیے تمہارا ذکر بلند کردیا۔

مرزا قادیانی پر نازل ہونے والی شیطانی وحی

یغفر لک اللہ ما تقدم من ذنبک و ما تاخر

(تذکرہ 657)

سکین صفحہ 204 پر دیکھیں

اصل قرآنی آیت

لِّيَغْفِرَ لَكَ اللَّهُ مَا تَقَدَّمَ مِن ذَنبِكَ وَمَا تَأَخَّرَ وَيُتِمَّ نِعْمَتَهُ عَلَيْكَ وَيَهْدِيَكَ صِرَاطًا مُّسْتَقِيمًا ﴿الفتح 2﴾

ترجمہ کنزالایمان: تاکہ اللہ تمہارے سبب سے گناہ بخشے تمہارے اگلوں کے اور تمہارے پچھلوں کے اور اپنی نعمتیں تم پر تمام کردے اور تمہیں سیدھی راہ دکھادے۔

مرزا قادیانی پر نازل ہونے والی شیطانی وحی

و سوف یعطیک ربک فترضی

(تذکرہ 165،408)

سکین صفحہ 205 پر دیکھیں

اصل قرآنی آیت

وَلَلْآخِرَةُ خَيْرٌ لَّكَ مِنَ الْأُولَىٰ ﴿والضحی 4﴾ وَلَسَوْفَ يُعْطِيكَ رَبُّكَ فَتَرْضَىٰ ﴿والضحی 5﴾

ترجمہ کنزالایمان: اور بیشک پچھلی تمہارے لیے پہلی سے بہتر ہے۔ اور بیشک قریب ہے کہ تمہارا رب تمہیں اتنا دے گا کہ تم راضی ہوجاؤ گے۔

مرزا قادیانی پر نازل ہونے والی شیطانی وحی

قل یا ایها الناس انی رسول اللہ الیکم جمیعا

(تذکرہ 292)

سکین صفحہ 206 پر دیکھیں

صل قرآنی آیت

لُ يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنِّي رَسُولُ اللَّهِ إِلَيْكُمْ جَمِيعًا الَّذِي لَهُ مُلْكُ
لسَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ لَا إِلَٰهَ إِلَّا هُوَ يُحْيِي وَيُمِيتُ فَآمِنُوا بِاللَّهِ
رَسُولِهِ النَّبِيِّ الْأُمِّيِّ الَّذِي يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَكَلِمَاتِهِ وَاتَّبِعُوهُ لَعَلَّكُمْ
هْتَدُونَ ﴿الاعراف158﴾

ترجمہ کنزالایمان: تم فرماؤ اے لوگو! میں تم سب کی طرف اس اللہ کا رسول ہوں کہ آسمانوں اور
مین کی بادشاہی اسی کو ہے اس کے سوا کوئی معبود نہیں جلائے اور مارے تو ایمان لاؤ اللہ اور
س کے رسول بے پڑھے غیب بتانے والے پر کہ اللہ اور اس کی باتوں پر ایمان لاتے ہیں
ور ان کی غلامی کرو کہ تم راہ پاؤ۔

رزا قادیانی پر نازل ہونے والی شیطانی وحی

یسین والقرآن الحکیم انک لمن المرسلین
(تذکرہ 398)

سکین صفحہ 207 پر دیکھیں

صل قرآنی آیت

یس ﴿1﴾ وَالْقُرْآنِ الْحَكِيمِ ﴿2﴾ إِنَّكَ لَمِنَ الْمُرْسَلِينَ ﴿3﴾ عَلَىٰ
سِرَاطٍ مُّسْتَقِيمٍ ﴿4﴾

ترجمہ کنزالایمان: یٰسۤ حکمت والے قرآن کی قسم۔ بیشک تم سیدھی راہ پر بھیجے گئے ہو۔

رزا قادیانی پر نازل ہونے والی شیطانی وحی

ل انی نذیر مبین
(تذکرہ 320)

سکین صفحہ 208 پر دیکھیں

اصل قرآنی آیت

وَلَا تَجْعَلُوا مَعَ اللَّهِ إِلَٰهًا آخَرَ ۖ إِنِّي لَكُم مِّنْهُ نَذِيرٌ مُّبِينٌ ﴿الذاریات 51﴾

ترجمہ کنزالایمان: اور اللہ کے ساتھ اور معبود نہ ٹھہراؤ، بیشک میں اس کی طرف سے تمہارے لیے صریح ڈرسنانے والا ہوں۔

مرزا قادیانی پر نازل ہونے والی شیطانی وحی

وما ینطق عن الھویٰ ان ھو الا وحی یوحی

(تذکرہ 321)

سکین صفحہ 209 پر دیکھیں

اصل قرآنی آیت

وَالنَّجْمِ إِذَا هَوَىٰ ﴿1﴾ مَا ضَلَّ صَاحِبُكُمْ وَمَا غَوَىٰ ﴿2﴾ وَمَا يَنطِقُ عَنِ الْهَوَىٰ ﴿3﴾ إِنْ هُوَ إِلَّا وَحْيٌ يُوحَىٰ ﴿النجم 4﴾

ترجمہ کنزالایمان: اس پیارے چمکتے تارے محمد کی قسم! جب یہ معراج سے اترے۔تمہارے صاحب نہ بہکے نہ بے راہ چلے۔اور وہ کوئی بات اپنی خواہش سے نہیں کرتے۔وہ تو نہیں مگر وحی جوانہیں کی جاتی ہے۔

مرزا قادیانی پر نازل ہونے والی شیطانی وحی

ما ودعک ربک وما قلی

(تذکرہ 82)

سکین صفحہ 210 پر دیکھیں

اصل قرآنی آیت

مَا وَدَّعَكَ رَبُّكَ وَمَا قَلَىٰ ﴿والضحی 3﴾

ترجمہ کنزالایمان: کہ تمہیں تمہارے رب نے نہ چھوڑا،اور نہ مکروہ جانا۔

مرزا قادیانی اللہ بھی اور محمد ﷺ بھی

ہم اپنی کتاب کے آخر میں ایک قصیدہ لگا رہے ہیں جس کو پڑھ کر قادیانی کلٹ کے عقائد کی تمام تر حقیقت کھل کر سامنے آجائے گی۔ یہ قصیدہ مرزا غلام قادیانی کے رائٹ ہینڈ منہ بولے امتی غلام رسول راجیکی کا لکھا ہوا ہے۔ اور اس قصیدہ کو اس نے اپنی کتاب ''حیاتِ قدسی'' میں شائع کیا۔ جب یہ قصیدہ لکھا گیا تو غلام رسول راجیکی نے اس کو مرزا غلام قادیانی کے سامنے پڑھا جس کو مرزا قادیانی نے بہت پسند کیا تھا اور پھر اسی قصیدے کو قادیانی خلیفوں نے بھی بہت پسند کیا۔ اب اس قصیدے میں کیا ہے؟ اس کے چند اشعار ہم یہاں شامل کتاب کر رہے ہیں جن سے آپ کو پتہ چلے گا کہ:

1. قادیانی لوگ مرزا غلام قادیانی کو محمد مدنی ﷺ مانتے ہیں۔
2. قادیانی لوگ مرزا غلام قادیانی کو خدائے ہادی مانتے ہیں۔
3. اپنی بخشش کی دعائیں مرزا غلام قادیانی کے آگے کرتے ہیں۔
4. اپنے گناہوں کی معافی مرزا غلام قادیانی سے مانگتے ہیں۔
5. جنت جانے اور جہنم سے بچنے کی دعائیں مرزا غلام قادیانی سے کرتے ہیں۔

آئیے اس قصیدہ کو دیکھ لیں یہ پنجابی زبان میں ہے ہم پہلے پنجابی شعر کو لکھیں گے اور اس کے بعد اس کا ترجمہ و تشریح کریں گے اور کتاب کے آخر میں اس قصیدے کے اصل صفحات بھی ملاحظہ فرمائیں:

(حیاتِ قدسی از قادیانی غلام رسول قدسی راجیکی)

سکین صفحہ 212 پر دیکھیں

جھوک مہدی والی

سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے عہد سعادت میں میں نے ایک پنجابی تبلیغی نظم ''جھوک مہدی والی'' کے عنوان سے منظوم کی تھی۔ اس کو حضور اقدس نے سن کر پسند

فرمایا۔اسی طرح حضرت خلیفۃ المسیح اول وحضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ الیلاش نے بھی سن کر پسند یدگی کا اظہار فرمایا۔اس نظم کا کچھ حصہ ذیل میں بطورانتخاب کے درج کیا جاتا ہے:۔

سنیاں نی سیو ماہی بلے نے دیس نی
چھوڑ مدینہ آ گئے ساڈڑے دیس نی
نبی محمد ہوئے مہدی دے بھیس نی
جھوک مہدی والی ہوئی منظور ئے
پاک مسیح احمد مہدی مقبول نوں
جھوک ہادی والی

اردوترجمه:

دوستو! میں نے سنا ہے کہ میرا پیرا پنے دیس کو بھول گیا ہے۔
مدینہ شریف کو چھوڑکراب قادیان آگیا ہے۔
حضرت محمد ﷺ امام مہدی کے بھیس میں آگئے ہیں۔
جھوک مہدی والی منظور ہوگئی ہے۔
پاک مسیح احمد مہدی (مرزا قادیانی) مقبول ہے۔
جھوک ہادی والی ہے۔

خلاصه کلام:

شاعر مرزا غلام قادیانی کے بارے کہہ رہا ہے کہ وہ پہلے عرب شریف کے شہر مدینہ شریف میں رہتا تھا اور اب اس شہر کو چھوڑ کر انڈیا کے گاؤں قادیان میں آگیا ہے۔اور قادیان میں امام مہدی کے روپ میں آیا ہے۔

آگے لکھتا ہے کہ:

قادئیں وسیا کل نبیاں دا نور ئے
نام مولا دے منوں رسول نوں
حضرت امام مہدی عیسیٰ مقبول نوں
جھوک ہادی والی

ردوترجمہ:

قادیان میں تمام نبیوں کا نور آگیا ہے۔
م لوگوں کو خدا کا واسطہ ہے مرزا غلام قادیانی کو رسول مان لو۔
رزا قادیانی امام مہدی اور عیسیٰ ابن مریم ہے۔
جھوک ہادی والی

خلاصہ کلام:

یہ قادیانیوں کا عقیدہ ہے کہ مرزا غلام قادیانی تمام انبیاء کا معجونِ مرکب ہے۔اس کی فصل گفتگو سابقہ کلام میں ہو چکی ہے۔

سکین صفحہ 213 پر دیکھیں

پھر صفحہ ۴۰۳ پر کہتا ہے کہ:

سارے نشان جیہڑے لکھے قرآن وچ
ایسے دے وقت ظاہر ہوئے جہان وچ

ردوترجمہ:

قرآن میں مرزا غلام قادیانی کے آنے کی نشانیاں لکھی ہوئی ہیں۔
رہ تمام نشانیاں مرزا غلام قادیانی کے دور میں پوری ہوئی ہیں۔

خلاصہ کلام:

مرزا غلام قادیانی بہت بڑا جھوٹا انسان تھا،اس نے پوری زندگی اپنے دعویٰ جات کو

جھوٹا سہارا دینے کے لیے بار بار کہا کہ میرا یہ دعویٰ قرآن میں لکھا ہے، میرے اس نشان کے بارے قرآن میں پہلے سے ہی بتا دیا گیا تھا وغیرہ وغیرہ۔ اور مرزا غلام قادیانی کے نقشِ قدم پر چلتے ہوئے دنیا کا ہر قادیانی مرزا غلام قادیانی کی ہر گندی سے گندی کرتوت کو قرآن سے جوڑ دیتا ہے۔ اس شعر میں بھی شاعر وہی حرکت کر رہا ہے کہ مرزا قادیانی کے آن کے بارے قرآن میں پیش گوئی کر دی گئی ہے حالانکہ دنیا کا کوئی قادیانی مرزائی بھی کوئی ایک لفظ بھی مرزا قادیانی کے بارے نہیں دکھا سکتا یہ سر سر جھوٹ ہے۔

پھر صفحہ ۴۰۴ پر کہتا ہے کہ:

قادئیں نگری جویں شہر مدینہ ئے
آیا جو اوتھے نبی پاک نگینہ ئے

اردو ترجمہ:

قادیان کا شہر ایسے ہی ہے جیسے مدینہ شریف ہے۔
کیوں کہ قادیان میں مرزا غلام قادیانی آ گیا ہے۔

خلاصہ کلام:

ہماری کتاب بھی اسی موضوع پر ہے اور تمام تر حوالہ جات آپ کتاب میں پڑھ آئے ہیں کہ قادیانیوں کا مرکزی عقیدہ ہے کہ مرزا غلام قادیانی محمد عربی ﷺ ہے (معاذ اللہ) اور یہ دوسری مرتبہ دنیا میں آیا ہے کیوں کہ پہلی زندگی میں مرزا غلام قادیانی اسلام کی تبلیغ صحیح طریقہ سے سرانجام نہیں دے پایا تھا اس لیے یہ دوبارہ دنیا میں آیا تا کہ اس کمی و کوتاہی کو دور کر دے۔ یہ شعر اسی عقیدہ کی عکاسی کر رہا ہے۔

سکین صفحہ 215 پر دیکھیں

پھر صفحہ ۴۰۵ پر کہتا ہے کہ:

واہ۔ وا۔ اوہ لوک جیہڑے قائیں جاندے نے

مل کے رسول تائیں فیض پیئے پاندے نے

اردو ترجمہ:

واہ واہ جو لوگ قادیان گاوں میں جاتے ہیں۔

وہ مرزا غلام قادیانی سے مل کر فیض حاصل کرتے ہیں۔

سکین صفحہ 216 پر دیکھیں

پھر صفحہ ۴۰۶ پر کہتا ہے کہ:

ہادی ہے آیا سرتاج رسولاں دا
دارو ایہہ رکھے کل درداں تے سولاں دا

اردو ترجمہ:

مرزا غلام قادیانی ہادی ہے اور تمام رسولوں کا سرتاج ہے۔

اس کے پاس تمام دردوں اور بلاوں کی دوائی ہے۔

خلاصہ کلام:

یہاں بھی شاعر اپنے قادیانی عقیدہ کا کھل کر علان کر رہا ہے کہ مرزا غلام قادیانی اللہ کے ایک لاکھ چوبیس ہزار کم وبیش انبیاء و رسل کا سرتاج ہے بشمول آنحضور خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے۔ اور ہماری یہ کتاب بھی اسی عقیدہ کی نشاندہی کرنے کے لیے لکھی گئی ہے کہ قادیانی لوگ مرزا غلام قادیانی کو تمام انبیاء سے افضل واکمل مانتے ہیں۔ ۱۹۷۴ء کی قومی اسمبلی نے بھی اسی عقیدہ کی بنیاد پر قادیانیوں کو کافر قرار دیا تھا اور کہا تھا کہ ان لوگوں کا اسلام سے دور دور کا بھی کوئی تعلق واسطہ نہیں ہے۔

سکین صفحہ 217 پر دیکھیں

پھر صفحہ ۴۰۷ پر کہتا ہے کہ:

دیکھو نی سیو بھاگ جہان نوں
تازہ ئے کیتا مولا باغ ایمان نوں

نور نبیاں بھریا زمین آسمان نوں
جھوک مہدی والی ہو گئی منظور ئے

اردو ترجمہ:

دوستو! دیکھو اس دنیا میں کیسا نور بھر گیا ہے۔
خدا نے ایمان کے گلشن کو تازہ کر دیا ہے۔
مرزا قادیانی کی شکل میں زمین و آسمان نبیوں کے نور سے بھر گیا ہے۔
جھوک مہدی والی منظور ہو گئی ہے۔

پھر صفحہ ۴۰۸ پر کہتا ہے کہ:

سکین صفحہ 218 پر دیکھیں

صدقے میں جاواں احمد عیسیٰ امام تھیں
پتا ایس دتا سانوں اصل اسلام تھیں

اردو ترجمہ:

میں صدقے جاوں احمد عیسیٰ امام پر۔
اس نے ہمیں اصل اسلام کا پتہ بتایا ہے۔

خلاصہ کلام:

آج کل سوشل میڈیا پر بھی ایک قادیانی نبوت ساز فیکٹری کا گندہ کیڑا احمد عیسیٰ نام سے سامنے آیا ہے جو اپنے آپ کو پہلے تو نبی رسول کہتا تھا مگر اب خدائی تک کا دعویٰ کر رہا ہے اس کا اصل نام ادیب ہے اور گجرات کے ایک گاوں میں لواطت کروانے کے کیس میں کئی دفعہ پکڑا بھی گیا، اس شخص نے پہلے تو قادیانیت اختیار کی اور قادیانیوں کے ویزے پر جرمنی فرار ہو گیا مگر بعد میں اپنی الگ سے نبوت کی دوکان کھول کر بیٹھ گیا اور آج کل روپوش ہے سامنے نہیں آتا بلکہ چوروں کی طرح چھپ چھپا کر وڈیوز اپ لوڈ کیے جا رہا ہے، شاید اس نے اسی شعر

سے اپنا نام احمد عیسیٰ رکھا ہے۔ یہاں پر شاعر مرزا غلام قادیانی کا اصلی نام دسبندی سے بیگاڑ کر اور دجل وفریب دیتے ہوئے احمد عیسیٰ کے نام سے یاد کر رہا ہے حالانکہ یہ فریب کاری ہے حقیقت نہیں ہے۔ پھر یہ بھی کہہ رہا ہے کہ اصلی اسلام مرزا قادیانی نے آ کر بتایا ہے۔ ہم پوچھتے ہیں کہ کوئی دو تین ایسی چیزیں بتاؤ جس کے بارے تم کو یقین ہو کہ یہ دو تین ایسے کام ہیں جو مرزا غلام قادیانی نے حقیقی اسلام والے کیے ہیں اور حقیقی اسلام کی خدمت کی ہے؟ قیامت تک دنیا کا کوئی قادیانی اس سوال کا جواب نہیں دے سکتا۔

سکین صفحہ 219 پر دیکھیں

پھر صفحہ ۴۰۹ پر کہتا ہے کہ:

بوہڑ کھاں ہادی کدی سارلے میری وے
چنگی یا مندی عاجز بندی ہاں تیری وے

اردو ترجمہ:

ہادی میری طرف بھی نظر کرو، میں تو برباد ہوگئی ہوں۔
میں نیک ہوں یا بدکار، میں تیری عاجز بندی ہوں۔

خلاصہ کلام:

یہاں سے قصیدہ کا رخ تبدیل ہوگیا ہے اور شاعر مرزا غلام قادیانی کو خدائی کے درجہ پر فائز کر رہا ہے۔ آپ یہاں سے لے کر آخر تک اس قصیدے کو بغور مطالعہ کریں تو آپ کو پتہ چل جائے گا کہ مرزا غلام قادیانی نے جو اپنے آپ کو اللہ کہا تھا، اللہ کی بیوی کہا تھا، اللہ کا بیٹا کہا تھا اور دیگر خدائی دعویٰ جات کیے تھے ان سب دعویٰ جات کی تصدیق آپ کو آئندہ اشعار میں مل جائے گی۔ ھادی اللہ پاک کی صفت ہے جس کا مطلب ہے ھدایت دینے والا اور اس کا ذکر قرآن حکیم میں جا بجا آیا ہے مگر شاعر اپنے اس قصیدے میں مرزا غلام قادیانی کو بار بار ھادی کہہ کر مخاطب کرتا ہے۔ پھر بندگی صرف اللہ پاک کے لیے ہے کوئی مسلمان بھی یہ نہیں کہہ سکتا کہ

میں اپنے آپ کریم ﷺ کا بندہ ہوں بلکہ یوں کہے گا کہ میں اپنے آقا کریم ﷺ کا غلام ہوں اور بندہ میں اپنے اللہ کا ہوں ۔مگر شاعر تکرار کرتا ہے کہ مرزا غلام قادیانی ھادی ہے،جس سے ایک واضح ترین اشارہ ملتا ہے کہ یہ قادیانی لوگ مرزا غلام قادیانی کے دعویٰ خدائی کے موافق خدا تک مانتے ہیں ۔

آگے لکھتا ہے کہ:

سب گناہیاں وچوں وڈی بدکار میں
حال نہ کوئی کیویں لنگھاں دی پار میں

اردو ترجمہ:

تمام گناہگاروں میں سے میں سب سے بڑا گناہگار ہوں
میں پل صراط کو کیسے پار کروں گا مجھے ڈر لگ رہا ہے ۔

آگے لکھتا ہے کہ:

رو داں میں تتی کیتے عیب میں بھارے نے
وچہ گناہاں دن رات گزارے نے
فضل میں منگاں فضلوں پار اتارے نے
جھوک ہادی والی ہوگئی منظور ئے

اردو ترجمہ:

میں نے اپنے بہت بڑے بڑے گناہ کیے ہوئے ہیں ۔
اور گناہ کرتے کرتے دن رات گزارے ہیں ۔
میں تمہارا فضل مانگتا ہوں اپنے فضل سے مجھے پار لگا دینا
جھوک ھادی والی منظور ہوگئی ہے

خلاصہ کلام:

شاعر پہلے تو جھوک مہدی والی بول رہا تھا مگر یہاں سے جھوک حادی والی بول رہا ہے۔ کیوں کہ قصیدہ دو حصہ میں مشتمل ہے اس کے اول حصے میں شاعر نے مرزا غلام قادیانی کو محمد عربی ﷺ ثابت کرنے کی ناپاک جسارت کی اور حصہ ثانی میں مرزا غلام قادیانی کو خدا ثابت کرنے کے کوشش کر رہا ہے۔

پھر صفحہ ۴۱۰ پر لکھتا ہے کہ:

سکین صفحہ 220 پر دیکھیں

ٹھیلیں مہانیاں ہن بیڑا ضرور وے
پار لنگھاویں مینوں پہلڑے پور وے

اردو ترجمہ:

میرا بیڑا غرق ہوگیا ہے اور اب میں پریشان ہوں۔

میرا بیڑا پکڑ کر پار لگا دینا۔

پھر صفحہ ۴۱۱ پر لکھتا ہے کہ:

سکین صفحہ 221 پر دیکھیں

صدقے میں جاواں میری جان قربان وے
گھول گھمائیے تیتھوں سارا جہان وے
بخش جے بھلی ہوئی بے فرمان وے

اردو ترجمہ:

میں تم پر صدقے جاوں اور میری جان تم پر قربان۔

اے میرے خدا مرزا قادیانی تم پر سارا جہاں قربان۔

مرزا قادیانی میرے خدا مجھے بخش دینا میں تمہارا نافرمان بندہ ہوں۔

خلاصہ کلام:

مسلمان بخشش کا سوال اللہ تعالیٰ سے کرتے ہیں مگر قادیانی کلٹ میں بخشش کا سوال
مرزا غلام قادیانی سے کیا جاتا ہے کیوں کہ ان لوگوں کا بخشنے والا خدا مرزا غلام قادیانی ہے۔

پھر آگے لکھتا ہے کہ:

میں ای نہ بھلی میتھوں بھلیاں چنگیریاں
بخشیں چا فضلوں تقصیراں جو میریاں
چنگی یا مندی جو کچھ بندی میں تیریاں
جھوک ہادی والی ہوئی منظور ئے

اردو ترجمہ:

صرف ایک میں ہی نہیں بھولا بلکہ مجھ جیسے بہت سے قادیانی بھول گئے ہیں۔
میرے سب گناہوں کو اے مرزا قادیانی تم بخش دینا۔
میں نیک ہوں یا بدکار میں تیرا ہی بندہ ہوں مرزا قادیانی۔
جھوک ہادی والی منظور ہوگئی ہے۔

پھر کہتا ہے کہ:

من لے عرض بخش لے گناہیاں نوں!
روواں میں دیکھ تیریاں بے پرواہیاں نوں
رحم کماویں دھوویں کل میاہیاں نوں !

اردو ترجمہ:

میری عرض مان لو اور ہم سب قادیانیوں کے گناہوں کو معاف کر دو۔
میں رو، رو کر تیرا منہ تک رہا ہوں کہ مرزا قادیانی تو بے پرواہے۔

ہم سب پر اپنا رحم و کرم کرنا اور ہمارے گناہوں کو معاف کرنا۔

پھر آگے صفحہ ۴۱۲ پر کہتا ہے کہ:

سکین صفحہ 222 پر دیکھیں

صدقے میں جاوں تیتھوں جاواں میں واری وے
رکھاں امید تیرے کرمدی بھاری وے
کرم چا رحم میں ہاں رکھاں دی ماری وے
فضل میں منگاں لوڑاں فیض نجات دا

اردو ترجمہ:

مرزا قادیانی میں تم پر صدقے جاوں۔
مجھے تیرے کرم کی بہت امید ہے۔
اپنا کرم کر اور ہم پر رحم کر کہ ہم بہت پریشان ہیں۔
میں تیرے فضل و کرم اور نجات کا امیدوار ہوں۔

خلاصہ کلام:

اس شعر میں تو شاعر اپنے خدا مرزا غلام قادیانی کے سامنے اپنی بخشش و مغفرت کا سوال اس انداز میں کر رہا ہے گویا کہ "مرزا غلام قادیانی فضل کرتا ہے، رحم کرتا ہے، بخشش کرتا ہے، گناہوں کو معاف کرتا ہے، نجات دیتا ہے۔" جبکہ مسلمانوں کا عقیدہ و نظریہ ہے کہ یہ تمام کام صرف اللہ واحد لاشریک کرتا ہے اور تمام مسلمان یہ تمام مناجات اللہ پاک سے کرتے ہیں اور قادیانیوں کا عقیدہ تو آپ نے ملاحظہ فرمالیا کہ قادیانی یہی ساری مناجات مرزا غلام قادیانی کے آگے کرتے ہیں۔

مرزا غلام قادیانی کے خدائی دعویٰ کی چند جھلکیاں

جہاں پر مرزا غلام قادیانی نے لاتعداد دعویٰ جات کیے وہاں پر مرزا کا ایک دعویٰ خدائی بھی تھا۔ جس کا کچھ تذکرہ آپ نے جھوک مہدی والی قصدے میں پڑھ لیا۔ اب آئیے ہم مختصر مرزا قادیانی کے خدائی دعویٰ کو بیان کرتے ہیں تفصیلات کے لیے کتاب کے آخر میں اصل کتابی سکین لگا دیئے گئے ہیں وہاں سے پڑھیں:

میں اللہ ہوں اور کائنات کو میں نے تخلیق کیا

مرزا غلام قادیانی بیان کرتا ہے کہ میں نے اپنے ایک کشف میں دیکھا کہ میں عین اللہ پاک ہوں اور میں نے یقین کر لیا کہ میں اللہ ہی ہوں، جب مجھے یقین ہو گیا کہ میں اللہ ہوں تو میں نے چاہا کہ کیوں نہ اس کائنات کو از سر نو تخلیق کیا جائے، میں نے آسمانوں کو بنایا زمین کو بنایا کائنات کی دیگر اشیاء کو تخلیق کیا۔

(تذکرہ صفحہ 152 تا 155)

سکین صفحہ 223 227 پر دیکھیں

میں زندہ کرتا ہوں اور میں ہی مارتا ہوں

مرزا قادیانی اپنی کتاب خطبہ الہامیہ میں لکھا ہے کہ میں انسانوں کو زندہ کرتا ہوں اور میں ہی مارتا ہوں۔

(روحانی خزائن، جلد 16، صفحہ 55،56، خطبہ الہامیہ)

سکین صفحہ 228 229 پر دیکھیں

میں کن کہتا ہوں تو فیکون وہ کام ہو جاتا ہے

مرزا قادیانی لکھتا ہے کہ مجھے میرے خدا نے کہا ہے کہ جب تیرا کسی کام کرنے کا ارادہ ہو تو بس لفظ کن بولا کر بس فیکون اور وہ کام ہو جایا کرے گا۔

انما امرک اذا ارادت شیئا ان تقول لہ کن فیکون۔ ”بے شک تیرا کام یہ ہے کہ جب تو کسی چیز کا ارادہ کرے تو تو بس کن کہہ تو فیکون وہ کام ہو جائے گا“

(روحانی خزائن جلد 22 صفحہ 714، الخاتمۃ الاستفتاء)

سکین صفحہ 230 پر دیکھیں

مرزاقادیانی خدا کا بیٹا

مرزا نے کہا ہے کہ مجھے میرے خدا کی جانب سے وحی نازل ہوئی ہے اور میرے خدا نے مجھے کہا ہے کہ تو میرا بیٹا ہے۔

نت منی بمنزلۃ ولدی "تو میرے بیٹے کی طرح ہے"

(روحانی خزائن، جلد 22، صفحہ 709، الخاتمۃ الاستفتاء)

سکین صفحہ 231 پر دیکھیں

سمع ولدی "اے میرے بیٹے سن"

(البشریٰ، صفحہ 49)

سکین صفحہ 232 پر دیکھیں

قادیان میں خدا خود نازل ہوا ہے

مرزا قادیانی پر ایک شیطانی وحی نازل ہوئی تھی کہ" خدا قادیان میں نازل ہو گا، اپنے وعدہ کے موافق"

(تذکرہ، صفحہ 358)

سکین صفحہ 233 پر دیکھیں

عکوسِ کُتب

ابھی ہم اپنی کتاب میں دیئے گئے تمام کتبِ حوالہ جات کے اصل سکین لگا رہے ہیں کیوں کہ قادیانی اعتراض کرتے ہیں کہ تم آگے پیچھے کی عبارت بھی پڑھو پھر بات سمجھ آئے گی اس وجہ سے ہم نے پورے پورے صفحہ کا عکس پیش کر دیا ہے تا کہ قادیانیوں کا اعتراض باقی نہ رہے۔

كنز العمّال

في سنن الأقوال والأفعال

للعلامة علاء الدين علي المتقي بن حسام الدين الهندي
البرهان فوري المتوفى سنة ٩٧٥

الجزء الأول

ضبطه وفسر غريبه
الشيخ بكري حياني

صححه ووضع فهارسه ومفتاحه
الشيخ صفوة السقا

مؤسسة الرسالة

حواله صفحه 38 پر ملاحظه فرمائیں

واذا وصلت الى الله تعالى نظر الله الى قائلها وحق على الله أن لا ينظر الى موحد إلّا رحمه (الخطيب عن أبي هريرة) .

١٨٢ ـ ما من رجل يشهد أن لا اله الا الله الا دخل الجنة وإن زنى وإن سرق ورغم (١) أنف أبي الدرداء (حم ومسد ع د (٢) حب عن أبي الدرداء .

١٨٣ ـ ما من عبد قال لا اله الا الله ثم مات على ذلك إلا دخل الجنة قال أبو ذر قلت وإن زني وان سرق قال وان زنى وان سرق قال في الرابعة وان رغم أنف أبي ذر (حم عن أبي ذر) .

١٨٤ ـ ما من عبد يقول لا اله الا الله مائة مرة الا بعثه الله عز وجل يوم القيامة ووجهه كالقمر ليلة البدر ولم يرفع لأحد يومئذ عمل أفضل من عمله الا من قال مثل قوله أو زاد عليه (أبو الشيخ والديلمي عن أبي ذر رضي الله عنه) .

١٨٥ ـ مكتوب على باب الجنة لا اله الا أنا لا أعذب من قالها (الديلمي عن أبي سعيد) .

١٨٦ ـ مكتوب على العرش لا اله الا الله محمد رسول الله لاأعذب من قالها (اسمعيل بن عبد الغافر (٣) الفارسي في الاربعين عن ابن عباس) .

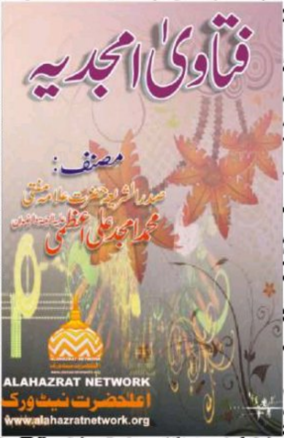
---

(١) في مسند ابن حنبل وان رغم . (٢) الظاهر ـ و (٣) ن الغفار .

حوالہ صفحہ 38 پر ملاحظہ فرمائیں

۵۱۲

کرمانی شرح بخاری کے حوالہ سے یہ حدیث پڑھی گئی یاعمار تقتلك الفئة الباغية انت تدعوهم الى الجنة وهم يدعونك الى النار۔ "قتلہ اصحاب معاویہ"
اس حدیث کے ... ستدلال کرتے ہوئے
حضرت امیر کو داعی ال...



الجواب :- حا... یہ ہے کہ حضرت
علی رضی اللہ عنہ بر... نہ کی اجتہادی خطا
تھی جب بات یہ ... مگر چونکہ اجتہادی
غلطی تھی اس وجہ ... اجتہاد میں غلطی
ہو مواخذہ نہیں ... شخص غلطی پر ہے
اسکو وہ راستہ اخت... تو نار کی طرف جارہا
ہے کیونکہ داعی ... جو اس غلطی میں
مبتلا نہیں ہے ا... اعلم

مسئلہ :- آ... وحید اللہ صاحب
کیا فرماتے ... مسائل ذیل میں۔

(۱) زید کہتا ہے کہ اقوال کفریہ سے کفر لازم نہیں ہوتا کیا زید کا یہ کہنا صحیح ہے یا غلط ؟

(۲) زید کہتا ہے کہ حضرت علی کے خاندان نے اسلام کی خاطر اتنی بھی قربانی نہیں کی جتنی کہ جواہر لال کے خاندان نے ملک و قوم کی خاطر کی شریعت میں ایسے کہنے والے کیلئے کیا حکم ہے ؟

الجواب :- اقوال کفریہ دو قسم کے ہیں ایک وہ جسمیں کسی معنی صحیح کا بھی احتمال ہو، دوسرے وہ کہ اس میں کوئی ایسے معنی نہیں بنتے جو قائل کو کفر

حوالہ صفحہ 41 پر ملاحظہ فرمائیں

۵۱۳

سے بچاوے۔ اس میں اول کو لزوم کفر کہا جاتا ہے اور قسم دوم کو التزام، لزوم کفر کی صورت میں بھی فقہاء کرام نے حکم کفر دیا مگر متکلمین اس سے سکوت کرتے ہیں۔ اور فرماتے ہیں جب تک التزام کی صورت نہ ہو قائل کو کافر کہنے سے سکوت کیا جائیگا اور احوط یہی مذہب متکلمین ہے واللہ اعلم

(۲) زید کم از کم خارجی ہے جو حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے خاندان کو ایک مشرک سے بھی کم بتاتا ہے حضرت سید الشہداء امام عالیمقام رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی وہ قربانیاں جو میدان کربلا میں ہوئیں جنکی نظیر دنیا نہیں پیش کرسکتی اسکو فراموش کرجانا اور ایک مشرک سے کمتر بتانا کسی مسلم کا کام نہیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم

مسئلہ:۔ مرسلہ مولانا سید محمد صاحب محدث کچھوچھوی ۲۵ ذیقعدہ ۱۳۵۸ھ

بملاحظہ گرامی حضرت صدر الشریعہ مولنا شاہ حکیم محمد امجد علی صاحب قبلہ دامت برکاتہم

… رحمۃ اللہ و برکاتہٗ

(الف) زید بحمداللہ … چند مخصوص اشخاص

کے علاوہ اہلسنت … میں ایسے کلمے بے محابا

کہا کرتا ہے جنکو سن کر … بدگمان ہوجائیں اور

انکی مذہبی وقعت دلوں … لئے اکابر علماء اہلسنت

کے دینی القاب جوان … وف میں انھیں ترک

کرکے سادہ لفظوں … زید کی عادت ہے

زید نے اپنے رفیقوں … اس کے افراد کے

نام سے جو زید خود … علمائے کرام اہلسنت

کی شان میں نحیف … لمانوں کو ان سے

بدظن کرنے کی کوشش … منع نہیں کرتا بلکہ

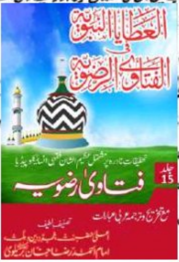
لوگ جانتے ہیں کہ … پردہ میں ایسا کرتا ہے



حوالہ صفحہ 41 پر ملاحظہ فرمائیں

تفصیل اس اجمال کی یہ ہے کہ سید العالمین محمد رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جو کچھ اپنے رب کے پاس سے لئے ان سب میں ان کی تصدیق کرنا اور سچے دل سے ان کی ایک ایک بات پر یقین لانا ایمان ہے،

ادامه الله لنا | اللہ تعالیٰ اس پر ہمیں دوام عطا فرمائے حتی کہ ہماری
به بفضل س | روزِ قیامت آپ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے ملاقات
ہو اور اللہ تعا | کے ساتھ داخلہ عطا فرمائے۔ (ت)
اور معا | ں میں ادنیٰ شک لانا کفر،
اعاذنا الله من | اپنے حفظِ عظیم سے اللہ تعالیٰ ہمیں اپنی پناہ عطا
ضعفنا بلطفه | فرمائے اور ہمارے عجز اور کمزوری پر لطفِ عظیم سے
اٰمین، اٰمین | رحم فرمائے، وہی غفور رحیم ہے، آمین آمین
اے معبودِ برحق آمین! (ت)



پھر یہ انکار جس سے خدا مجھے اور سب مسلمانوں کو پناہ دے دو طرح ہوتا ہے، لزومی و الالتزامی۔ التزامی یہ کہ ضروریاتِ دین سے کسی شئ کا تصریحاً خلاف کرے یہ قطعاً اجماعاً کفر ہے اگرچہ نامِ کفر سے چڑے اور کمال اسلام کا دعویٰ کرے۔ کفرِ التزامی کے یہی معنی نہیں بلکہ صاف صاف اپنے کافر ہونے کا اقرار کرتا ہو جیسا کہ بعض جہّال سمجھتے ہیں، یہ اقرار تو بہت طوائف کفّار میں بھی نہ پایا جائے گا ہم نے دیکھا ہے بہتیرے ہندو کافر کہنے سے چڑتے ہیں، بلکہ اس کے یہ معنیٰ کہ جو انکار اس سے صادر ہوا یا جس بات کا اس نے دعویٰ کیا وُہ بعینہٖ کفر و مخالفِ ضروریاتِ دین ہو جیسے طائفہ تالفہ نیاچرہ کا وجود ملک و جن و شیطان و آسمان و نار و جنان و معجزاتِ انبیاء علیہم افضل الصلٰوۃ والسلام سے ان معانی پر کہ اہلِ اسلام کے نزدیک حضور ہادی برحق صلوات اللہ وسلامہ علیہ سے متواتر ہیں انکار کرنا اور اپنی تاویلات باطلہ و توہمات عاطلہ کو لے مرنا، نہ ہرگز ہرگز ان تاویلوں کے شوشے انھیں کفر سے بچائیں گے نہ محبتِ اسلام و ہمدردیٔ قوم کے جھوٹے دعوے کام آئیں گے، قاتلھم اللہ انّٰی یؤفکون[1] (اللہ انھیں مارے کہاں اوندھے جاتے ہیں۔ ت)۔ اور لزومی یہ کہ جو بات اس نے کہی عین کفر نہیں مگر منجر بکفر ہوتی ہے یعنی مآلِ سخن ولازمِ حکم کو ترتیبِ مقدمات و تتمیم تقریبات کرتے لے چلئے تو انجام کار اس سے کسی ضروریِ دین کا انکار لازم آئے جیسے روافض کا خلافتِ حقہ راشدہ خلیفۂ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم حضرت جناب صدیقِ اکبر و امیر المومنین حضرت جناب فاروقِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے انکار کرنا کہ تفصیل

---

[1] القرآن الکریم ۹/۳۰ و ۶۳/۴

حوالہ صفحہ 42 پر ملاحظہ فرمائیں

ضَروریاتِ دین سے ہو۔یعنی زَبان سے **کلِمۂ کفر** بکے جس میں تاویلِ صحیح کی گُنجائش نہ ہو۔یو ہیں بعض اَفعال (کام) بھی ایسے ہیں جن سے **کافر** ہوجاتا ہے مَثَلاً بُت کوسجدہ کرنا،مُصحَف شریف (قرانِ پاک) کونَجاست کی جگہ پھینک دینا۔

(بہارِشریعت حصّہ ۹ ص ۱۷۳)

کُفر کی اَقسام اور تکفیر کے بارے میں سُوال جواب

کلماتِ کُفر کی قِسمیں

سُوال: کَلماتِ کُفر کی کتنی قسمیں ہیں؟

جواب: کَلِماتِ کُفر کی دوقِسمیں ہیں(۱)لُزُومِ کُفر (۲) اِلتِزامِ کفر۔چُنانچِہ صَدْرُالشَّرِیْعَہ ، بَدْرُ الطَّرِیقہ حضرتِ علّامہ مولانا مفتی محمد امجد علی اعظمی علیہ رحمۃ اللہ القوی فرماتے ہیں: **اقوالِ کُفر** یہ دوقسم کے ہیں (۱) ایک وہ جس میں کسی معنیِٰ صحیح کا بھی اِحتِمال (یعنی پہلو) ہو(۲) دوسرے وہ کہ اس میں کوئی ایسے معنیٰ نہیں بنتے جوقائل کوکُفر سے بچاوے۔اِس میں اوّل کو **لُزومِ**

حوالہ صفحہ 43 پر ملاحظہ فرمائیں

کُفر کہا جاتا ہے اور قسمِ دُوُم کو **اِلتِزامِ کُفر**۔ لُزُومِ کفر کی صورت میں بھی فُقَہائے کرام (رَحِمَہُمُ اللّٰہُ السّلام) نے حکمِ کُفر دیا مگر مُتَکَلِّمِین(1) (رَحِمَہُمُ اللّٰہُ المُبِین) اِس سے سُکوت کرتے (یعنی خاموشی اختیار فرماتے) ہیں۔ اور فرماتے ہیں جب تک **اِلتِزام** کی صُورت نہ ہو قائل کو **کافِر** کہنے سے سُکوت کیا جائیگا اور اَحوَط (یعنی زِیادہ مُحتاط) یِہی **مذہبِ مُتَکَلِّمِین** (رَحِمَہُمُ اللّٰہُ المُبِین) ہے۔ واللہ اعلم. (فتاوٰی امجدیہ ج ٤ ص ٥١٢، ٥١٣)

لُزُوم و اِلتِزام کی تفصیل

سُوال: لُزُومِ کُفر اور **اِلتزامِ** کُفر کی مزید تفصیل بیان کر دیجئے۔

جواب: لُزُومِ کُفر کی تعریف کا خُلاصہ یہ ہے کہ وہ بات عَینِ کُفر نہیں مگر کُفر تک پُہنچانے والی ہے اور **اِلتِزام کُفر** یہ ہے کہ **ضروریاتِ دین** میں سے کسی چیز کا صَراحۃً (یعنی واضح طور پر) خِلاف کرے۔ چُنانچِہ میرے آقا **اعلیٰ حضرت**، امامِ اَہلِ

---

(1) جو عُلَمائے کرام علمِ کلام یعنی علمِ عقائد کے ماہِر ہوتے ہیں اور نقلی یعنی شرعی دلائل کے ساتھ ساتھ عقلی دلائل سے بھی عقائد کو ثابت کرتے ہیں انھیں مُتَکَلِّمِین کہا جاتا ہے۔

حوالہ صفحہ 43 پر ملاحظہ فرمائیں

فرمانِ مصطفٰے :(صلی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلم) جس نے کتاب میں مجھ پر درود پاک لکھا تو جب تک میرا نام اُس کتاب میں لکھا رہے گا فرشتے اس کیلئے استغفار کرتے رہیں گے۔

سنّت، مُجَدِّدِ دین وملّت مولانا شاہ اَحمد رضا خان علیہ رحمۃُ الرّحمٰن **لُزُوم واِلْتِزَام** کے مُتَعَلِّق فرماتے ہیں:'' **سَیِّدُ الْعٰلَمِین مُحَمَّدٌ رَّسولُ اللّٰہ**(عَزَّوَجَلَّ و) صلی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلّم جو کچھ اپنے رب(عَزَّوَجَلَّ) کے پاس سے لائے ان سب میں ان کی تصدیق کرنا اور سچّے دل سے ان کی ایک ایک بات پر یقین لانا **ایمان** ہے اور **مَعاذَاللّٰہ** (عَزَّوَجَلَّ) ان میں سے کسی بات کا جُھٹلانا اور اس میں ادنیٰ شک لانا **کُفر** (ہے)۔ پھر یہ انکار جس سے خدا مجھے اور سب مسلمانوں کو پناہ دے، دوطرح ہوتا ہے(۱) **لُزُومی** و (۲) **اِلْتِزَامی** ۔**اِلْتِزَامی یہ کہ ضروریاتِ دین سے کسی شَے کا تَصرِیحاً** (یعنی صاف صاف) **خِلاف کرے یہ قَطْعاً اِجماعاً کُفر** ہے اگرچِہ (خِلاف کرنے والا) نام **کُفر** سے چڑے اور کمالِ اسلام کا دعوٰی کرے۔۔۔۔۔۔۔جیسے طائِفہٗ تالِفہٗ نَیاچِرہ (یعنی ہلاک وبرباد ہونے والے نَیچری فرقہ والوں) کا، وُجُودِ **مَلک** وجنّ وشیطان و آسمان ونار وجِنّان و **مُعجِزاتِ انبیاء** علیہم افضل الصلوٰۃ والسلام سے اُن مَعانی پر کہ اہلِ اسلام کے نزدیک **حُضُور** صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم سے مُتَوَاتِر ہیں

حوالہ صفحہ 43 پر ملاحظہ فرمائیں

انکار کرنا اور اپنی تاَوِیلاتِ باطِلَہ وتَوَہُّماتِ عاطِلہ (یعنی جھوٹی تاویلوں اور خالی وَہموں) کو لے مرنا۔ نہ ہرگز ہرگز ان تاویلوں کے شَوشے اُنہیں **کُفر** سے بچائیں گے، نہ مَحَبَّتِ اسلام وہمدردی کے جھوٹے دعوے کام آئیں گے ۔۔۔۔۔ اور **لُزُومی** یہ کہ جو بات اس نے کہی عینِ **کُفر** نہیں مگر مُنجِر بکُفر (یعنی کُفر کی طرف لے جانے والی) ہوتی ہے، یعنی مآلِ سُخَن ولازِمِ حُکم کو ترتیبِ مُقدَّمات و تَتمیمِ تَقریبات کرتے لے چلئے تو انجامِ کار اس سے کسی ضَروریِ دین کا انکار لازِم آئے۔" (فتاوٰی رضویہ ج۱۵ص ۴۳۱)

اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے فتوے کا آسان لفظوں میں خلاصہ

سُوال: سرکارِ اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے **مبارَک فتوے** کے بیان کردہ اقتِباس کا آسان لفظوں میں خلاصہ کر دیجئے۔

جواب: میرے آقا اعلیٰ حضرت، امامِ اَہلِ سنّت، مُجدِّدِ دین وملّت مولانا **شاہ امام اَحمد رضا خان** علیہ رحمۃُ الرَّحمٰن اپنے **مبارَک فتوے** کے مذکورہ اقتِباس میں ایمان وکفر کی تعریف بیان کرنے کے بعد کفر کی دو اقسام **لُزُوم** و **اِلتِزام** (اِل۔تِ۔زام) کا ذکر کرتے

حوالہ صفحہ 43 پر ملاحظہ فرمائیں

ہوئے فرماتے ہیں: (۱) **اِلتِزامِ کفر** یعنی ضَروریاتِ دین میں سے کسی ایک چیز کا بھی خِلاف کرنا۔ چاہے وہ خلاف کرنے والا بظاہر اسلام کا کیسا ہی شیدائی بنتا ہواور بے شک **کفر** کے نام سے چڑتا ہو مگر اس پر حکمِ **کفر** ہے اور وہ اسلام سے خارج ہے۔ جیسا کہ نَیچری فرقہ والے جو کہ بظاہر اسلام اور ملّتِ اسلامیہ کی **مَحَبَّتوں** کا خوب دم بھرتے اور بڑھ چڑھ کر اپنے آپ کو مسلمانوں میں کھپاتے ہیں مگر کئی **ضَروریاتِ دین** کا خلاف کرتے ہیں مَثَلاً ملائکہ، جِنّات، شیطان، آسمان، جنّت، دوزخ اور معجزات انبیاءِ کرام عَلَیہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام کے وہ مَعانی جو کہ ہمارے مکّی مَدَنی آقا صلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم سے بتواتُر ثابت ہیں اور سبھی اہلِ اسلام کا جن پر اتّفاق ہے ان کو تسلیم کرنے کے بجائے اُلٹی سیدھی تاویلوں کے ذریعے اپنے من گھڑت جُداگانہ معنیٰ بیان کرتے ہیں۔ لہٰذا نَیچریوں کو ان کے محبّتِ اسلام کے دعوے ہرگز کفر سے نہیں بچا سکتے (۲) **لُزومِ کُفر** عینِ کُفر تو نہیں ہوتا مگر کفر تک لے جانے والا ہوتا ہے۔ یعنی کلام کا انجام اور حکم کا لازم کفرِ حقیقی ہے۔ مراد یہ کہ اگر مُقدَّمات کو ترتیب دیا جائے اور تقریبات کو مکمل کرتے جائیں تو بالآخر کسی ضروری دینی کا

انکار لازم آئے۔ اس کی بَہُت سی صورتیں ہوتی ہیں۔

حوالہ صفحہ 43 پر ملاحظہ فرمائیں

كتاب الأسماء والصفات

تأليف
الإمام الحافظ
أبي بكر أحمد بن الحسين البيهقي
المولود سنة ٣٨٤ والمتوفى سنة ٤٥٨ رحمه الله

حققه وخرج أحاديثه وعلق عليه
عبد الله بن محمد الحاشدي

قدم له
فضيلة الشيخ مقبل بن هادي الوادعي

المجلد الأول

مكتبة السوادي للتوزيع

حوالہ صفحہ 45 پر ملاحظہ فرمائیں

(١٩٥) أخبرنا أبو عبد الله الحافظ ثنا أبو العباس محمد بن يعقوب ثنا محمد ابن إسحاق ثنا يحيى بن صالح الوُحَاظي ثنا إسحاق بن يحيى الكلبي ثنا الزهري حدثني سعيد بن المسيب أن أبا هريرة رضي الله عنه أخبره عن النبي ﷺ قال: «أنزل الله تعالى في كتابه فذكر قوماً استكبروا فقال: ﴿إِنَّهُمْ كَانُوا إِذَا قِيلَ لَهُمْ لا إِلَهَ إلا اللَّهُ يَسْتَكْبِرُونَ﴾ [الصافات: ٣٥] وقال تعالى: ﴿إِذْ جَعَلَ الَّذِينَ كَفَرُوا فِي قُلُوبِهِمُ الْحَمِيَّةَ، حَمِيَّةَ الْجَاهِلِيَّةِ، فَأَنْزَلَ اللَّهُ سَكِينَتَهُ عَلَى رَسُولِهِ وَعَلَى الْمُؤْمِنِينَ وَأَلْزَمَهُمْ كَلِمَةَ التَّقْوَى وَكَانُوا أَحَقَّ بِهَا وَأَهْلَهَا﴾ [الفتح:٢٦] وهي: لا إله إلا الله محمد رسول الله» استكبر عنها المشركون يوم الحديبية يوم كاتبهم رسول الله ﷺ في قضية المدة.

(١٩٦) أخبرنا أبو الحسن علي بن أحمد بن عبدان أنا أحمد بن عبيد الصفار ثنا عباس الأسفاطي ثنا إسماعيل بن أبي أويس عن أخيه عن سليمان بن بلال عن

= محمد بن علي بن الحسن بن شقيق عن أبيه علي ابن الحسن بن شقيق عن الحسين بن واقد. فقد أخرجه ابن جرير في تفسيره ٢٤/ ١٨ قال: حدثني محمد بن علي بن الحسن بن شقيق قال سمعت أبي قال أخبرنا الحسين بن واقد به، وهذا إسناد صحيح رجاله كلهم ثقات. ومحمد بن علي بن الحسن بن شقيق قال أبو حاتم: صدوق كما في الجرح والتعديل ٤/ ١/ ٢٨. وقال الحاكم صحيح على شرط الشيخين وسكت عليه الذهبي، وذكره السيوطي في الدر المنثور ٥/ ٣٥٧ وزاد نسبته لابن المنذر وابن مردويه. والله أعلم.

(١٩٥) إسناده حسن وهو مختصر الذي بعده:

أبو العباس محمد بن يعقوب هو الأصم تقدم برقم (٥) ومحمد بن إسحاق هو الصاغاني تقدم أيضاً برقم (٢٦) وبقية رجال الإسناد ثقات رجال الشيخين سوى إسحاق بن يحيى الكلبي وهو صدوق كما في التقريب، وانظر الحديث التالي.

(١٩٦) حديث صحيح:

ابن عبدان والصفار تقدما في أول حديث. وعباس الأسفاطي هو ابن الفضل ذكره ابن الأثير في اللباب ولم يذكر فيه جرحاً ولا تعديلاً وهو متابع في هذا الحديث.
والحديث أخرجه ابن جرير في تفسيره ٢٦/ ١٠٣ ـ ١٠٤ عن عمرو بن محمد =

حوالہ صفحہ 45 پر ملاحظہ فرمائیں

یَااَھْلَ الْکِتٰبِ لَا تَغْلُوْا فِیْ دِیْنِکُمْ

عقائدِ محمودیّہ

نمبر (۱)

یعنی

آنحضرت صلعم سے مرزا صاحب افضل ہیں اور انکو اُمتی کہنا کفر ہے

مؤلّفہ

مولوی میر مدثّر شاہ صاحب گیلانی پشاوری

سنہ ۱۹ ۱۹ء

احمدیہ انجمن اشاعت اسلام لاہور نے شائع کیا

حوالہ صفحہ 47 پر ملاحظہ فرمائیں

لکھ آیا ہوں۔ کہ کلمہ طیبہ تمام اسلامی تعلیم کا لب لباب ہے۔ جب وہ بیفائدہ ہوگیا تو پھر کل شریعت بیفائدہ ہوگئی۔ اس سے تو یہ لازم آتا ہے کہ جو لوگ اس زمانہ میں دوسرے مذاہب سے اسلام میں داخل ہونا چاہیں تو اُن کو میرزا صاحب کا کلمہ پڑھوانا چاہئیے۔ کیونکہ جب مسلمان اس کلمہ کو پڑھنے کے باوجود مسلمان نہیں تو پھر کوئی کافر اس کلمہ کو پڑھ کر کس طرح سے مسلمان ہوسکتا ہے تیراں سو سال تک تو یہی کلمہ مسلمان بناتا رہا۔ مگر اب چودھویں صدی ہجری کے آغاز سے اُسکو پڑھ کر کوئی شخص مسلمان نہیں ہوسکتا اور نہ رہ سکتا ہے بلکہ اُلٹا کافر بن جاتا ہے معلوم نہیں کہ اب حضرت میرزا صاحب کے کلمہ کے جاری کرنے میں کیوں دیر کیجاتی ہے۔ میں پوچھتا ہوں کہ آیا آپ کا اعتقاد اسبات پر ہے یا نہیں۔ اور آیا آپ زبان سے یہ اقرار کرتے ہیں یا نہیں کہ اللہ واحد ہے سوائے اسکے کوئی معبود نہیں اور میرزا غلام احمد رسول اللہ ہے۔ اگر اس پر اعتقاد ہے تو پھر اسمیں کیا حرج ہے۔ کہ اگر عربی زبان میں اس کا ترجمہ کرکے یہ کہہ دیا جائے کہ

لا الہ الا اللہ میرزا غلام احمد رسول اللہ

کیونکہ جب پنجابی اور اردو زبان میں آپ کلمہ پڑھ سکتے ہیں۔ تو پھر عربی زبان نے کیا قصور کیا ہے۔ کہ اسمیں آپ نہیں پڑھ سکتے۔ کوئی وجہ ہونی چاہئیے کہ پنجابی میں تو کلمہ پڑھنا جائز ہے مگر عربی میں جائز نہیں شاید یہ وجہ ہو کہ پنجابی رسول کیلئے پنجابی میں کلمہ پڑھنا چاہئیے۔ اور عربی رسول کیلئے عربی میں کلمہ پڑھنا چاہئیے۔ آپ مہربانی کرکے معقولیت سے نہ گالی سے اس سوال کا جواب دیں۔ اور اگر آپ کا یہ عقیدہ نہیں تو پھر بحث ہی ختم ہے +

میاں صاحب کا دوسرا حوالہ:- پس میرا ایمان ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام اسقدر رسولکریم صلعم کے نقش قدم پر چلے کہ وہی ہو گئے۔ لیکن کیا اُستاد اور شاگرد کا ایک مرتبہ ہوسکتا ہے۔ گو شاگرد علم کے لحاظ سے اُستاد کے برابر بھی ہو جائے۔ تو ساتھ ہی یہ بھی یقین اور عقیدہ رکھتے ہیں۔ کہ آپ کا تعلق رسولکریم صلعم سے خادم اور غلام کا ہے۔ ہاں یہ بھی کہتے ہیں کہ جو کچھ رسول کریم صلعم کے ذریعے سے ظاہر ہوا تھا۔ وہی مسیح موعود

حوالہ صفحہ 47 پر ملاحظہ فرمائیں

عاجز کو رسول کر کے پکارا گیا ہے۔ پھر اس کے بعد اِسی کتاب میں میری نسبت یہ وحی اللہ ہے جری اللّٰه فی حلل الانبیاء یعنی خدا کا رسول نبیوں کے حلوں میں دیکھو براہین احمدیہ صفحہ ۵۰۴ پھر اسی کتاب میں اس مکالمہ کے قریب ہی یہ وحی اللہ ہے مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ وَ الَّذِیْنَ مَعَهٗ اَشِدَّآءُ عَلَى الْكُفَّارِ رُحَمَآءُ بَيْنَهُمْ ۔ اس وحی الٰہی میں میرا نام محمد رکھا گیا اور رسول بھی۔ پھر یہ وحی اللہ ہے جو صفحہ ۵۵۷ براہین میں درج ہے ''دنیا میں ایک نذیر آیا'' اس کی دوسری قراءت یہ ہے کہ دنیا میں ایک نبی آیا۔ اسی طرح براہین احمدیہ میں اور کئی جگہ رسول کے لفظ سے اس عاجز کو یاد کیا گیا۔ سو اگر یہ کہا جائے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تو خاتم النبیّین ہیں پھر آپ کے بعد اور نبی کس طرح آ سکتا ہے۔ اس کا جواب یہی ہے کہ بے شک اُس طرح سے تو کوئی نبی نیا ہو یا پُرانا نہیں آ سکتا جس طرح سے آپ لوگ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو آخری زمانہ میں اُتارتے ہیں اور پھر اس حالت میں اُن کو نبی بھی مانتے ہیں بلکہ چالیس برس تک سلسلہ وحی نبوت کا جاری رہنا اور زمانہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے بھی بڑھ جانا آپ لوگوں کا عقیدہ ہے۔ بے شک ایسا عقیدہ تو معصیت ہے اور آیت وَلٰكِنْ رَّسُوْلَ اللّٰهِ وَخَاتَمَ النَّبِيّٖنَ[1] اور حدیث لَانَبِیَّ بَعْدِیْ اس عقیدہ کے کذب صریح ہونے پر کامل شہادت ہے۔ لیکن ہم اس قسم کے عقائد کے سخت مخالف ہیں اور ہم اس آیت پر سچا اور کامل ایمان رکھتے ہیں جو فرمایا کہ وَلٰكِنْ رَّسُوْلَ اللّٰهِ وَخَاتَمَ النَّبِيّٖنَ اور اس آیت میں ایک پیشگوئی ہے جس کی ہمارے مخالفوں کو خبر نہیں اور وہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ اس آیت میں فرماتا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد پیشگوئیوں کے دروازے قیامت تک بند کر دیئے گئے اور ممکن نہیں کہ اب کوئی ہندو یا یہودی یا عیسائی یا کوئی رسمی مسلمان نبی کے لفظ کو اپنی نسبت ثابت کر سکے۔ نبوت کی تمام کھڑکیاں بند کی گئیں مگر ایک کھڑکی سیرت صدیقی کی کھلی ہے یعنی فنافی الرسول کی۔ پس جو شخص اس کھڑکی کی راہ سے خدا کے پاس آتا ہے

حوالہ صفحہ 48 پر ملاحظہ فرمائیں

معترض کا یہ خیال ہے کہ کلمہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا اسم مبارک اس غرض سے رکھا گیا ہے کہ وہ آخری نبی ہیں تبھی تو یہ اعتراض کرتا ہے کہ اگر محمدؐ رسول اللہ کے بعد کوئی اور نبی ہے، تو اس کا کلمہ بناؤ۔ نادان اتنا نہیں سوچتا کہ محمدؐ رسول اللہ کا نام کلمہ میں تو اس لیئے رکھا گیا ہے کہ آپ نبیوں کے سرتاج اور خاتم النبیین ہیں اور آپ کا نام لینے سے باقی سب نبی خود اندر آجاتے ہیں ہر ایک کا علیحدہ نام لینے کی ضرورت نہیں ہے ہاں حضرت مسیح موعودؑ کے آنے سے ایک فرق ضرور پیدا ہو گیا ہے اور وہ یہ کہ مسیح موعودؑ کی بعثت سے پہلے تو محمدؐ رسول اللہ کے مفہوم میں صرف آپ سے پہلے گذرے ہوئے انبیاء شامل تھے مگر مسیح موعودؑ کی بعثت کے بعد محمدؐ رسول اللہ کے مفہوم میں ایک اور رسول کی زیادتی ہو گئی لہٰذا مسیح موعودؑ کے آنے سے نعوذ باللہ لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ کا کلمہ باطل نہیں ہوتا بلکہ اور بھی زیادہ شان سے چمکنے لگ جاتا ہے۔ غرض اب بھی اسلام میں داخل ہونے کے لیئے یہی کلمہ ہے صرف فرق اتنا ہے کہ مسیح موعودؑ کی آمد نے محمدؐ رسول اللہ کے مفہوم میں ایک رسول کی زیادتی کر دی ہے اور بس۔ علاوہ اسکے اگر ہم بفرض محال یہ بات مان بھی لیں کہ کلمہ شریف میں نبی کریمؐ کا اسم مبارک اس لیئے رکھا گیا ہے کہ آپ آخری نبی ہیں تو تب بھی کوئی حرج واقع نہیں ہوتا اور ہم کو نئے کلمہ کی ضرورت پیش نہیں آتی کیونکہ مسیح موعودؑ نبی کریمؐ سے کوئی الگ چیز نہیں ہے جیسا کہ وہ خود فرماتا ہے صار وجودی وجودہ نیز من فرق بینی و بین المصطفٰے فما عرفنی و ما رٰی اور یہ اس لیئے ہے کہ اللہ تعالیٰ کا وعدہ تھا کہ وہ ایک دفعہ اور خاتم النبیین کو دنیا میں مبعوث کرے گا جیسا کہ آیت اٰخرین منھم سے ظاہر ہے پس مسیح موعودؑ خود محمدؐ رسول اللہ ہے جو اشاعت اسلام کے لیئے دوبارہ دنیا میں تشریف لائے۔ اس لیئے ہم کو کسی نئے کلمہ کی ضرورت نہیں ہاں اگر محمدؐ رسول اللہ کی جگہ کوئی اور آتا تو ضرورت پیش آتی۔ فتدبروا

چھٹا اعتراض یہ ہے کہ لا نفرق بین احد من رسلہ کے لفظ رسل کے مفہوم میں صرف وہی رسول شامل ہیں جو محمدؐ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پہلے گذر چکے ہیں اور اس کا ثبوت یہ دیا جاتا ہے کہ سورۃ بقرہ کے پہلے رکوع میں متقی کی شان میں

کا کام پورا کرے اور ھو الذی ارسل رسولہ بالھدٰی ودین الحق لیظھرہ علی الدین کلہ کے فرمان کے مطابق تمام ادیان باطلہ پر اتمام حجت کرکے اسلام کو دنیا کے کونوں تک پہنچا دے تو اس صورت میں کیا اس بات میں کوئی شک رہ جاتا ہے کہ قادیان میں اللہ تعالیٰ نے پھر محمد صلعم کو اُتارا تا اپنے وعدہ کو پورا کرے جو اس نے آخرین منھم لما یلحقوا بھم میں فرمایا تھا یہ میں اپنی طرف سے نہیں کہتا بلکہ مسیح موعودؑ نے خود خطبہ الہامیہ صفحہ ۱۸۰ میں آیت آخرین منھم کا ذکر کرتے ہوئے تحریر فرمایا ہے کہ "در کس طرح منھم کے لفظ کا مفہوم متحقق ہو اگر رسول کریم آخرین میں موجود نہ ہوں جیسا پہلوں میں موجود تھے" پس وہ جس نے مسیح موعودؑ اور نبی کریمؐ کو دو وجود و ل کے رنگ میں لیا اس نے مسیح موعودؑ کی مخالفت کی کیونکہ مسیح موعودؑ کہتا ہے صار وجودی وجودہ اور جس نے مسیح موعودؑ اور نبی کریم میں تفریق کی اس نے بھی مسیح موعودؑ کی تعلیم کے خلاف قدم مارا کیونکہ مسیح موعودؑ صاف فرماتا ہے کہ من فرق بینی و بین المصطفٰے فما عرفنی ومارأی (دیکھو خطبہ الہامیہ صفحہ ۱۷۱) اور وہ جس نے مسیح موعودؑ کی بعثت میں نبی کریمؐ کی بعثت ثانی نہ جانا اس نے قرآن کو پس پشت ڈالدیا کیونکہ قرآن پکار پکار کر کہہ رہا ہے کہ محمد رسول اللہ ایک دفعہ پھر دنیا میں آئیگا۔ پس ان سب باتوں کے سمجھ لینے کے بعد اس بات میں کوئی شک باقی نہیں رہتا کہ وہ جس نے مسیح موعودؑ کا انکار کیا اس نے مسیح موعودؑ کا انکار نہیں کیا بلکہ اس نے اسکا انکار کیا جسکی بعثت ثانی کے وعدہ کو پورا کرنے کے لیئے مسیح موعودؑ مبعوث کیا گیا اور اس نے اسکا انکار کیا جس نے آخرین میں آنا تھا اور پھر اس نے اس کا انکار کیا جس نے اپنی قبر سے اٹھکر حسب وعدہ پھر اپنی قبر میں جانا تھا پس اے نادان! تو مسیح موعودؑ کے انکار کو کوئی معمولی بات نہ جان کیونکہ محمدؐ نے اپنے ہاتھوں سے اپنی نبوت کی چادر اسپر چڑھائی ہے اور اگر تیرا دل غیروں کے پنجے میں گرفتار ہے اور انکی محبت تجھے چین نہیں لینے دیتی تو جا پہلے آخرین منھم کی آیت قرآن سے نکال پھینک اور پھر جو تیرے دل میں آئے کہہ۔ کیونکہ جبتک یہ آیت قرآن کریم میں موجود ہے اسوقت تک تو مجبور ہے کہ مسیح موعودؑ کو محمدؐ کی شان میں قبول کرے اور یا مسیح موعودؑ سے ارتداد کی

حوالہ صفحہ 50 پر ملاحظہ فرمائیں

ہے مردوں سے مردے باتیں کریں اور زندوں سے زندے ہم زندہ ہیں ہمارا مذہب اسلام زندہ ہے ہمارا خدا حیی وقیوم زندہ خدا ہے۔

ایک بڑے مشہور و معروف سجادہ نشین صوفی نے مجھے لکھا کہ قادیان میں تم نے جاکر کیا لیا۔ کبھی آنحضرت ﷺ کی زیارت بھی خواب میں کی ہے یا مرزا صاحب نے کبھی زیارت کرائی ہے مجھ میں اتنی طاقت ہے کہ ایک رات میں آنحضرت ﷺ کی زیارت کرادیتا ہوں آؤ میرے پاس آؤ میں نے یہ خط حضرت اقدس علیہ السلام کو دیا۔ اور یہ عرض کیا کہ میں نے اس کا یہ جواب لکھا ہے کہ تم تو خواب میں آنحضرت ﷺ کی زیارت کرانے کے مدعی ہو۔ ہم پانچ وقت تو بلاناغہ رسول اللہؐ کی زیارت بچشم سر کرتے ہیں جس میں کوئی شک و شبہ نہیں اور خواب میں تو شک کی بہت گنجائش ہے چونکہ ہمیں آپ کی پانچ وقت نماز میں اور اس کے دوسرے وقتوں میں زیارت ہوتی ہے یہ جواب ٹھیک ہے؟ آپ نے فرمایا ٹھیک ہے اور سچ ہے بے شک صاحبزادہ صاحب لکھدو اور قطعی طور پر لکھدو۔ ہمارا وجود آنحضرت ﷺ کا وجود ہے اور خدا نے خود ہمیں رسول فرمایا ہے اور یہ بھی لکھ دو کہ خواب میں تو شیطان کا بھی دخل ہوتا ہے پھر فرمایا یہ سچ ہے کہ آنحضرت ﷺ کی صورت مبارک پر شیطان نہیں بن سکتا مگر یہ ان لوگوں کے لئے ہے جنھوں نے آپ کو دیکھا اور جنھوں نے نہیں دیکھا شیطان ان کو دھوکا دے سکتا ہے اور یہ بھی لکھو کہ تمام قرآن شریف پڑھ کر دیکھ لو یہ ذکر کہیں نہیں پاؤ گے کہ کسی نبی و رسول کی خواب میں زیارت کرنی چاہئے اور نہ یہ ضروری ہے ہاں قرآن شریف ایمان اور تقویٰ اور عبادت سے بھرا پڑا ہے کہ ایمان لاؤ تقویٰ اختیار کرو اوامر کے پابند رہو اور مناہی سے رکے اور بچتے رہو کوئی آیت قرآن شریف میں ایسی نہیں جس میں فرمایا گیا ہو کہ آنحضرت ﷺ کی یا پیغمبروں کی خواب میں زیارت کرو۔ یہ اور بات ہے کہ اللہ برکت متابعت آنحضرت ﷺ آپؐ کی یا کسی اور رسول کی زیارت کراوے اصل

المعجمة والزاى عن عمرو بن دينار بذكر ابن عباس فيه فذكره وزاد، ولولا الكلمة التي قالها لما لبث في السجن ما لبث، وقد مضى شرح مايتعلق بذلك في قصة يوسف من أحاديث الأنبياء.

١٠ - باب من رأى النبيَّ ﷺ في المنام

٦٩٩٣ - حدثنا عبدانُ أخبرنا عبدُ الله عن يونسَ عن الزُّهري حدثني أبو سَلَمةَ، أنَّ أبا هريرة قال: سمعت النبيَّ ﷺ يقول: من رآني في المنام فسيراني في اليقظة، ولا يتمثل الشيطان بي. قال أبو عبد الله: قال ابن سيرين اذا رآه في صورته

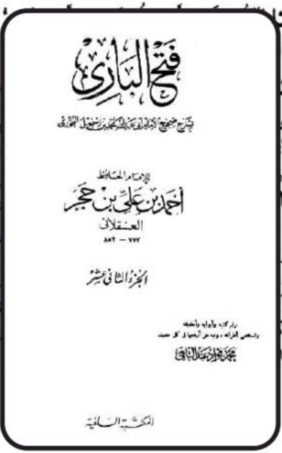
٦٩٩٤ - حدثنا مُعلَّى بن أسدٍ حدثنا عبدُ العزيز بن مختار حدثنا ثابتٌ البنانيُّ عن أنس رضي الله عنه قال: قال النبيُّ ﷺ: من رآني في المنام فقد رآني، فإنَّ الشيطانَ لا يتمثل بي، ورؤيا المؤمن جزء من ستةٍ وأربعين جُزءاً من النبوة

٦٩٩٥ - حدثنا يحيى بن بُكَير حدثنا الليثُ عن عُبيد الله بن أبي جعفر أخبرني أبو سَلَمة عن أبي قتادةَ قال قال النبي ﷺ: الرؤيا الصالحةُ من الله والحلم من الشيطان، فمن رأى شيئاً يكرهه فلينفث عن شماله ثلاثاً وليتعوَّذ من الشيطان فإنها لا تضره، وإنَّ الشيطانَ لا يتراءى بي

٦٩٩٦ - حدثنا ... عن الزهريّ قال أبو سلمة قال أبو قتادةَ رضيَ ... يونسُ وابن أخي الزهري

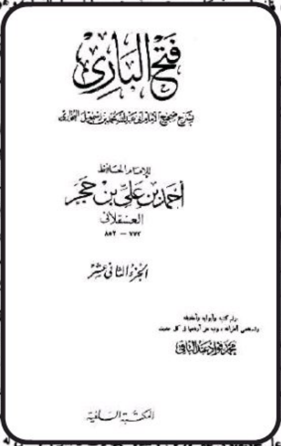
٦٩٩٧ - حدثنا ... عبد الله بن خباب عن أبي سعيد الخُدريّ سمع النبي ... رآني

قوله (باب من رأ... ل حديث أبي هريرة. قوله (عبد الله) هو ابن المبا... رواية الاسماعيلي من طريق الزبيدي عن الزهري، ... نام فسيراني في اليقظة) زاد مسلم من هذا الوجه، أو ... في الطريق المذكورة، فقد رآني في اليقظة، بدل قو... صححه الترمذي وأبو عوانة ووقع عند ابن ماجه من ...: فسيراني في اليقظة، فكأنما رآني في اليقظة، فقد رآ... قظة،. قوله (قال أبو عبد الله قال ابن سيرين إذا رآ... رها، وقد رويناه موصولا من طريق اسماعيل بن ... عن حماد بن زيد عن أيوب



حوالہ صفحہ 53 پر ملاحظہ فرمائیں

قال : وكان محمد - يعني ابن سيرين - إذا قص عليه رجل أنه رأى النبي ﷺ قال : صف لي الذي رأيته ، فإن وصف
له صفة لا يعرفها قال : لم تره ، وسنده صحيح ، ووجدت له ما يؤيده : فأخرج الحاكم من طريق عاصم بن كليب حدثني
أبي قال : قلت لابن عباس رأيت النبي ﷺ في المنام قال : صفه لي ، قال : ذكرت الحسن بن علي فشبهته به ، قال :
قد رأيته ، وسنده جيد . ويعارضه ما أخرجه ابن أبي عاصم من وجه آخر عن أبي هريرة قال ، قال رسول الله ﷺ
من رآني في المنام فقد رآني ، فإ ... فهو ضعيف لاختلاطه ، وهو
من رواية من سمع منه بعد ا ... بي : رؤية النبي ﷺ بصفته
المعلومة إدراك على الحقيقة ... لأنبياء لا تغيرهم الأرض ،
ويكون إدراك الذات الكري ... رية فقال : الرؤيا لا حقيقة
لها أصلا وشذ بعض الصالحين ... : هي مدركة بعينين في القلب
قال وقوله « فسيراني » معناه ... له فسيراني في القيامة ، ولا
فائدة في هذا التخصيص ، و ... يقظة طابق ما رآه في المنام
فيكون الأول حقا وحقيقة ... رته المعروفة . فإن رآه على
خلاف صفته فهي أمثال ، ... العكس . وقال النووي قال
عياض : يحتمل أن يكون ا ... ورته في حياته كانت رؤياه
حقا . ومن رآه على غير صو ... صحيح أنه يراه حقيقة سواء
كانت على صفته المعروفة أو ... ، بل ظاهر قوله أنه يراه
حقيقة في الحالين . لكن في ... إلى التعبير . قال القرطبي :
اختلف في معنى الحديث فقال ... في اليقظة سواء ، قال وهذا
قول يدرك فساده بأوائل ال ... عليها وأن لا يراه رائيان في
آن واحد في مكانين وأن يح ... ويخاطبوه ، ويلزم من
ذلك أن يخلو قبره من جسده ... لأنه جائز أن يرى في الليل
والنهار مع اتصال الأوقات على ... له أدنى مسكة من عقل .



وقالت طائفة : معناه أن من رآه رآه على صورته التي كان عليها ، ويلزم منه أن من رآه على غير صفته أن تكون
رؤياه من الأضغاث ، ومن المعلوم أنه يرى في النوم على حالة تخالف حالته في الدنيا من الأحوال اللائقة به وتقع
تلك الرؤيا حقا كما لو رؤي ملأ دارا بجسمه مثلا فإنه يدل على امتلاء تلك الدار بالخير ، ولو تمكن الشيطان من
التمثيل بشيء مما كان عليه أو ينسب إليه لعارض عموم قوله « فإن الشيطان لا يتمثل بي » ، فالأولى أن تنزه رؤياه وكذا
رؤيا شيء منه أو مما ينسب إليه عن ذلك ، فهو أبلغ في الحرمة وأليق بالعصمة كما عصم من الشيطان في يقظته ، قال :
والصحيح في تأويل هذا الحديث أن مقصوده أن رؤيته في كل حالة ليست باطلة ولا أضغاثا بل هي حق في نفسها ولو
رؤي على غير صورته فتصور تلك الصورة ليس من الشيطان بل هو من قبل الله وقال وهذا قول القاضي أبي بكر بن
الطيب وغيره . ويؤيده قوله « فقد رأى الحق » أي رأى الحق الذي قصد إعلام الرائي به فإن كانت على ظاهرها وإلا

حوالہ صفحہ 53 پر ملاحظہ فرمائیں

ہے جو کہ اس کی شان کے برخلاف ہے۔ پھر اس کے علاوہ یہ بھی فرمایا کہ اِنَّ مَثَلَ عِیْسٰی عِنْدَ اللّٰہِ کَمَثَلِ اٰدَمَ (ال عمران:۶۰) اگر مسیحؑ بنا باپ کے نہ تھا تو آدم سے مماثلت کیا ہوئی۔ اور وہ کیا اعتراض مسیحؑ پر تھا جس کا یہ جواب دیا گیا؟ تو اریخی بات بھی یہ ہے کہ یہود آپ کی پیدائش کو اسی لیے ناجائز قرار دیتے تھے کہ آپ کا باپ کوئی نہ تھا اس پر خدا نے یہود کو جواب دیا کہ آدم بھی تو بلا باپ پیدا ہوا تھا بلکہ بلا ماں بھی بہ اعتبار واقعات کے جو اعتراض ہوا کرتے ہیں ان سے جواب کو دیکھنا چاہیے اور اگر کوئی اسے خلاف قانون قدرت قرار دیتا ہے تو اول قانون قدرت کی حد بست دکھلا وے۔ [1]

یکم مئی ۱۹۰۳ء (دربارِ شام)

ایک رؤیا فرمایا کہ:- ایک رؤیا تھی تو وحشت ناک مگر اللہ تعالیٰ نے ٹال ہی دیا۔ دیکھا کہ کوئی شخص کہتا ہے کہ بیل کو میدان میں ذبح کریں گے۔ مگر عملی کارروائی نہ ہوئی۔ ذبح نہ ہوا کہ جاگ آگئی۔

آنحضرت کی قبر میں مسیح موعود کے دفن ہونے کا سرّ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو یہ فرمایا ہے کہ مسیح موعود کی قبر میری قبر میں ہوگی۔ اس پر ہم نے سوچا کہ یہ کیا سر ہے تو معلوم ہوا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد ہر ایک قسم کی دُوری اور دُوئی کو دور کرتا ہے اور اس سے اپنے اور مسیح موعود کے وجود میں ایک اتحاد کا ہونا ثابت کیا ہے اور ظاہر کر دیا ہے کہ کوئی شخص باہر سے آنے والا نہیں ہے بلکہ مسیح موعود کا آنا گویا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہی کا آنا ہے جو بروزی رنگ رکھتا ہے۔ اگر کوئی اور شخص آتا تو اس سے دُوئی لازم آتی اور عزت نبوی کے تقاضے کے خلاف ہوتا۔

بروز میں دُوئی نہیں ہوتی اگر کوئی غیر شخص آجاوے تو غیرت ہوتی ہے لیکن جب وہ خود ہی آوے تو پھر غیرت کیسی؟ اس کی مثال ایسی ہے کہ اگر ایک شخص

---

[1] البدر جلد ۲ نمبر ۱۶ مورخہ ۸ رمئی ۱۹۰۳ء صفحہ ۱۲۲

حوالہ صفحہ 54 پر ملاحظہ فرمائیں

آئینہ میں اپنا چہرہ دیکھے اور پاس اس کی بیوی بھی موجود ہو تو کیا اس کی بیوی آئینہ والی تصویر کو دیکھ کر پردہ کرے گی اور اس کو یہ خیال ہوگا کہ کوئی نامحرم شخص آگیا ہے اس لیے پردہ کرنا چاہیے اور یا خاوند کو غیرت محسوس ہوگی کہ کوئی اجنبی شخص گھر میں آگیا ہے اور میری بیوی سامنے ہے نہیں بلکہ آئینہ میں انہیں خاوند بیوی کی شکلوں کا بروز ہوتا ہے اور کوئی اس بروز کو غیر نہیں جانتا اور نہ ان میں کسی قسم کی دُوئی ہوتی ہے۔

یہی حالت مسیح موعود کی آمد کی ہے وہ کوئی غیر نہیں اور نہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے جدا ہے اور کسی نئی تعلیم یا شریعت کو لے کر آنے والا نہیں ہے۔ بلکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہی کا بروز اور آپ کی ہی آمد ہے جس وجہ سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اس کے آنے سے کوئی غیرت دامنگیر نہیں ہوئی بلکہ اس کو اپنے ساتھ ملایا ہے اور یہی سر ہے آپ کے اس ارشاد میں کہ وہ میری قبر میں دفن کیا جاوے گا یہ امر غایت اتحاد کی طرف رہبری کرتا ہے اگر اللہ تعالیٰ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اس قدر تعریف کر کے بھی جو قرآن شریف میں کی گئی ہے اور آپ کو خاتم الانبیاء ٹھہرا کر بھی پھر کبھی اور آپ کے بعد نبوت کے تخت پر بٹھا دیتا تو آپ کی کسی قدر کسرِ شان ہوتی اور اس سے نعوذ باللہ یہ ثابت ہوتا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی قوت قدسی بہت ہی کمزور ہے کہ آپ سے ایک شخص بھی ایسا طیار نہ ہو سکا جو آپ کی امت کی اصلاح کر سکتا اس سے نہ صرف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی کسرِ شان ہوتی بلکہ یہ امر جیسا کہ میں نے ابھی بیان کیا ہے منافی غیرت بھی ہوتا ہر شخص میں دنیا کے ادنیٰ ادنیٰ معاملات کے لیے غیرت ہوتی ہے تو کیا انبیاء علیہم السلام میں خدائی تعلقات میں بھی غیرت نہیں؟ معاذ اللہ اس قسم کے کلمات کفر کے کلمات ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ موسیٰ علیہ السلام زندہ ہوتے تو وہ بھی میری ہی اطاعت کرتے اس سے کیا مراد تھی؟ یہی کہ آپ کی نبوت کے زمانہ میں اَور کوئی دوسرا نبی نہیں آسکتا تھا۔ ایسا ہی جب حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس آپ نے تورات کا ایک ورق دیکھا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا چہرہ سرخ ہو گیا اس کی وجہ کیا تھی؟ یہی غیرت تھی جس سے چہرہ سرخ ہو گیا تھا حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جب آنحضرتؐ کو دیکھا تو حضرت عمرؓ کو مخاطب کر کے کہا کہ

حوالہ صفحہ 54 پر ملاحظہ فرمائیں

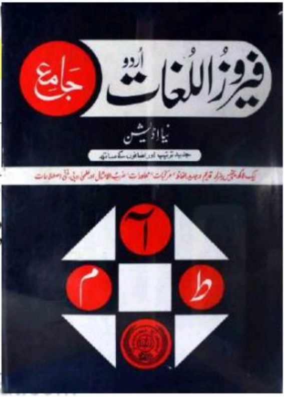
وجد سے انتظار کی اُمیدیں پائی جاتی ہیں اور تمہارے بزرگ تو معصوم نہ تھے مگر اُن میں باوجود اس کے کہ اُن میں نبی اور خدا سے وحی پانے والے بھی تھے سب غلطی میں مبتلا رہے اور یہ عقدہ سربستہ رہا کہ الیاس نبی کے دوبارہ آنے سے کوئی اور نبی مراد ہے۔ نہ یہ کہ درحقیقت الیاس ہی نازل ہوگا۔ اور اس وقت تک کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام مبعوث ہوئے کسی نبی یا ولی کو یہ راز سربستہ سمجھ نہ آیا کہ الیاس کے دوبارہ آنے سے مراد یحییٰ نبی ہے نہ کہ درحقیقت الیاس۔ پس یہ کوئی نئی بات نہیں کہ اس امّت کے بعض بزرگ کسی ایک بات کے سمجھنے میں دھوکہ کھاویں۔ اور عجیب تر یہ کہ اس مسئلہ میں بھی ان بزرگوں کا اتفاق نہیں۔ بہت سے ایسے علماء گذرے ہیں کہ وہ حضرت عیسیٰ کی وفات کے قائل ہیں۔ ان میں سے حضرت امام مالک رضی اللہ عنہ بھی ہیں جیسا کہ لکھتے ہیں۔ **قد اختلف فی عیسٰی علیہ السلام ھل ھو حیّ او میّت و قال مالک مات** ۔یعنی حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے بارے میں اختلاف ہے کہ وہ زندہ ہے یا مر گیا اور مالک رضی اللہ عنہ نے کہا ہے کہ وہ مر گیا ہے۔ اور محی الدین ابن العربی صاحب اپنی ایک کتاب میں جو ان کی آخری کتاب ہے لکھتے ہیں کہ عیسیٰ تو آئے گا مگر بروزی طور پر یعنی کوئی اور شخص اس امت کا عیسیٰ کی صفت پر آجائے گا صوفیوں کا یہ مقرر شدہ مسئلہ ہے کہ بعض کاملین اسی طرح پر دوبارہ دنیا میں آجاتے ہیں کہ اُن کی روحانیت کسی اور پر تجلّی کرتی ہے اور اس وجہ سے وہ دوسرا شخص گویا پہلا شخص ہی ہو جاتا ہے۔ ہندوؤں میں بھی ایسا ہی اصول ہے اور ایسے آدمی کا نام وہ اوتار رکھتے ہیں۔

اور یہ خیال کہ کوئی زندہ آدمی آسمان پر چلا گیا اور یا گُم ہو گیا یہ بھی ایک پُرانا خیال پایا جاتا ہے جس کے پہلے وقتوں میں کچھ اور معنے تھے اور پھر جاہلوں نے سمجھ لیا کہ درحقیقت کوئی شخص مع جسم آسمان پر چلا جاتا ہے اور پھر آتا ہے۔ سیّد احمد صاحب بریلوی کی نسبت بھی کچھ ایسے ہی خیالات اُن کے گروہ کے لوگوں میں آج تک شائع ہیں۔ گویا وہ بھی حضرت عیسیٰ کی طرح پھر آئیں گے۔ اور اگرچہ وہ پہلی آمد میں حضرت عیسیٰ کی طرح ناکام رہے مگر دوسری مرتبہ خوب تلوار چلائیں گے۔ اصل بات یہ ہے کہ جو لوگ بڑے بڑے دعوے کر کے پھر ناکام اور نامراد دنیا سے چلے گئے اُن کی پردہ پوشی کے لئے یہ باتیں بنائی گئیں۔

حوالہ صفحہ 55 پر ملاحظہ فرمائیں

فیروزاللغات اُردو

دُوہنا۔ (دُوہ۔نا) (ہ۔متعدی) تھن سے دودھ نکالنا۔
دوہنی۔ (دُوہ۔نی) (ہ۔ا۔مث) وہ دودھ دوہنے کا برتن۔
دوئی۔ (دُو۔ای) (ہ۔ا۔مث) (۱) غیریت (۲) جدائی (۳) اَن بَن۔جھگڑا۔ (۴) دو سمجھنا۔شرک۔
دوئی ڈالنا۔ (ا۔محاورہ) لڑائی کرانا۔جدائی ڈالنا۔غیریت پیدا کرنا۔
دوئی کا پردہ اُٹھنا۔ (ا۔محاورہ) غیریت مٹنا۔ایک ہونا۔



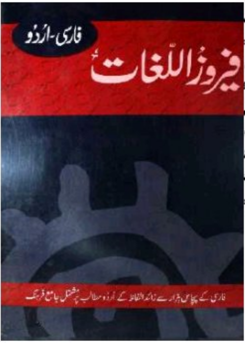
د ــــــ ہ

دہ۔ (ف۔لاحقہ) دادن مصدر کا صیغہ امر۔اِسم کے بعد آکر اسے اِسم فاعل ترکیبی بناتا ہے اور دینے والا کے معنی دیتا ہے جیسے تکلیف دِہ۔
دہ۔ (ہ۔ا۔مذ) (۱) بہت گہرا پانی (۲) گہرائی۔
دہ۔ (ف۔صف) دس (۱۰)۔
دہ چند۔ (ف۔صف) دس گنا۔
دہ دردنیا ستر در آخرت۔ (ف۔مقولہ) نیک کام کا بدلہ دُنیا میں دس گنا اور آخرت میں ستر گنا ملتا ہے۔
دَہ در دَہ۔ (ف۔ا۔مذ) دس گز لمبا۔دس گز چوڑا اور دس گز گہرا تالاب جس کا پانی شرعاً پاک ہوتا ہے۔
دہ حواس۔ (ف۔صف) پانچ ظاہری حواس اور پانچ باطنی حواس۔
دہ سیری۔ (ف۔ا۔مث) دس سیر کا وزن۔

٦٤

۱۲۸

ب ر و ب ر ہ



بُرُوت: موچھیں
بُروج: برج کی جمع
بُرودت: سردی، خنکی
بُرُودرماندن: شرم کی وجہ سے یا مجبوری کی وجہ سے کوئی کام کرنے پر آمادہ ہونا
این کار را نمی خواستم بکنم، برو درماندم، قبول کردم: میں یہ کام کرنا نہیں چاہتا تھا مجبوراً اسے اپنے ذمے لے لیا
بُرودری: کشیدہ کاری، سوزن کاری، نقش کاری، زردوزی
بروُر: کنارہ، کنی، کور
بُروز: نظر آنا، ظاہر ہونا، نمایاں ہونا، آشکار ہونا
بُروزدادن: افشا کرنا، ظاہر کرنا، فاش کرنا
اسرار مارا بروزداد: ہمارے راز کو اس نے فاش کر دیا

حوالہ صفحہ 56,56 پر ملاحظہ فرمائیں

شخص کے نام ہیں جیسا کہ قرآن شریف میں اسی کی طرف اشارہ فرمایا ہے اور وہ یہ ہے وَ اٰخَرِيْنَ مِنْهُمْ لَمَّا يَلْحَقُوْا بِهِمْ [1] یعنی آنحضرتؐ کے اصحاب میں سے ایک اور فرقہ ہے جو ابھی ظاہر نہیں ہوا۔ یہ تو ظاہر ہے کہ اصحاب وہی کہلاتے ہیں جو نبی کے وقت میں ہوں اور ایمان کی حالت میں اس کی صحبت سے مشرف ہوں اور اس سے تعلیم اور تربیت پاویں۔ پس اس سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ آنے والی قوم میں ایک نبی ہوگا کہ وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا بروز ہوگا اس لئے اس کے اصحاب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب کہلائیں گے اور جس طرح صحابہ رضی اللہ عنہم نے اپنے رنگ میں خدا تعالیٰ کی راہ میں دینی خدمتیں ادا کی تھیں وہ اپنے رنگ میں ادا کریں گے۔ بہرحال یہ آیت آخری زمانہ میں ایک نبی کے ظاہر ہونے کی نسبت ایک پیشگوئی ہے ورنہ کوئی وجہ نہیں کہ ایسے لوگوں کا نام اصحاب رسول اللہ رکھا جائے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد پیدا ہونے والے تھے جنہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو نہیں دیکھا۔ آیت ممدوحہ بالا میں یہ تو نہیں فرمایا واخرین من الامّة بلکہ یہ فرمایا واخرین منهم اور ہر ایک جانتا ہے کہ منهم کی ضمیر اصحاب رضی اللہ عنہم کی طرف راجع ہے۔ لہٰذا وہی فرقہ منهم میں داخل ہو سکتا ہے جس میں ایسا رسول موجود ہو کہ جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا بروز ہے اور خدا تعالیٰ نے آج سے چھبیس۲۶ برس پہلے میرا نام براہین احمدیہ میں **محمد** اور **احمد** رکھا ہے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا بروز قرار دیا ہے اسی وجہ سے براہین احمدیہ میں لوگوں کو مخاطب کر کے فرما دیا ہے قُلْ اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوْنِيْ يُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ اور نیز فرمایا ہے كلّ بركة من محمّد صلی اللّٰه علیه وسلم فتبارک من علّم وتعلّم اور اگر کوئی یہ کہے کہ کس طرح معلوم ہوا کہ حدیث لو کان الایمان معلّقًا بالثریّا لناله رجل من فارس اس عاجز کے حق میں ہے اور کیوں جائز نہیں کہ اُمت محمدیہ میں سے کسی اور کے حق میں ہو تو اس کا جواب یہ ہے کہ براہین احمدیہ میں بار بار اس حدیث کا مصداق

حوالہ صفحہ 56 پر ملاحظہ فرمائیں

پیدائش دو خاندن سے اشتراک رکھے گی۔ اور چوتھی دوگونہ صفت یہ کہ پیدائش میں بھی جوڑے کے طور پر پیدا ہوگا۔ سو یہ سب نشانیاں ظاہر ہوگئیں کیونکہ دو صدیوں سے اشتراک رکھنا یعنی ذوالقرنین ہونا میری نسبت ایسا ثابت ہے کہ کسی قوم کی مقرر کردہ صدی ایسی نہیں ہے جس میں میری پیدائش اس قوم کی دو صدیوں پر مشتمل نہیں۔ اِسی طرح خدا تعالیٰ کی طرف سے دو نام مَیں نے پائے۔ ایک میرا نام اُمّتی رکھا گیا جیسا کہ میرے نام **غلام احمد** سے ظاہر ہے۔ دوسرے میرا نام ظلّی طور پر نبی رکھا گیا۔ جیسا کہ خدا تعالیٰ نے حصص سابقہ براہین احمدیہ میں میرا نام احمد رکھا۔ اور اسی نام سے بار بار مجھ کو پکارا اور یہ اسی بات کی طرف اشارہ تھا کہ مَیں ظلّی طور پر نبی ہوں☆ پس مَیں اُمّتی بھی ہوں اور ظلّی طور پر نبی بھی ہوں۔ اِسی کی طرف وہ وحی الٰہی بھی اشارہ کرتی ہے جو حصص سابقہ براہین احمدیہ میں ہے۔ **کُلّ برکۃٍ من محمدٍ صلی اللّٰہ علیہ و سلم فتبارک من علّم و تعلّم** ۔ یعنی ہر ایک برکت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے ہے۔ پس بہت برکت والا وہ انسان ہے جس نے تعلیم کی یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم۔ اور پھر بعد اس کے بہت برکت والا وہ ہے جس نے تعلیم پائی یعنی یہ عاجز۔ پس اتباع کامل کی وجہ سے میرا نام امتی ہوا۔ اور پورا عکس نبوت حاصل کرنے سے میرا نام نبی ہوگیا۔ پس اس طرح پر مجھے دو نام حاصل ہوئے۔ جو لوگ بار بار اعتراض کرتے ہیں کہ صحیح مسلم میں آنے والے عیسیٰ کا نام نبی رکھا گیا ہے اُن پر لازم ہے کہ یہ ہمارا بیان توجہ سے پڑھیں کیونکہ جس مسلم میں آنے والے عیسیٰ کا نام نبی رکھا گیا ہے اُسی مسلم میں آنے والے عیسیٰ کا نام اُمّتی بھی رکھا گیا ہے۔ اور

☆ کوئی شخص اس جگہ نبی ہونے کے لفظ سے دھوکا نہ کھاوے۔ مَیں بار بار لکھ چکا ہوں کہ یہ وہ نبوت نہیں ہے جو ایک مستقل نبوت کہلاتی ہے کوئی مستقل نبی اُمّتی نہیں کہلا سکتا۔ مگر مَیں اُمّتی ہوں۔ پس یہ صرف خدا تعالیٰ کی طرف سے ایک اعزازی نام ہے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع سے حاصل ہوا تا حضرت عیسیٰ سے تکمیل مشابہت ہو۔ منہ

حوالہ صفحہ 57 پر ملاحظہ فرمائیں

کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہم تمام خدام حاضر ہیں اور فرض اشاعت پورا کرنے کیلئے بدل وجان سرگرم ہیں۔ آپ تشریف لائیے اور اس اپنے فرض کو پورا کیجئے کیونکہ آپ کا دعویٰ ہے کہ میں تمام کافہ ناس کیلئے آیا ہوں اور اب یہ وہ وقت ہے کہ آپ اُن تمام قوموں کو جو زمین پر رہتی ہیں قرآنی تبلیغ کر سکتے ہیں اور اشاعت کو کمال تک پہنچا سکتے ہیں اور اتمام حجت کے لئے تمام لوگوں میں دلائل حقانیت قرآن پھیلا سکتے ہیں تب آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی روحانیت نے جواب دیا کہ دیکھو میں بروز کے طور پر آتا ہوں☆۔ مگر میں ملک ہند میں آؤں گا۔ کیونکہ جوش مذاہب واجتماع جمیع ادیان اور مقابلہ جمیع ملل ونحل اور امن اور آزادی اسی جگہ ہے اور نیز آدم علیہ السلام اسی جگہ نازل ہوا تھا۔ پس ختم دور زمانہ کے وقت بھی وہ جو آدم کے رنگ میں آتا ہے اسی ملک میں اس کو آنا چاہئے تا آخر اور اول کا ایک ہی جگہ اجتماع ہو کر دائرہ پورا ہو جائے۔ اور چونکہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا حسب آیت واخرین منھم دوبارہ تشریف لانا بجز صورت بروز غیر ممکن تھا اس لئے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی روحانیت نے ایک ایسے شخص کو اپنے لئے منتخب کیا جو خلق اور خو اور ہمت اور ہمدردی خلائق میں اس کے مشابہ تھا اور مجازی طور پر اپنا نام احمد اور محمد اس کو عطا کیا تا یہ سمجھا جائے کہ گویا اس کا ظہور بعینہٖ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ظہور تھا لیکن یہ امر کہ یہ دوسرا بعث کس زمانہ میں چاہئے تھا؟ اس کا یہ جواب ہے کہ چونکہ

☆ چونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا دوسرا فرض منصبی جو تکمیل اشاعت ہدایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں بوجہ عدم وسائل اشاعت غیر ممکن تھا اس لئے قرآن شریف کی آیت وَّاٰخَرِيْنَ مِنْهُمْ لَمَّا يَلْحَقُوْا بِهِمْ[1] میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی آمد ثانی کا وعدہ دیا گیا ہے۔ اس وعدہ کی ضرورت اسی وجہ سے پیدا ہوئی کہ تا دوسرا فرض منصبی آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا یعنی تکمیل اشاعت ہدایت دین جو آپ کے ہاتھ سے پورا ہونا چاہئے تھا اُس وقت بباعث عدم وسائل پورا نہیں ہوا سو اس فرض کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی آمد ثانی سے جو بروزی رنگ میں تھی ایسے زمانہ میں پورا کیا جبکہ زمین کی تمام قوموں تک اسلام پہنچانے کیلئے وسائل پیدا ہو گئے تھے۔ منہ

حوالہ صفحہ 59 پر ملاحظہ فرمائیں

سیدی خیر المرسلین. وھذا ھو معنی وَآخَرِینَ مِنْھُمْ
آقائے من خیرالمرسلین داخل شد۔ و ہمیں معنیٰ است مر لفظ آخرین منھم را
سردار خیرالمرسلین کے صحابہ میں داخل ہوا اور یہی معنی آخرین منھم کے لفظ کے

کما لا یخفٰی علی المتدبّرین. ومَن فرّق بینی و
چنانکہ بر اندیشہ کنندگان پوشیدہ نیست۔ و آنکہ در من و در مصطفیٰ
بھی ہیں جیسا کہ سوچنے والوں پر پوشیدہ نہیں اور جو شخص مجھ میں اور مصطفیٰ میں

بین المصطفٰی، فما عرفنی وما رأی. وإن
تفریق مے کند او مرا نہ دیدہ است و نہ شناختہ است۔ و ہر آئینہ
تفریق کرتا ہے اُس نے مجھ کو نہیں دیکھا ہے اور نہیں پہچانا ہے۔ اور بے شک

نبیّنا صلّی اللّٰہ علیہ و سلم کان آدمَ خاتمةِ
نبیؐ ما صلی اللہ علیہ وسلم آدم خاتمہ دنیا
ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم دنیا کے خاتمہ کے آدم

الدنیا ومنتھی الأیام، وخُلِق کآدم بعد
و پایان روزہائے زمانہ بودند و آنحضرت مانند آدم مخلوق شدند
اور زمانہ کے دنوں کے منتہیٰ تھے اور آنحضرت آدم کی طرح پیدا کیے گئے

ما خُلق علی الأرض کلّ نوع من الدواب
بعد زاں کہ بر زمین ہر گونہ حشرات
اس کے بعد کہ زمین پر ہر طرح کے کیڑے مکوڑے

وکلّ صنف من السباع والأنعام، ولمّا خلق
و وحوش و درندہا پیدا آمدند و ہر گاہ
اور چارپائے اور درندے پیدا ہوگئے اور جس وقت

حوالہ صفحہ 61 پر ملاحظہ فرمائیں

میرے مخالف حضرت عیسیٰ ابن مریم کی نسبت کہتے ہیں کہ وہ ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد دوبارہ دنیا میں آئیں گے۔ اور چونکہ وہ نبی ہیں اس لئے ان کے آنے پر بھی وہی اعتراض ہوگا جو مجھ پر کیا جاتا ہے یعنی یہ کہ خاتم النبیّین کی مہر ختمیت ٹوٹ جائے گی۔ مگر میں کہتا ہوں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد جو درحقیقت خاتم النبیّین تھے مجھے رسول اور نبی کے لفظ سے پکارے جانا کوئی اعتراض کی بات نہیں۔ اور نہ اس سے مہر ختمیت ٹوٹتی ہے کیونکہ میں بار بار بتلا چکا ہوں کہ میں بموجب آیت وَاٰخَرِيْنَ مِنْهُمْ لَمَّا يَلْحَقُوْا بِهِمْ بروزی طور پر وہی نبی خاتم الانبیاء ہوں اور خدا نے آج سے بیس برس پہلے براہین احمدیہ میں میرا نام **محمد** اور **احمد** رکھا ہے اور مجھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ہی وجود قرار دیا ہے پس اس طور سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے خاتم الانبیاء ہونے میں میری نبوت سے کوئی تزلزل نہیں آیا کیونکہ ظل اپنے اصل سے علیحدہ نہیں ہوتا اور چونکہ میں ظلی طور پر محمد ہوں صلی اللہ علیہ وسلم پس اس طور سے خاتم النبیّین کی مُہر نہیں ٹوٹی کیونکہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت محمد تک ہی محدود رہی یعنی بہرحال محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہی نبی رہا نہ اور کوئی یعنی جبکہ میں بروزی طور پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہوں اور بروزی رنگ میں تمام کمالات محمدی مع نبوت محمدیہ کے میرے آئینہ ظلیت میں منعکس ہیں تو پھر کونسا الگ انسان ہوا جس نے علیحدہ طور پر نبوت کا دعویٰ کیا۔ بھلا اگر مجھے قبول نہیں کرتے تو یوں سمجھ لو کہ تمہاری حدیثوں میں لکھا ہے کہ مہدی موعود خَلق اور خُلق میں ہمرنگ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہوگا اور اس کا اسم آنجناب کے اسم سے مطابق ہوگا یعنی اس کا نام بھی محمد اور احمد ہوگا اور اس کے اہل بیت میں سے ہوگا☆ اور بعض حدیثوں میں ہے کہ مجھ میں سے ہوگا۔ یہ عمیق اشارہ اس بات کی طرف ہے کہ وہ روحانیت کے رو سے اسی نبی میں سے نکلا ہوا ہوگا اور اسی کی روح کا روپ ہوگا اس پر نہایت قوی قرینہ یہ ہے کہ جن الفاظ کے ساتھ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے تعلق بیان کیا یہاں تک کہ دونوں کے نام ایک کر دیئے ان الفاظ سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اس موعود کو اپنا بروز بیان فرمانا چاہتے ہیں جیسا کہ حضرت موسیٰ کا یشوعا بروز تھا اور بروز

☆ یہ بات میرے اجداد کی تاریخ سے ثابت ہے کہ ایک دادی ہماری شریف خاندان سادات سے اور بنی فاطمہ میں سے تھی اس کی تصدیق آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی کی اور خواب میں مجھے فرمایا کہ سلمان منا اهل البيت على مشرب الحسن۔ میرا نام سلمان رکھا یعنی دو سِلم۔ اور سِلم عربی میں صلح کو کہتے ہیں یعنی مقدر ہے کہ دو صلح میرے ہاتھ پر ہوں گی۔ ایک اندرونی کہ جو اندرونی بغض اور شحنا کو دور کرے گی دوسری بیرونی کہ جو بیرونی عداوت کے وجوہ کو پامال کر کے اور اسلام کی عظمت

حوالہ صفحہ 61 پر ملاحظہ فرمائیں

۶۱۰

اگر ہم خدا تعالیٰ کے نزدیک کافر اور دجال نہیں ہیں تو پھر کسی کے کافر اور دجال وغیرہ کہنے سے ہمارا کچھ بگڑتا نہیں اور اگر واقع میں ہی ہم خدا تعالیٰ کے حضور میں مقبول نہیں بلکہ مردود ہیں تو پھر کسی کے اچھا کہنے اور نیک بنانے سے ہم خدا تعالیٰ کی گرفت سے بچ نہیں سکتے۔

دلوں کو فتح کرو

پس تم یاد رکھو کہ نرمی عمدہ صفت ہے۔ نرمی کے بغیر کام چل نہیں سکتا۔ فتح جنگ سے نہیں۔ جنگ سے اگر کسی کو نقصان پہنچا دیا تو کیا کیا؟ چاہیئے کہ دلوں کو فتح کرو۔ اور دل جنگ سے فتح نہیں ہوتے بلکہ اخلاقِ فاضلہ سے فتح ہوتے ہیں۔ اگر انسان خدا کے
واسطے دشمنوں کی اذیتوں | آجاتا ہے کہ خود دشمن کے دل
میں ایک خیال پیدا ہوجا | اور نصرتِ الٰہی کو دیکھتا ہے
اور اخلاقِ فاضلہ کا برتاؤ | ا ہوجاتا ہے کہ اگر یہ شخص جھوٹا
ہی ہوتا اور خدا تعالیٰ پر اف | ہرگز نہ ہوتی۔


ملفوظات
حضرت مرزا غلام احمد قادیانی
مسیح موعود و مہدی معہود
بانی جماعت احمدیہ
جنوری ۱۹۰۶ء تا مئی ۱۹۰۸ء
جلد پنجم

ان لوگوں نے ہمیں | اسی طرح چلا آیا ہے۔ آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم کو بھی کذاب | ا اور انجیل کھول کر دیکھو تو معلوم
ہوگا کہ حضرت عیسیٰؑ سے بھی | ئی تھیں۔ اصل میں تَشَابَهَتْ
قُلُوْبُهُمْ والی بات | مَا يَأْتِيْهِمْ مِّنْ رَّسُوْلٍ
اِلَّا كَانُوْا بِهٖ يَسْتَهْ | ہی اسکی عزت کی گئی ہو۔ ہم
کیونکر سنت اللہ سے باہر | تھا۔ مگر ان منصوبہ بازوں نے
معاملہ کچھ کا کچھ کر دیا ہے | علائے کلمۃ اللہ کے لیے آئے
ہیں اور کر رہے ہیں۔ ہمارا | ہمارا ہر ذرہ خدا تعالیٰ
کی راہ میں فدا اور قربان ہے۔

دعویٰ نبوت کی حقیقت

باقی رہی یہ بات کہ ہم نے نبوت کا دعویٰ کیا ہے۔ یہ نزاعِ لفظی ہے مکالمہ مخاطبہ کے تو یہ لوگ خود بھی قائل ہیں۔ اسی مکالمہ مخاطبہ کا نام اللہ تعالیٰ نے دوسرے الفاظ میں نبوت رکھا ہے ورنہ اس تشریعی نبوت کا تو ہم نے بارہا بیان کیا ہے کہ ہم نے ہرگز ہرگز دعویٰ نہیں کیا۔ قرآن سے برگشتہ اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے برگشتہ ہوکر نبوت کا دعویٰ کرنے والے کو تو ہم واجب القتل اور لعنتی کہتے ہیں۔ اس طرح کی نبوت کا کہ گویا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت کو منسوخ کر دے، دعویٰ کرنے والے کو ہم ملعون اور واجب القتل جانتے ہیں۔

حوالہ صفحہ 62 پر ملاحظہ فرمائیں

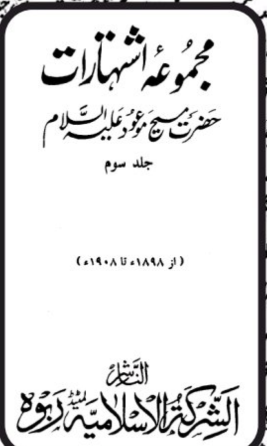
لَاَغْلِبَنَّ اَنَا وَرُسُلِی ۔ وَھُم مِن بعد غلبھم سیغلبون☆
مَیں اور میرے رسول غالب رہیں گے۔ اور وہ مغلوب ہونے کے بعد جلد غالب ہو جائیں گے۔
اِنّ اللّٰہ مع الّذین اتّقوا والّذین ھم محسنون ۔
خدا اُن کے ساتھ ہے جو تقویٰ اختیار کرتے ہیں اور وہ جو نکو کار ہیں۔
اریک زلزلة السّاعة ۔ انّی احافظ کُلّ مَنْ فی الدّار ۔
قیامت کے مشابہ ایک زلزلہ آنے والا ہے جو تمہیں دکھاؤں گا اور مَیں ہر ایک کو جو اس گھر میں ہے نگہ
وَ امتازوا الیوْم اَیُّھا المُجْرِمُوْن۔ جآء الحق و زھق
رکھوں گا۔ اے مجرمو ! آج تم الگ ہو جاؤ۔ حق آیا اور باطل بھاگ
الباطل ۔ ھٰذا الذی کنتم بہٖ تستعجلون ۔
گیا یہ وہی ہے جس کے بارے میں تم جلدی کرتے تھے۔
بشارة تلقاھا النّبیّون ۔ اَنْتَ علٰی بیّنةٍ مِن رَّبّک ۔
یہ وہ بشارت ہے جو نبیوں کو ملی تھی۔ تُو خدا کی طرف سے کھلی کھلی دلیل کے ساتھ ظاہر ہوا ہے
کفیناک المستھْزِئین ۔ ھَل اُنبّئکم علٰی مَن تنزّل
وہ لوگ جو تیرے پر ہنسی ٹھٹھا کرتے ہیں اُن کے لئے ہم کافی ہیں۔ کیا مَیں تمہیں بتلاؤں کہ کن لوگوں پر
الشیاطین. تنزّل علٰی کُلّ افّاکٍ اثیم. ولا تیئس
شیطان اُترا کرتے ہیں۔ ہر ایک کذّاب بدکار پر شیطان اُترتے ہیں۔ اور تُو خدا کی
من رّوح اللّٰہ ۔ اَلا انّ روح اللّٰہ قریب ۔ اَلا انّ نصر
رحمت سے نومید مت ہو۔ خبردار ہو کہ خدا کی رحمت قریب ہے۔ خبردار ہو کہ خدا کی مدد

☆ اس وحی الٰہی میں خدا نے میرا نام رُسُل رکھا کیونکہ جیسا کہ براہین احمدیہ میں لکھا گیا ہے خدا تعالیٰ نے مجھے تمام انبیاء علیہم السلام کا مظہر ٹھہرایا ہے اور تمام نبیوں کے نام میری طرف منسوب کئے ہیں۔ مَیں آدم ہوں مَیں شیث ہوں مَیں نوح ہوں مَیں ابراہیم ہوں مَیں اسحٰق ہوں مَیں اسمٰعیل ہوں مَیں یعقوب ہوں مَیں یوسف ہوں مَیں موسیٰ ہوں مَیں داؤد ہوں مَیں عیسیٰ ہوں اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے نام کا مَیں مظہر اتم ہوں یعنی ظلّی طور پر محمدؐ اور احمدؐ ہوں۔منہ

حوالہ صفحہ 62 پر ملاحظہ فرمائیں

۲۴۷

دیا گیا تھا جس کے معنے ہیں کہ فطرتاً ہدایت یافتہ اور تمام ہدایتوں کا وارث اور اسم ہادی کے پورے عکس کا محل۔ سو خدا تعالیٰ کے فضل اور رحمت نے اس زمانہ میں ان دونوں لقبوں کا مجھے وارث بنا دیا اور یہ دونوں لقب میرے وجود میں اکٹھے کر دیئے سو میں ان معنوں کے رو سے عیسیٰ مسیح بھی ہوں اور محمد مہدی بھی۔ اور یہ وہ طریق ظہور ہے جس کو اسلامی اصطلاح میں بروز کہتے ہیں۔ سو مجھے دو بروز عطا ہوئے ہیں بروز عیسیٰ اور بروز محمد۔ غرض میرا وجود ان دونوں نبیوں کے وجود سے بروزی طور پر ایک معجون مرکب ہے۔ عیسیٰ مسیح ہونے کی حیثیت سے میرا کام یہ ہے کہ مسلمانوں کو وحشیانہ حملوں اور خونریزیوں سے روک دوں جیسا کہ حدیثوں میں صریح طور سے



وارد ہو چکا ہے کہ جب
جنگوں کا خاتمہ کر دے گا
سو ایسا ہی ہوتا جا
یا کچھ زیادہ میرے ساتھ
جماعت ہے* جو بر
ہر ایک شخص جو میری
بیعت کرتا ہے اور
کو یہ عقیدہ رکھنا پڑتا
ہے کہ اس زمانہ میں
کر میری تعلیم کے لحاظ
سے اس گورنمنٹ ا
محض نفاق ہے۔ اور یہ وہ
صلحکاری کا جھنڈا ک
تا کہ وحشیانہ جہاد و لڑائی کے
مٹانے کیلئے ایسا پُر تاثیر
۔ اور میں امید رکھتا ہوں
کہ اگر خدا تعالیٰ نے
پسند جماعت جو جہاد
اور غازی پن کے
ئے گی۔ اور وحشیانہ جہاد
کرنے والے اپنا چ

* اگرچہ خاص آدمی جو
قریب ہوں گے مگر ہر ایک قسم کے لوگ جن میں ناخواندہ بھی ہیں تیس ہزار سے کم نہیں ہیں بلکہ شاید زیادہ ہوں۔ منہ

حوالہ صفحہ 63 پر ملاحظہ فرمائیں

خدا کو تمام تعریفیں ہیں جس نے تیری دامادی کا رشتہ عالی نسب میں کیا اور خود تجھے عالی نسب اور شریف خاندان بنایا۔ یہ تو ہم ابھی بیان کر چکے ہیں کہ جن سادات کے خاندان میں دہلی میں میری شادی ہوئی تھی وہ تمام دہلی کے سادات میں سے سندی سید ہونے میں اوّل درجہ پر ہیں اور علاوہ اپنی آبائی بزرگی کے وہ خواجہ میر درد کے نبیرہ ہیں اور اب تک دہلی میں خواجہ میر درد کے وارث متصور ہوکر خواجہ ممدوح کی گدی انہی کو ملی ہوئی ہے کیونکہ خواجہ موصوف کا کوئی لڑکا نہ تھا یہی وارث ہیں جو ان کی لڑکی کی اولاد ہیں اور ان کی سیادت ہندوستان میں ایک روشن ستارہ کی طرح چمکتی ہے بلکہ سوچنے سے معلوم ہوگا کہ ان کا خاندان خواجہ میر درد کے آبائی خاندان سے بڑھ کر ہے۔ کیونکہ خواجہ میر درد نے ان کی عظمت کو قبول کر کے ان کے بزرگ کو لڑکی دی اور اس زمانہ میں یہ خیال اب سے بھی زیادہ تھا کہ لڑکی دینے کے وقت عالی خاندان کو ڈھونڈتے تھے۔ اور خواجہ میر درد باخدا اور بزرگ ہونے کی وجہ سے سلطنت چغتائیہ سے ایک بڑی جاگیر پاتے تھے اور دُنیوی حیثیت کے رُو سے ایک نواب کا منصب رکھتے تھے۔ اور پھر ان کی وفات کے بعد وہ جاگیر کے دیہات انہی میں تقسیم ہوئے۔ اور اِس عظمت خاندانی کے علاوہ میرے الہامات میں جس قدر اِس بات کی تصریح کی گئی ہے کہ یہ خالص سیّد اور بنی فاطمہ ہیں یہ ایک خاص فخر کا مقام ان لوگوں کے لئے ہے۔ اور میں خیال نہیں کرسکتا کہ تمام پنجاب اور ہندوستان بلکہ تمام اسلامی دنیا میں کوئی اور خاندان سادات کا ایسا ہو کہ نہ صرف ان کی سیادت کو اسلامی سلطنت نے مان کر ان کی تعظیم کی ہو بلکہ خدا نے اپنی خاص کلام اور گواہی سے اِس کی تصدیق کر دی ہو۔ یہ تو ان کے خاندان کا حال ہے۔ اور میں اپنے خاندان کی نسبت کئی دفعہ لکھ چکا ہوں کہ وہ ایک

حوالہ صفحہ 63 پر ملاحظہ فرمائیں

	شاہی خاندان ہے اور بنی فارس اور بنی فاطمہ کے خون سے ایک معجون مرکب ہے یا شہرت عام کے لحاظ سے یوں کہو کہ وہ خاندان مغلیہ اور خاندان سیادت سے ایک ترکیب یافتہ خاندان ہے مگر میں اس پر ایمان لاتا اور اسی پر یقین رکھتا ہوں کہ ہمارے خاندان کی ترکیب بنی فارس اور بنی فاطمہ سے ہے کیونکہ اسی پر الہام الٰہی کے تواتر نے مجھے یقین دلایا ہے اور گواہی دی ہے۔
۵۰	ایک دفعہ جس کو قریباً اکیس برس کا عرصہ ہوا ہے مجھ کو یہ الہام ہوا اشکر نعمتی رئیت خدیجتی انک الیوم لذو حظٍ عظیم ۔ترجمہ۔ میری نعمت کا شکر کر۔ تو نے میری خدیجہ کو پایا آج تو ایک حظٌ عظیم کا مالک ہے۔ براہین احمدیہ صفحہ ۵۵۸ اور اس زمانہ کے قریب ہی یہ بھی الہام ہوا تھا بکر و ثیب یعنی ایک کنواری اور ایک بیوہ تمہارے نکاح میں آئے گی۔ یہ مؤخر الذکر الہام مولوی محمد حسین بٹالوی ایڈیٹر اشاعۃ السنہ کو بھی سنا دیا گیا تھا لیکن الہام مذکورہ بالا جس میں خدیجہ کے پانے کا وعدہ ہے براہین احمدیہ کے صفحہ ۵۵۸ میں درج ہو کر نہ صرف محمد حسین بلکہ لاکھوں انسانوں میں اشاعت پا چکا تھا۔ ہاں شیخ محمد حسین مذکور ایڈیٹر اشاعۃ السنّہ کو سب سے زیادہ اس پر اطلاع ہے کیونکہ اُس نے براہین احمدیہ کے چاروں حصوں کا ریویو لکھا تھا اور اس کو خوب معلوم تھا کہ ان صفات کی ایک باکرہ بیوی کا وعدہ دیا گیا ہے جو خدیجہ کی اولاد میں سے یعنی سید ہوگی جیسا کہ الہام موصوفہ بالا میں آیا ہے کہ تو میرا شکر کر اس لئے کہ تو نے خدیجہ کو پایا یعنی تو خدیجہ کی اولاد کو پائے گا۔ اسی کی تائید میں وہ الہام ہے جو براہین احمدیہ کے صفحہ ۴۹۲ حاشیہ دوم اور صفحہ ۴۹۶ میں درج ہے اور وہ یہ ہے۔ اردت ان استخلف فخلقت اٰدم.

بلکہ اُن کی تو کوشش یہ ہو رہی ہے کہ جو کچھ دُنیا میں ہو رہا ہے وُہ سب ہمارے ہی قبضہ میں آجاوے۔

اگرچہ مَیں اس بات کو مانتا ہوں کہ تدبیر کرنا منع نہیں ہے، لیکن یہ بھی یاد رکھنا چاہیے کہ گناہ ہمیشہ افراط یا تفریط سے پیدا ہوتا ہے۔ مثلاً اگر انسان کو صرف ہاتھ لگا دو، تو گناہ نہیں ہے، لیکن اگر اس کو ایک مُکّا مار دو تو یہ گناہ ہے۔ یہ افراط ہے اور تفریط یہ ہے کہ کسی کو اگر ایک پیالہ پانی دینے کی ضرورت ہو، تو وُہ اس کو ایک قطرہ دے۔ غرض موجودہ زمانہ میں دجّال کا بُروز ایک معجُونِ مرکب ہے۔ ایک حملہ خدا پر ہو رہا ہے ایک نبوّت پر۔ ایک خدا کو انسان بناتا ہے دُوسرا آپ ہی خدا بنتا ہے؟ کیا یہ بات سچ نہیں ہے۔ کتابیں دیکھو، اخبارات پڑھو تو پتہ لگے گا کہ کس قدر فساد برپا ہو رہا ہے اور یہ دو رنگی ظلم ڈھا رہی ہے۔

یاجُوج ماجوج کے فساد کی نسبت مَیں نے بتا دیا ہے کہ اس کا اثر دل پر پڑتا ہے۔ اُس کو شوکت ہے۔ خدا کی طرف رجُوع کرنا، امانت دیانت کا اختیار کرنا، شراب، زنا، بدنظری، بدکاری، قمار بازی سے بچنا مشکل ہو رہا ہے۔ بہت ہی تھوڑے شاید ایک آدمی فی ہزار جو بچتے ہوں گے۔

نیکی کے دو[۲] بُروز

اب یہ بات کیسی صاف ہے کہ جبکہ بَدی کے دو بُروز تھے، تو ایسا ہی نیکی کے بھی دو بُروز بَدی کے مقابل ضروری تھے؛ چنانچہ دو بُروز نیکی کے بھی رکھے۔ دراصل وہ بھی

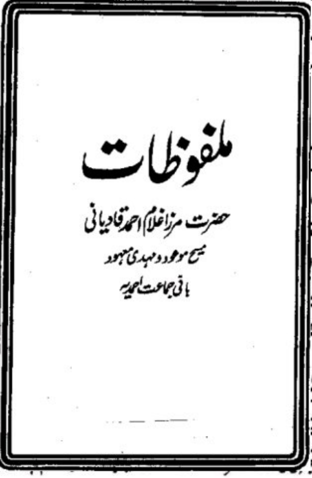
ایک ہی چیز ہے۔ جبر ... بُدے ہوتے ہیں۔ وہ نیکی
کے بروز یہ ہیں کہ ایک ... ہ مہدی اور بیرُونی لحاظ
سے مسیح ابنِ مریم۔

مسیح بن مریم ...

... کام دفعِ شر ہوگا اور مہدی
... سِرُ الصَّلِیْب بتایا ہے۔
ہی دفعِ شر ہے، لیکن ... جنگ کے واسطے نکلے گا۔
عُلما، جو یہ کہتے ... ہوئی کہ ابھی آپ آئے اور
آتے ہی تلوار پکڑ کر ... وہی ہے جو خدا تعالیٰ نے
ہم پر کھول، جو احادی ... پکڑ کر لڑنا اس کا منصب ہے۔
بلکہ وُہ تو اصلاح ک ... براہین سے کرے گا۔
... با ہوا ہوگا۔ وہ اس کو ہدایت

مہدی ...

... طرف امیا ہے۔ ان ہردو
برُوزوں میں بہتر یہ ... شر کی نسبت اکمل بات
ہے۔ ایک شخص ہے ... جو اس کو سواری دے اور


ملفوظات
حضرت مرزا غلام احمد قادیانی
مسیح موعود و مہدی معہود
بانی جماعت احمدیہ

حوالہ صفحہ 63 پر ملاحظہ فرمائیں

اس کے نور کو نابود نہ کر سکی سو خدا نے جو ہر ایک کام نرمی سے کرتا ہے اس زمانہ کے لئے سب سے پہلے میرا نام عیسیٰ ابن مریم رکھا کیونکہ ضرور تھا کہ میں اپنے ابتدائی زمانہ میں ابن مریم کی طرح قوم کے ہاتھ سے دُکھ اُٹھاؤں اور کافر اور ملعون اور دجّال کہلاؤں اور عدالتوں میں کھینچا جاؤں سو میرے لئے ابن مریم ہونا پہلا زینہ تھا مگر میں خدا کے دفتر میں صرف عیسیٰ ابن مریم کے نام سے موسوم نہیں بلکہ اور بھی میرے نام ہیں جو آج سے چھبیس ۲۶ برس پہلے خدا تعالیٰ نے براہین احمدیہ میں میرے ہاتھ سے لکھا دیئے ہیں اور دنیا میں کوئی نبی نہیں گذرا جس کا نام مجھے نہیں دیا گیا۔ سو جیسا کہ براہین احمدیہ میں خدا نے فرمایا ہے۔ **میں آدمؑ ہوں۔ میں نوحؑ ہوں۔ میں ابراہیمؑ ہوں۔ میں اسحاقؑ ہوں۔ میں یعقوبؑ ہوں۔ میں اسمٰعیلؑ ہوں۔ میں موسیٰؑ ہوں۔ میں داؤدؑ ہوں، میں عیسیٰؑ ابن مریم ہوں۔ میں محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہوں** یعنی بروزی طور پر جیسا کہ خدا نے اسی کتاب میں یہ سب نام مجھے دیئے اور میری نسبت جری اللّٰہ فی حلل الانبیاء فرمایا یعنی خدا کا رسول نبیوں کے پیرایوں میں۔ سو ضرور ہے کہ ہر ایک نبی کی شان مجھ میں پائی جاوے اور ہر ایک نبی کی ایک صفت کا میرے ذریعہ سے ظہور ہو۔ مگر خدا نے یہی پسند کیا کہ سب سے پہلے ابن مریم کے صفات مجھ میں ظاہر کرے۔ سو میں نے اپنی قوم سے وہ سب دُکھ اُٹھائے جو ابن مریم نے یہود سے اُٹھائے بلکہ تمام قوموں سے اُٹھائے۔ یہ سب کچھ ہوا مگر پھر خدا نے کسر صلیب کے لئے میرا نام مسیح قائم رکھا تا جس صلیب نے مسیح کو توڑا تھا اور اس کو زخمی کیا تھا دوسرے وقت میں مسیح اس کو توڑے مگر آسمانی نشانوں کے ساتھ نہ انسانی ہاتھوں کے ساتھ۔ کیونکہ خدا کے نبی مغلوب نہیں رہ سکتے سو سنہ عیسوی کی بیسوئیں ۲۰ صدی میں پھر خدا نے ارادہ فرمایا کہ صلیب کو مسیح کے ہاتھ سے مغلوب کرے لیکن جیسا کہ میں ابھی بیان کر چکا ہوں مجھے اور نام بھی دیئے گئے ہیں اور **ہر ایک نبی کا مجھے نام دیا گیا ہے** چنانچہ جو ملک ہند میں **کرشن** نام ایک نبی گذرا ہے جس کو **رُدّر گوپال** بھی کہتے ہیں (یعنی فنا کرنے والا اور پرورش کرنے والا) اس کا نام بھی مجھے دیا گیا ہے پس جیسا کہ آریہ قوم کے لوگ کرشن کے ظہور کا ان دنوں میں انتظار کرتے ہیں وہ کرشن مَیں ہی ہوں

حوالہ صفحہ 63 پر ملاحظہ فرمائیں

اور تم میں سے بھی بہتوں میں یہ مادہ موجود ہے۔ پس خبردار رہو اور دُعا میں مشغول رہو تا ٹھوکر نہ کھاؤ۔ اور اس آیت کا دوسرا فقرہ جو الضالین ہے جس کے یہ معنے ہیں کہ ہمیں اے ہمارے پروردگار اس بات سے بھی بچا کہ ہم عیسائی بن جائیں یہ اس بات کی طرف اشارہ

بقیہ حاشیہ

ملا ہوا ہے کہ گویا اُن رُوحوں میں ایک رُوح ہے اور پھر دنیوی زندگی میں بھی کچھ فتور نہیں۔ اِس جہان میں بھی ہے اور اُس جہان میں بھی گویا دونوں طرف اپنے دو پیر پھیلا رکھے ہیں☆ ایک پیر دنیا میں اور دوسرا پیر فوت شدہ رُوحوں میں۔ اور دنیوی زندگی بھی عجیب کہ باوجود اس قدر امتداد مدت کے کھانے پینے کی محتاج نہیں اور نیند سے بھی فارغ ہے اور پھر آخری زمانہ میں بڑے کرّوفر اور جلالی فرشتوں کے ساتھ آسمان پر سے اُترے گا۔ اور گو ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا معراج کی رات میں نہ چڑھنا دیکھا گیا اور نہ اترنا مگر حضرت مسیح کا اُترنا دیکھا جائے گا۔ تمام مولویوں کے روبرو فرشتوں کے کاندھوں پر ہاتھ رکھتے ہوئے اُترے گا۔ پھر اسی پر بس نہیں بلکہ مسیح نے وہ کام دکھلائے جو ہمارے نبی صلے اللہ علیہ وسلم باوجود اصرار مخالفوں کے دکھلا نہ سکے۔ بار بار قرآنی اعجاز کا ہی حوالہ دیا۔ بقول تمہارے مسیح سچ مچ مُردوں کو زندہ کرتا رہا۔ شہر کے لاکھوں انسان ہزاروں برسوں کے مرے ہوئے زندہ کر ڈالے۔ ایک دفعہ شہر کا شہر زندہ کر دیا مگر

☆ ہم بار ہا لکھ چکے ہیں کہ حضرت مسیح کو اِتنی بڑی خصوصیت آسمان پر زندہ چڑھنے اور اتنی مدت تک زندہ رہنے اور پھر دوبارہ اُترنے کی جو دی گئی ہے اس کے ہر یک پہلو سے ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی توہین ہوتی ہے اور خدا تعالیٰ کا ایک بڑا تعلق جس کا کچھ حد و حساب نہیں حضرت مسیح سے ہی ثابت ہوتا ہے مثلاً آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سو برس تک بھی عمر نہ پہنچی مگر حضرت مسیح اب قریباً دو ہزار برس سے زندہ موجود ہیں۔ اور خدا تعالیٰ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے چھپانے کے لئے ایک ایسی ذلیل جگہ تجویز کی جو نہایت متعفن اور تنگ اور تاریک اور حشرات الارض کی نجاست کی جگہ تھی مگر حضرت مسیح کو آسمان پر جو بہشت کی جگہ اور فرشتوں کی ہمسائیگی کا مکان ہے بلا لیا۔ اب بتلاؤ محبت کس سے زیادہ کی؟ عزت کس کی زیادہ کی؟ قرب کا مکان کس کو دیا اور پھر دوبارہ آنے کا شرف کس کو بخشا؟ منہ

حوالہ صفحہ 64 پر ملاحظہ فرمائیں

[٣٣٣٦] ٤٧٥-(١٣٧٤) وَحَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ بْنِ عُلَيَّةَ: حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ وُهَيْبٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي إِسْحٰقَ، أَنَّهُ حَدَّثَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ مَوْلَى الْمَهْرِيِّ، أَنَّهُ أَصَابَهُمْ بِالْمَدِينَةِ جَهْدٌ وَشِدَّةٌ، وَأَنَّهُ أَتَىٰ أَبَا سَعِيدٍ الْخُدْرِيَّ، فَقَالَ لَهُ: إِنِّي كَثِيرُ الْعِيَالِ، وَقَدْ أَصَابَتْنَا شِدَّةٌ، فَأَرَدْتُ أَنْ أَنْقُلَ عِيَالِي إِلَىٰ بَعْضِ الرِّيفِ[1]، فَقَالَ أَبُو سَعِيدٍ: لَا تَفْعَلْ، الْزَمِ الْمَدِينَةَ، فَإِنَّا خَرَجْنَا مَعَ نَبِيِّ اللهِ ﷺ - أَظُنُّ أَنَّهُ قَالَ - حَتَّىٰ قَدِمْنَا عُسْفَانَ، فَأَقَامَ بِهَا لَيَالِيَ، فَقَالَ النَّاسُ: وَاللّٰهِ! مَا نَحْنُ هٰهُنَا فِي شَيْءٍ، وَإِنَّ عِيَالَنَا لَخُلُوفٌ مَا نَأْمَنُ عَلَيْهِمْ، فَبَلَغَ ذٰلِكَ النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ: «مَا هٰذَا الَّذِي بَلَغَنِي مِنْ حَدِيثِكُمْ؟ - مَا أَدْرِي كَيْفَ قَالَ -: وَالَّذِي أَحْلِفُ بِهِ، أَوْ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ! لَقَدْ هَمَمْتُ، أَوْ إِنْ شِئْتُمْ - لَا أَدْرِي أَيَّتَهُمَا قَالَ -: لَآمُرَنَّ بِنَاقَتِي تُرْحَلُ، ثُمَّ لَا أَحُلُّ لَهَا عُقْدَةً حَتَّىٰ أَقْدَمَ الْمَدِينَةَ»، وَقَالَ: «اللّٰهُمَّ! إِنَّ إِبْرَاهِيمَ - عليهِ الصَّلاةُ والسَّلامُ - حَرَّمَ مَكَّةَ فَجَعَلَهَا حَرَمًا، وَإِنِّي حَرَّمْتُ الْمَدِينَةَ حَرَامًا[2] مَا بَيْنَ مَأْزِمَيْهَا، أَنْ لَا يُهْرَاقَ فِيهَا دَمٌ، وَلَا يُحْمَلَ فِيهَا سِلَاحٌ لِقِتَالٍ، وَلَا يُخْبَطَ فِيهَا شَجَرَةٌ إِلَّا لِعَلْفٍ، اللّٰهُمَّ! بَارِكْ لَنَا فِي مَدِينَتِنَا، اللّٰهُمَّ! بَارِكْ لَنَا فِي صَاعِنَا، اللّٰهُمَّ! بَارِكْ لَنَا فِي مُدِّنَا، اللّٰهُمَّ! بَارِكْ لَنَا فِي صَاعِنَا، اللّٰهُمَّ! بَارِكْ لَنَا فِي مُدِّنَا، اللّٰهُمَّ! بَارِكْ لَنَا فِي مَدِينَتِنَا، اللّٰهُمَّ! اجْعَلْ مَعَ الْبَرَكَةِ بَرَكَتَيْنِ، وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ! مَا مِنَ الْمَدِينَةِ شِعْبٌ وَلَا نَقْبٌ إِلَّا عَلَيْهِ مَلَكَانِ يَحْرُسَانِهَا حَتَّىٰ تَقْدَمُوا إِلَيْهَا». - ثُمَّ قَالَ لِلنَّاسِ - «ارْتَحِلُوا» فَارْتَحَلْنَا، فَأَقْبَلْنَا إِلَى الْمَدِينَةِ، فَوَالَّذِي نَحْلِفُ بِهِ أَوْ يُحْلَفُ بِهِ - الشَّكُّ مِنْ حَمَّادٍ - مَا وَضَعْنَا رِحَالَنَا حِينَ دَخَلْنَا الْمَدِينَةَ حَتَّىٰ أَغَارَ عَلَيْنَا بَنُو عَبْدِ اللهِ بْنِ غَطَفَانَ، وَمَا يَهِيجُهُمْ قَبْلَ ذٰلِكَ شَيْءٌ.

[٣٣٣٧] ٤٧٦-(...) وحَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عُلَيَّةَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْمُبَارَكِ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيرٍ: حَدَّثَنَا أَبُو



(١) الأرض التي فيها زرع وخصب.

(٢) نصب على المصدر من غير بابه ومنه قوله تعالىٰ: ﴿وَاللَّهُ أَنبَتَكُم مِّنَ الْأَرْضِ نَبَاتًا﴾ أو هو مفعول فعل محذوف، و«ما بين مأزميها» مفعول ثان والمأزم: هو الجبل وقيل: المضيق بين الجبلين ونحوه، والأول هو الصواب هنا، ومعناه: ما بين جبليها.

(٣) وفي ع، ف: في صاعنا ومدنا بتقديم الصاع على المد.

حوالہ صفحہ 65 پر ملاحظہ فرمائیں

مَا بَيْنَ عَائِرٍ إِلَى كَذَا، مَنْ أَحْدَثَ فِيهَا حَدَثًا أَوْ آوَى مُحْدِثًا فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللهِ وَالْمَلَائِكَةِ وَالنَّاسِ أَجْمَعِينَ، لَا يُقْبَلُ مِنْهُ صَرْفٌ وَلَا عَدْلٌ». وَقَالَ: «ذِمَّةُ الْمُسْلِمِينَ وَاحِدَةٌ، فَمَنْ أَخْفَرَ مُسْلِمًا فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللهِ وَالْمَلَائِكَةِ وَالنَّاسِ أَجْمَعِينَ، لَا يُقْبَلُ مِنْهُ صَرْفٌ وَلَا عَدْلٌ. وَمَنْ تَوَلَّى قَوْمًا بِغَيْرِ إِذْنِ مَوَالِيهِ فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللهِ وَالْمَلَائِكَةِ وَالنَّاسِ أَجْمَعِينَ، لَا يُقْبَلُ مِنْهُ صَرْفٌ وَلَا عَدْلٌ». قَالَ أَبُو عَبْدِ اللهِ: عَدْلٌ: فِدَاءٌ.

٢٥٢/١ ٢- بَابُ فَضْلِ الْمَدِينَةِ وَأَنَّهَا تَنْفِي النَّاسَ

١٨٧١- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ: أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا الْحُبَابِ سَعِيدَ بْنَ يَسَارٍ يَقُولُ: سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ ﷺ يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «أُمِرْتُ بِقَرْيَةٍ تَأْكُلُ الْقُرَى، يَقُولُونَ: يَثْرِبُ، وَهِيَ الْمَدِينَةُ، تَنْفِي النَّاسَ كَمَا يَنْفِي الْكِيرُ خَبَثَ الْحَدِيدِ».

٢٥٤/١ ٣- بَابٌ الْمَدِينَةُ طَابَةٌ

١٨٧٢- حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ: حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ: حَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ يَحْيَى عَنْ عَبَّاسِ بْنِ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ، عَنْ أَبِي حُمَيْدٍ ﷺ قَالَ: أَقْبَلْنَا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ مِنْ تَبُوكَ حَتَّى أَشْرَفْنَا عَلَى الْمَدِينَةِ فَقَالَ: «هَذِهِ طَابَةٌ».

١. قال أبو عبد الله إلخ: كذا للمستملي وأبي ذر.



حوالہ صفحہ 65 پر ملاحظہ فرمائیں

فأراد اللّٰــه أن يُتمّ النبأ ويُكمِل البناء باللبنة
پس خدا ارادہ کرد کہ پیشگوئی را بکمال رساند و خشت آخری بنا را
پس خدا نے ارادہ فرمایا کہ اس پیشگوئی کو پورا کرے اور آخری اینٹ کے ساتھ
الأخيرة، فأنا تلك اللبنة أيها الناظرون . وكان
تمام کند۔ پس من ہماں خشت ہستم و چنانچہ
بنا کو کمال تک پہنچا دے۔ پس میں وہی اینٹ ہوں اور
عيسٰى عَلَمًا لبني إسرائيل وأنا عَلَمٌ لكم أيها
عیسٰی نشانے برائے بنی اسرائیل بود ہمچناں من برائے شما اے تبہ کاران
جیسا کہ عیسٰی بنی اسرائیل کے لئے نشان تھا ایسا ہی میں تمہارے لئے اے تبہ کارو
المفرطون . فسارِعوا إلى التوبة أيها الغافلون .
یک نشان ہستم پس اے غافلان بسوئے توبہ بشتابید
ایک نشان ہوں۔ پس اے غافلو! توبہ کی طرف جلدی کرو۔
وإنّي جُعِلْتُ فردًا أكمَلَ من الذين أُنعِمَ عليهم في
و من از گروہ منعم علیہم فرد اکمل کردہ شدم
اور میں منعم علیہم گروہ میں سے فرد اکمل کیا گیا ہوں
آخر الزمان، ولا فخر ولا رياء ، واللّٰهُ فعَل كيف
و ایں از فخر و ریا نیست و خدا چنانکہ
اور یہ فخر اور ریا نہیں۔ اور خدا نے جیسا
أراد وشاء ، فهل أنتم تحاربون اللّٰه وتزاحمون .
خواست کرد پس آیا شما باخدا جنگ و پیکار مے کنید
چاہا کیا۔ پس کیا تم خدا کے ساتھ لڑتے ہو

٧٧٧٨- حدثنا محمد بن مسكين قال: نا عبد الله بن صالح قال: حدثني الليث قال: حدثنا عبد الرحمن بن خالد، عن ابن شهاب، عن سعيد، عن أبي هريرة أن رسول الله ﷺ قال: **«مثلي ومثل الرسل كمثل قصر حسن بنيانه لا يعيب الناس منه إلا موضع لبنة، فكنت اللبنة فتكامل البنيان»**(١).

=

ابن خالد عن الز…

وأخرجه البخاري … (٤/١٨١٦ح/ ١٨٦٠ح)، وا… …ائي في شرح اعتقاد أهل الس… ، والبغوي في شرح السنة (٤… …ة (٦/ ٣٤٤، ٣٤٥)، جميعهم… …هاب الزهري عن سعيد بن الم…

وأخرجه مسلم… …ي في المعجم الأوسط (٨/ ٢… عن صالح بن كيسان عن الز…

وقال الطبراني: … …اهيم بن سعد إلا الليث بن س…

وأخرجه النسائي … …رجه النسائي في السنن الكبر… (الإحسان – ١٥/ ٣٢٢ ح … …ي عن سعيد ابن المسيب عن…

(١) ليس له تخريج … …الح، والأعرج كلاهما عن أبي هريرة.


البحر الزخار
المعروف
بمسند البزار
تأليف
الحافظ الإمام أبي بكر أحمد بن عمرو بن عبد الخالق العتكي البزار
(المتوفى سنة ٢٩٢هـ)
تحقيق
عادل بن سعد
الجزء الرابع عشر
مكتبة العلوم والحكم
المدينة المنورة

حوالہ صفحہ 66 پر ملاحظہ فرمائیں

مستقل اور حقیقی نبوتوں کا دروازہ بند ہوگیا اور ظلی نبوت کا دروازہ کھولا گیا پس اب جو ظلی نبی ہوتا ہے وہ نبوت کی مہر کو توڑنے والا نہیں کیونکہ اسکی نبوت اپنی ذات میں کچھ چیز نہیں بلکہ وہ محمدؐ کی نبوت کا ظل ہے نہ کہ مستقل نبوت۔" اور یہ جو بعض لوگوں کا خیال ہے کہ ظلی یا بروزی نبوت گھٹیا قسم کی نبوت ہے یہ محض ایک نفس کا دھوکا ہے جس کی کوئی بھی حقیقت نہیں کیونکہ ظلی نبوت کے لیئے یہ ضروری ہے کہ انسان نبی کریم صلعم کی اتباع میں اسقدر غرق ہو جاوے کہ من تو شدم تو من شدی کے درجہ کو پالے ایسی صورت میں وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے جمیع کمالات کو عکس کے رنگ میں اپنے اندر اترتا پائیگا حتیٰ کہ ان دونوں میں قرب اتنا بڑھیگا کہ نبی کریم صلعم کی نبوت کی چادر بھی اس پر چڑھائی جائیگی تب جاکر وہ ظلی نبی کہلائیگا پس جب ظل کا یہ تقاضا ہے کہ اپنے اصل کی پوری تصویر ہو اور اسی پر تمام انبیاءؑ کا اتفاق ہے تو وہ نادان جو مسیح موعودؑ کی ظلی نبوت کو ایک گھٹیا قسم کی نبوت سمجھتا یا اسکے معنی ناقص نبوت کے کرتا ہے وہ ہوش میں آوے اور اپنے اسلام کی فکر کرے کیونکہ اس نے اس نبوت کی شان پر حملہ کیا ہے جو تمام نبوتوں کی سرتاج ہے۔ میں نہیں سمجھ سکتا کہ لوگوں کو کیوں حضرت مسیح موعودؑ کی نبوت پر ٹھوکر لگتی ہے اور کیوں بعض لوگ آپ کی نبوت کو ناقص نبوت سمجھتے ہیں کیونکہ میں تو یہ دیکھتا ہوں کہ آپؑ آنحضرت صلعم کے بروز ہونے کی وجہ سے ظلی نبی تھے اور اس ظلی نبوت کا پایہ بہت بلند ہے۔ یہ ظاہر بات ہے کہ پہلے زمانوں میں جو نبی ہوتے تھے انکے لیئے یہ ضروری نہ تھا کہ ان میں وہ تمام کمالات رکھے جاویں جو نبی کریم صلعم میں رکھے گئے بلکہ ہر ایک نبی کو اپنی استعداد اور کام کے مطابق کمالات عطا ہوتے تھے کسی کو بہت کسی کو کم۔ مگر مسیح موعودؑ کو تو تب نبوت ملی جب اس نے نبوت محمدیہ کے تمام کمالات کو حاصل کر لیا اور اس قابل ہوگیا کہ ظلی نبی کہلائے پس ظلی نبوت نے مسیح موعودؑ کے قدم کو پیچھے نہیں ہٹایا بلکہ آگے بڑھایا اور اسقدر آگے بڑھایا کہ نبی کریمؐ کے پہلو بہ پہلو لا کھڑا کیا۔ اس بات سے کون انکار کرسکتا ہے کہ عیسیٰؑ کے لیئے یہ ضروری نہ تھا کہ وہ نبی کریمؐ کے تمام کمالات حاصل کر لینے کے بعد نبی بنایا جاتا۔ داؤدؑ اور سلیمانؑ کے لیئے یہ ضروری نہ تھا کہ انکو نبی کا خطاب تب دیا جاتا جب وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے تمام کمالات سے پورا حصہ لے لیتے اور پھر میں تو یہ بھی کہوں گا کہ موسیٰؑ کے لیئے بھی یہ ضروری نہ تھا

حوالہ صفحہ 66 پر ملاحظہ فرمائیں

امتحان ہے اور وہ تمہیں آزماتا ہے کہ تم اس نمونہ کے دکھلانے میں کیسے ہو۔ تم سے پہلے جلالی زندگی کا نمونہ صحابہ رضی اللہ عنہم نے قابل تعریف دکھلایا اور وہ ایسا ہی وقت تھا کہ جلالی طرز کی زندگی کا نمونہ دکھلایا جاتا کیونکہ ایماندار لوگ بتوں کی تعظیم کے لئے اور مخلوق پرستی کی حمایت میں بھیڑ بکری کی طرح قتل کئے جاتے تھے اور پتھروں اور ستاروں اور عناصر اور دوسری مخلوق کو خدا کی جگہ دی تھی۔ سو وہ زمانہ بے شک جہاد کا زمانہ تھا تا جو لوگ ظلم سے تلوار اُٹھاتے ہیں وہ تلوار ہی سے قتل کئے جائیں۔ سو صحابہ رضی اللہ عنہم نے تلوار اٹھانے والوں کو تلوار ہی سے خاموش کیا اور اسم **محمد** جو مظہر جلال اور شان محبوبیت اپنے اندر رکھتا ہے اس کی تجلّی ظاہر کرنے کے لئے خوب جوہر دکھلائے اور دین کی حمایت میں اپنے خون بہا دیئے۔ پھر بعد اس کے وہ کذاب پیدا ہوئے جو اسم **محمد** کا جلال ظاہر کرنے والے نہیں تھے بلکہ اکثر ان کے چوروں اور ڈاکوؤں کی طرح تھے جو مجھ سے پہلے گذر گئے جو جھوٹے طور پر مہدی کہلاتے تھے اور لوگ ان کو خود غرض سمجھتے تھے۔ جیسا کہ آج کل بھی بعض سرحدی نادان اس قسم کے مولویوں کی تعلیم سے دھوکا کھا کر مہدی جلال کے ظاہر کرنے کے بہانہ سے لوٹ مار اپنا شیوہ رکھتے ہیں اور آئے دن ناحق کے خون کرتے ہیں مگر تم خوب توجہ کر کے سُن لو کہ اب اسم **محمد** کی تجلّی ظاہر کرنے کا وقت نہیں۔ یعنی اب جلالی رنگ کی کوئی خدمت باقی نہیں۔ کیونکہ مناسب حد تک وہ جلال ظاہر ہو چکا۔ سورج کی کرنوں کی اب برداشت نہیں۔ اب چاند کی ٹھنڈی روشنی کی ضرورت ہے

بقیہ حاشیہ

میرا نام بیت اللہ بھی رکھا ہے یہ اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ جس قدر اس بیت اللہ کو مخالف گرانا چاہیں گے اس میں سے معارف اور آسمانی نشانوں کے خزانے نکلیں گے۔ چنانچہ مَیں دیکھتا ہوں کہ ہر یک ایذا کے وقت ضرور ایک خزانہ نکلتا ہے اور اس بارے میں الہام یہ ہے۔ یکے پائے من می بوسید و من میگفتم کہ حجر اسود منم۔ منہ

حوالہ صفحہ 67 پر ملاحظہ فرمائیں

اور وہ احمد کے رنگ میں ہو کر مَیں ہوں اب اسم احمد کا نمونہ ظاہر کرنے کا وقت ہے یعنی جمالی طور کی خدمات کے ایام ہیں اور اخلاقی کمالات کے ظاہر کرنے کا زمانہ ہے۔ ہمارے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مثیل موسیٰ بھی تھے اور مثیل عیسیٰ بھی۔ موسیٰ جلالی رنگ میں آیا تھا اور جلال اور الٰہی غضب کا رنگ اُس پر غالب تھا مگر عیسیٰ جمالی رنگ میں آیا تھا اور فروتنی اس پر غالب تھی۔ سو ہمارے نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنی مکّی اور مدنی زندگی میں یہ دونوں نمونے جلال اور جمال کے ظاہر کر دیئے۔ اور پھر چاہا کہ آپ کے بعد آپ کی فیض یافتہ جماعت بھی جو آپ کے روحانی وارث ہیں انہی دونوں نمونوں کو ظاہر کرے۔ سو آپ نے محمدی یعنی جلالی نمونہ دکھلانے کے لئے صحابہ رضی اللہ عنہم کو مقرر فرمایا کیونکہ اس زمانہ میں اسلام کی مظلومیت کے لئے یہی علاج قرین مصلحت تھا پھر جب وہ زمانہ جاتا رہا اور کوئی شخص زمین پر ایسا نہ رہا کہ مذہب کے لئے اسلام پر جبر کرے اس لئے خدا نے جلالی رنگ کو منسوخ کر کے اسم احمد کا نمونہ ظاہر کرنا چاہا یعنی جمالی رنگ دکھلانا چاہا۔ سو اس نے قدیم وعدہ کے موافق اپنے مسیح موعود کو پیدا کیا جو عیسیٰ کا اوتار اور احمدی رنگ میں ہو کر جمالی اخلاق کو ظاہر کرنے والا ہے اور خدا نے تمہیں اس عیسیٰ احمد صفت کے لئے بطور اعضا کے بنایا۔ سو اب وقت ہے کہ اپنی اخلاقی قوتوں کا حُسن اور جمال دکھلاؤ۔ چاہئے کہ تم میں خدا کی مخلوق کے لئے عام ہمدردی ہو اور کوئی چھَل اور دھوکا تمہاری طبیعت میں نہ ہو۔ تم اسم احمد کے مظہر ہو۔ سو چاہئے کہ دن رات خدا کی حمد و ثنا تمہارا کام ہو اور خادمانہ حالت جو حامد ہونے کے لئے لازم ہے اپنے اندر پیدا کرو اور تم کامل طور پر خدا کی کیونکر حمد کر سکتے ہو جب تک تم اس کو ربّ العالمین یعنی تمام دنیا کا پالنے والا نہ سمجھو اور تم کیونکر اس اقرار میں سچّے ٹھہر سکتے ہو جب تک ایسا ہی اپنے تئیں بھی نہ بناؤ۔ کیونکہ اگر تو کسی نیک صفت کے ساتھ کسی کی تعریف کرتا ہے

حوالہ صفحہ 67 پر ملاحظہ فرمائیں

فـی السـاعة الآخـرة مـن الـجـمـعة، أعـنـی اليـوم

در ساعت آخری روز جمعہ تجلّی فرمود یعنی در روزے کہ

جمعہ کے دن آخری ساعت میں تجلّی فرمائی یعنی اس دن

الـذی هـو الســادس من الستّة .فـكـذالک طـلـعـت

ششم شش است ہم چنیں

جو چھ کا چھٹا ہے اسی طرح

روحــانيةُ نبيّنــا صـلــی اللّــه عـليـه وسلم فی الألف

روحانیت نبی کریم ما صلی اللہ علیہ وسلم در ہزار

ہمارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی روحانیت نے پانچویں ہزار

الـخـامـس بإجـمـال صـفاتها، وما كان ذالک الزمان

پنجم با صفات اجمالی ہویدا شد و آں زمان

میں اجمالی صفات کے ساتھ ظہور فرمایا اور وہ زمانہ

مـنتهــی تــرقّيــاتهــا، بل كــانـت قدمًـا أولـی لمعـارج

پایان ترقیات آں روحانیت نبود بلکہ برائے معراج کمالات وے

اُس روحانیت کی ترقیات کا انتہا نہ تھا بلکہ اس کے کمالات کے معراج کے لئے

كـمـالاتهـا، ثـم كـمُـلـتْ وتجلّت تلک الروحانية فی

گام نخستین بود باز آں روحانیت

پہلا قدم تھا پھر اس روحانیت نے

آخــر الألف الســادس، أعـنــی فــی هـذا الحين كمـا

در آخر الف ششم یعنی دریں وقت از راہ کمال تجلّی فرمود چنانکہ

چھٹے ہزار کے آخر میں یعنی اس وقت پوری طرح سے تجلّی فرمائی جیسا کہ

حوالہ صفحہ 67 پر ملاحظہ فرمائیں

خُلق آدم فی آخر الیوم السادس بإذن اللّٰہ

آدم در آخر روز ششم باذن خدائے

آدم چھٹے دن کے آخر میں احسن الخالقین خدا کے اذن

أحسن الخالقین .واتخذتْ روحانیةُ نبیّنا

احسن الخالقین مخلوق شد و روحانیت خیر رسل

سے پیدا ہوا اور خیر الرسل کی روحانیت

خیر الرّسل مَظهرًا مِن أُمّتہ لتبلغ کمالَ ظهورها

برائے کمال ظہور

نے اپنے ظہور کے کمال کے لئے

وغلبةَ نورها کما کان وعد اللّٰہ فی الکتاب المبین .

و غلبہ نور خویش مظہرے اختیار کرد۔ چنانکہ خدائے تعالیٰ در کتاب مبین وعدہ فرمودہ بود

اور اپنے نور کے غلبہ کے لئے ایک مظہر اختیار کیا جیسا کہ خدا تعالیٰ نے کتاب مبین میں وعدہ فرمایا تھا

فأنا ذالک المظهر الموعود والنور المعهود،

پس من ہماں مظہر موعود و نور معہود ہستم

پس مَیں وہی مظہر ہوں

فآمِنْ ولا تکنْ من الکافرین .وإن شئتَ

پس ایمان بیار و از کافراں مباش و اگر مے خواہی

پس ایمان لا اور کافروں سے مت ہو اور اگر چاہتا ہے

فاقرء قولہ تعالٰی ھُوَ الَّذِیۡۤ اَرۡسَلَ رَسُوۡلَہٗ بِالۡھُدٰی

بخواں ایں قول خداوندی را ھو الذی ارسل رسولہ بالھدیٰ الآیۃ

تو اس خدا کے قول کو پڑھ ھو الذی ارسل رسولہ بالھدیٰ آخر آیت تک۔

حالانکہ وہ بجائے خود اپنے تئیں معذور سمجھتے تھے کیونکہ اُن کی بائبل کے ظاہری الفاظ پر نظر تھی۔ افسوس کہ ہمارے مسلمان بھائی بھی اسی گرداب میں پڑے ہوئے ہیں اور حضرت مسیح کی نسبت یہودیوں کی طرح اُن کے دلوں میں بھی یہی خیال جما ہوا ہے کہ ہم اُنہیں سچ مچ آسمان سے اُترتے دیکھیں گے اور یہ اعجوبہ ہم بچشم خود دیکھیں گے کہ حضرت مسیح زرد رنگ کی پوشاک پہنے ہوئے آسمان سے اُترتے چلے آتے ہیں اور دائیں بائیں فرشتے اُن کے ساتھ ہیں اور تمام بازاری لوگ اور دیہات کے آدمی ایک بڑے میلہ کی طرح اکٹھے ہو کر دُور سے اُن کو دیکھ رہے ہیں اور

فیہ اختلافًا کثیرًا. قل لو اتبع اللّٰہ اھواء کم لفسدت السمٰوات والارض ومن فیھن ولبطلت حکمتہ وکان اللّٰہ عزیزًا حکیمًا. قل لو کان البحر مدادًا لکلمات ربی لنفد البحر قبل ان تنفد کلمات ربی ولو جئنا بمثلہٖ مددًا. قل ان کنتم تحبون اللّٰہ فاتبعونی یحببکم اللّٰہ وکان اللّٰہ غفورا رحیما. پھر اس کے بعد الہام کیا گیا کہ ان علماء نے میرے گھر کو بدل ڈالا۔ میری عبادت گاہ میں ان کے چولہے ہیں میری پرستش کی جگہ میں اُن کے پیالے اور ٹھوٹھیاں رکھی ہوئی ہیں اور چوہوں کی طرح میرے نبی کی حدیثوں کو کتر رہے ہیں (ٹھوٹھیاں وہ چھوٹی پیالیاں ہیں جن کو ہندوستان میں سکوریاں کہتے ہیں۔ عبادت گاہ سے مراد اس الہام میں زمانہ حال کے اکثر مولویوں کے دل ہیں جو دنیا سے بھرے ہوئے ہیں)۔ اس جگہ مجھے یاد آیا کہ جس روز وہ الہام مذکورہ بالا جس میں قادیان میں نازل ہونے کا ذکر ہوا تھا اس روز کشفی طور پر میں نے دیکھا کہ میرے بھائی صاحب مرحوم مرزا غلام قادر میرے قریب بیٹھ کر باآواز بلند قرآن شریف پڑھ رہے ہیں اور پڑھتے پڑھتے انہوں نے اِن فقرات کو پڑھا کہ انا انزلنٰہ قریبًا من القادیان تو میں نے سُنکر بہت تعجب کیا کہ کیا قادیان کا نام بھی قرآن شریف میں لکھا ہوا ہے؟ تب انہوں نے کہا کہ یہ دیکھو لکھا ہوا ہے تب مَیں نے نظر ڈال کر جو دیکھا تو معلوم ہوا کہ فی الحقیقت قرآن شریف کے دائیں صفحہ میں شاید قریب نصف کے موقع پر یہی الہامی عبارت لکھی ہوئی موجود ہے تب میں نے اپنے دل میں کہا کہ ہاں واقعی طور پر قادیان کا نام قرآن شریف میں درج ہے اور میں نے کہا کہ تین شہروں کا نام اعزاز کے ساتھ قرآن شریف میں درج کیا گیا ہے مکہ اور مدینہ اور قادیان یہ کشف تھا

حوالہ صفحہ 69 پر ملاحظہ فرمائیں

اَب اے دوستو! یہ منارہ اس لئے طیار کیا جاتا ہے کہ تا حدیث کے موافق مسیح موعود کے زمانہ کی یادگار رہو اور نیز وہ عظیم پیشگوئی پوری ہو جائے جس کا ذکر قرآن شریف کی اِس آیت میں ہے کہ سُبْحٰنَ الَّذِیْٓ اَسْرٰى بِعَبْدِهٖ لَيْلًا مِّنَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ اِلَى الْمَسْجِدِ

بقیہ حاشیہ

لائق ہے کہ تمام میناروں سے اونچا ہو کیونکہ یہ منارہ مسیح موعود کے احقاق حق اور صَرفِ ہمت اور اتمامِ حجّت اور اعلاءِ ملّت کی جسمانی طور پر تصویر ہے پس جیسا کہ اسلامی سچائی مسیح موعود کے ہاتھ سے اعلیٰ درجہ کے ارتفاع تک پہنچ گئی ہے اور مسیح کی ہمت ثریّا سے ایمان گم گشتہ کو واپس لا رہی ہے اسی کے مطابق یہ مینار بھی روحانی امور کی عظمت ظاہر کر رہا ہے۔ وہ آواز جو دنیا کے ہر چہار گوشہ میں پہنچائی جائے گی وہ روحانی طور پر بڑے اونچے مینار کو چاہتی ہے۔ قریبًا بیس برس ہوئے کہ مَیں نے اپنی کتاب براہین احمدیہ میں خدا تعالیٰ کا یہ کلام جو میری زبان پر جاری کیا گیا لکھا تھا۔ یعنی یہ کہ انا انزلناہ قریبًا من القادیان. وبالحق انزلناہ وبالحق نزل صدق اللّٰہ ورسولہ وکان امر اللّٰہ مفعولا ۔ دیکھو براہین احمدیہ صفحہ ۴۹۸۔ یعنی ہم نے اس مسیح موعود کو قادیان میں اتارا ہے اور وہ ضرورتِ حقہ کے ساتھ اُتارا گیا اور ضرورت حقہ کے ساتھ اترا۔ خدا نے قرآن میں اور رسول نے حدیث میں جو کچھ فرمایا تھا وہ اُس کے آنے سے پورا ہوا۔ اس الہام کے وقت جیسا کہ مَیں کئی دفعہ لکھ چکا ہوں مجھے کشفی طور پر یہ بھی معلوم ہوا تھا کہ یہ الہام قرآن شریف میں لکھا ہوا ہے اور اس وقت عالم کشف میں میرے دل میں اس بات کا یقین تھا کہ قرآن شریف میں تین شہروں کا ذکر ہے۔ یعنی مکّہ اور مدینہ اور قادیاں کا۔ اس بات کو قریباً بیس برس ہوگئے جبکہ مَیں نے براہین احمدیہ میں لکھا تھا اب اس رسالہ کی تحریر کے وقت میرے پر یہ منکشف ہوا کہ جو کچھ براہین احمدیہ میں قادیان کے بارے میں کشفی طور پر مَیں نے لکھا یعنی یہ کہ اس کا ذکر قرآن شریف میں موجود ہے درحقیقت یہ صحیح بات ہے کیونکہ یہ یقینی امر ہے کہ

حوالہ صفحہ 69 پر ملاحظہ فرمائیں

جوش دلانے والے مسائل جو احمقوں کے دِلوں کو خراب کرتے ہیں۔ ان کے دلوں سے معدوم ہو جائیں پھر کیونکر ممکن تھا کہ میں اس سلطنت کا بدخواہ ہوتا یا کوئی نا جائز باغیانہ منصوبے اپنی جماعت میں پھیلاتا جبکہ میں بیس برس تک یہی تعلیم اطاعت گورنمنٹ انگریزی کی دیتا رہا۔ اور اپنے مریدوں میں یہی ہدایتیں جاری کرتا رہا تو کیونکر ممکن تھا کہ ان تمام ہدایتوں کے برخلاف کسی بغاوت کے منصوبے کی میں تعلیم کروں۔ حالانکہ میں جانتا ہوں کہ خدا تعالیٰ نے اپنے خاص فضل سے میری اور میری جماعت کی پناہ اس سلطنت کو بنا دیا ہے۔ یہ امن جو اس سلطنت کے زیر سایہ ہمیں حاصل ہے نہ یہ امن مکہ معظمہ میں مل سکتا ہے نہ مدینہ میں اور نہ سلطان روم کے پایہ تخت قسطنطنیہ میں۔ پھر میں خود اپنے آرام کا دشمن بنوں۔ اگر اس سلطنت کے بارے میں کوئی باغیانہ منصوبہ دل میں مخفی رکھوں اور جو لوگ مسلمانوں میں سے ایسے بدخیال جہاد اور بغاوت کے دلوں میں مخفی رکھتے ہوں میں ان کو سخت نادان بدقسمت ظالم سمجھتا ہوں۔ کیونکہ ہم اِس بات کے گواہ ہیں کہ اِسلام کی دوبارہ زندگی انگریزی سلطنت کے امن بخش سایہ سے پیدا ہوئی ہے۔ تم چاہو دل میں مجھے کچھ کہو۔ گالیاں نکالو یا پہلے کی طرح کافر کا فتویٰ لکھو۔ مگر میرا اصول یہی ہے کہ ایسی سلطنت سے دِل میں بغاوت کے خیالات رکھنا یا ایسے خیال جن سے بغاوت کا احتمال ہو سکے سخت بدذاتی اور خدا تعالیٰ کا گناہ ہے۔ بہتیرے ایسے مسلمان ہیں جن کے دل کبھی صاف نہیں ہوں گے۔ جب تک اُن کا یہ اعتقاد نہ ہو کہ خونی مہدی اور خونی مسیح کی حدیثیں تمام افسانہ اور کہانیاں ہیں۔

اے مسلمانوں اپنے دین کی ہمدردی تو اختیار کرو مگر سچی ہمدردی۔ کیا اِس معقولیت کے زمانہ میں دین کے لئے یہ بہتر ہے کہ ہم تلوار سے لوگوں کو مسلمان کرنا چاہیں۔ کیا جبر کرنا اور زور اور تعدّی سے اپنے دین میں داخل کرنا اِس بات کی دلیل ہو سکتی ہے کہ وہ دین خدا تعالیٰ کی طرف سے ہے؟ خدا سے ڈرو اور یہ بیہودہ الزام دین اسلام پر مت لگاؤ کہ اس نے جہاد کا مسئلہ سکھایا ہے اور زبردستی اپنے مذہب میں داخل کرنا اس کی تعلیم ہے۔ معاذ اللہ ہرگز

حوالہ صفحہ 70 پر ملاحظہ فرمائیں

کوئی صورت ادائے قرضہ کی نظر نہ آتی تھی۔ جب عیسائی کہا کرتے تھے کہ **ربنا یسوع** مسیح آسمان پر زندہ مع جسم چڑھ گیا بڑی طاقت دکھلائی خدا جو تھا مگر تمہارا نبی تو ہجرت کرنے کے بعد مدینہ تک بھی پرواز کر کے نہ جا سکا غار ثور میں ہی تین دن تک چھپا رہا آخر بڑی مشکل سے مدینہ تک پہنچا اور پھر بھی عمر نے وفا نہ کی دس برس کے بعد فوت ہو گیا اور اب وہ قبر میں اور زیر زمین ہے مگر یسوع مسیح زندہ آسمان پر ہے اور ہمیشہ زندہ رہے گا اور وہی دوبارہ آسمان سے اُتر کر دنیا کا انصاف کرے گا۔ ہر ایک جو اس کو خدا نہیں جانتا وہ پکڑا جائے گا اور آگ میں ڈالا جائے گا۔

اس کا جواب مسلمانوں کو کچھ بھی نہیں آتا نہایت شرمندہ اور ذلیل ہوتے تھے اب یسوع مسیح کی خوب خدائی ظاہر ہوئی۔ آسمان پر چڑھنے کا سارا **بھانڈا پھوٹ** گیا۔ **اوّل** تو ہزار نسخہ سے زیادہ ایسی طبی کتابیں جن کو پُرانے زمانہ میں رومیوں یونانیوں مجوسیوں عیسائیوں اور سب سے بعد مسلمانوں نے بھی ان کا ترجمہ کیا تھا پیدا ہو گئیں جن میں ایک نسخہ مرہم عیسٰی کا لکھا ہے اور ان کتابوں میں بیان کیا گیا ہے کہ یہ مرہم حضرت عیسٰی کے لئے یعنی اُن کے صلیبی زخموں کے لئے بنائی گئی تھی۔ ازاں بعد کشمیر میں حضرت عیسٰی علیہ السلام کی قبر بھی پیدا ہو گئی۔ پھر اس کے بعد عربی اور فارسی میں پُرانی کتابیں پیدا ہو گئیں جو بعض ان میں سے ہزار برس کی تصنیف ہیں اور حضرت عیسٰی کی وفات کی گواہی دیتی اور قبر اُن کی کشمیر میں بتلاتی ہیں اور پھر سب کے بعد جو آج ہمیں خبر ملی یہ تو ایک ایسی خبر ہے کہ گویا آج اس نے مسلمانوں کے لئے **عید کا دن** چڑھا دیا ہے اور وہ یہ ہے کہ حال میں بمقام یروشلم پطرس حواری کا دستخطی ایک کاغذ پُرانی عبرانی میں لکھا ہوا دستیاب ہوا ہے جس کو کتاب کشتی نوح کے ساتھ شامل کیا گیا ہے اس سے ثابت ہوتا ہے کہ حضرت مسیح صلیب کے واقعہ سے تخمیناً پچاس برس بعد اسی زمین پر **فوت** ہو گئے تھے اور وہ کاغذ ایک عیسائی کمپنی نے **اڑھائی لاکھ روپیہ دے کر خرید لیا ہے** کیونکہ یہ فیصلہ ہو گیا ہے کہ وہ پطرس کی تحریر ہے اور ظاہر ہے کہ اِس قدر ثبوتوں کے جمع ہونے کے بعد جو زبردست شہادتیں ہیں پھر اِس بیہودہ اعتقاد سے جو عیسٰی زندہ ہے باز نہ آنا ایک دیوانگی ہے امور محسوسہ مشہودہ سے انکار نہیں ہو سکتا سو **مسلمانو تمہیں مبارک ہو آج تمہارے لئے عید** کا دن ہے اُن پہلے جھوٹے عقائد کو دفع کرو اور اب قرآن کے مطابق اپنا عقیدہ بنالو۔ مکرر یہ کہ یہ آخری شہادت

حوالہ صفحہ 70 پر ملاحظہ فرمائیں

۱۳؍جنوری ۱۹۰۶ء (۱) لَا یُقْبَلُ عَمَلٌ مِّثْقَالَ ذَرَّۃٍ مِّنْ غَیْرِ التَّقْوٰی (۲) زَلْزَلَۃُ السَّاعَۃِ وَنَھْدِمُ مَا یَعْمُرُوْنَ (۳) عَفَتِ الدِّیَارُ کَذِکْرِیْ (۴) قُلْ مَا یَعْبَؤُا بِکُمْ رَبِّیْ لَوْلَا دُعَآؤُکُمْ۔[1] (کاپی الہامات حضرت مسیح موعود علیہ السلام صفحہ ۵۴)

۱۴؍جنوری ۱۹۰۶ء (۱) "کَتَبَ اللّٰہُ لَاَغْلِبَنَّ اَنَا وَرُسُلِیْ (۲) سَلَامٌ قَوْلًا مِّنْ رَّبٍّ رَّحِیْمٍ (۳) ہم مکہ میں مریں گے یا مدینہ میں۔ (کاپی الہامات حضرت مسیح موعود علیہ السلام صفحہ ۵۵)

(ترجمہ) خدا نے ابتداء سے مقدر کر چھوڑا ہے کہ وہ اور اس کے رسول غالب رہیں گے (۲) خدائے رحیم کہتا ہے کہ سلامتی ہے یعنی خائب و خاسر کی طرح تیری موت نہیں ہے۔ اور یہ کلمہ کہ ہم مکہ میں مریں گے یا مدینہ میں' اس کے یہ معنی ہیں کہ قبل از موت مکی فتح نصیب ہوگی۔ جیسا کہ وہاں دشمنوں کو قہر کے ساتھ مغلوب کیا گیا تھا اسی طرح یہاں بھی دشمن قہری نشانوں سے مغلوب کئے جائیں گے۔ دوسرے یہ معنے ہیں کہ قبل از موت مدنی فتح نصیب ہوگی۔ خود بخود لوگوں کے دل ہماری طرف مائل ہو جائیں گے۔ فقرہ کَتَبَ اللّٰہُ لَاَغْلِبَنَّ اَنَا وَرُسُلِیْ مکہ کی طرف اشارہ کرتا ہے اور فقرہ سَلَامٌ قَوْلًا مِّنْ رَّبٍّ رَّحِیْمٍ مدینہ کی طرف۔"

(بدر جلد ۲ نمبر ۳ مورخہ ۱۹؍جنوری ۱۹۰۶ء صفحہ ۲۔ الحکم جلد ۱۰ نمبر ۲ مورخہ ۱۷؍جنوری ۱۹۰۶ء صفحہ ۳)

۱۵؍جنوری ۱۹۰۶ء "تزلزل در ایوانِ کسریٰ فتاد"[2]

(بدر جلد ۲ نمبر ۳ مورخہ ۱۹؍جنوری ۱۹۰۶ء صفحہ ۲۔ الحکم جلد ۱۰ نمبر ۳ مورخہ ۲۴؍جنوری ۱۹۰۶ء صفحہ ۱)

---

[1] (ترجمہ از مرتب) (۱) کوئی عمل تقویٰ کے بغیر ذرہ بھر قبول نہیں کیا جائے گا (۲) قیامت والا زلزلہ۔ اور جو عمارتیں بناتے جائیں گے ہم ان کو گراتے جائیں گے (۳) گھر مٹ جائیں گے جیسا کہ میں بتا چکا ہوں (۴) کہہ دے کہ میرے رب کو تمہاری پروا ہی کیا ہے۔ اگر تم دعا نہیں کرو گے۔

[2] (ترجمہ از مرتب) شاہِ ایران کے محل میں تزلزل پڑ گیا۔

(نوٹ از مرتب) چنانچہ اِس الہام کے بعد بالکل خلافِ توقع ایران میں جلد ہی شورِ بغاوت برپا ہوا اور مرزا محمد علی شاہِ ایران نے مجبوراً بتاریخ ۱۵؍جولائی ۱۹۰۹ء روس کے سفارت خانہ میں پناہ لی۔ آخر وہ تخت سے معزول کیا گیا اور پارلیمنٹ بنائی گئی۔ مفصل دیکھئے "دعوۃ الامیر" تصنیف حضرت سیدنا امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اردو ایڈیشن نمبر ۹ صفحہ ۲۰۴، ۲۰۵۔ فارسی ایڈیشن صفحہ ۳۲۶ تا ۳۲۹ میں دوسری پیشگوئی۔

حوالہ صفحہ 71 پر ملاحظہ فرمائیں

۱۸ اکتوبر ۱۸۹۹ء " بالفعل خدا تعالیٰ نے میرے دل میں یہی ڈالا ہے کہ بیعت کرنے والے دو قسم میں رکھے جائیں گے ایک جو اعلیٰ اور صاف تر زندگی کے خواہشمند اور خدا تعالیٰ کے منشاء کی اطاعت کے لئے حاضر ہیں اور ایک وہ جو کسی قدر کمزور ہیں۔" (اقتباس مکتوب نمبر ۴ حضرت مسیح موعود علیہ السلام مورخہ ۱۸ اکتوبر ۱۸۹۹ء مندرجہ تشحیذ الاذہان جلد ۷ نمبر ۶۔ جون ۱۹۱۲ء صفحہ ۲۴۳، ۲۴۴)

۱۸۹۹ء " حضرت اقدسؑ کو رؤیا ہوئی کہ حامد علی آکر کہتا ہے کہ باہر ایک ہندو کھڑا ہے اور دعا کے لئے درخواست کرتا ہے حضور اقدسؑ اسے کہتے ہیں کہ بے نذر لئے ہم دعا کرنے کے نہیں۔ پھر حامد علی دوبارہ واپس آتا ہے تو ایک چھوٹا بیگ اور دو چادریں ہیں اُن میں روپیہ بھر کر لاتا ہے۔ فرمایا ہندو سے مراد ایسا شخص ہوا کرتا ہے جو دُنیا کے غم ہمّ میں مبتلا ہو اور چاہے کہ کسی طرح دُنیوی ابتلاؤں سے نجات ہو۔"

(مکتوب[1] مولوی عبدالکریم صاحبؓ مندرجہ تشحیذ الاذہان جلد ۷ نمبر ۶۔ جون ۱۹۱۲ء صفحہ ۲۴۷)

۵ جنوری ۱۹۰۰ء (الف) ۷ جنوری ۱۹۰۰ء کو صبح کی نماز کے وقت حضرت اقدسؑ نے فرمایا کہ پرسوں کی نماز میں جب مَیں التّحیات کے لئے بیٹھا تو بجائے التحیات کے یہ دُعا پڑھنے لگ گیا صَلَّى اللّٰهُ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلَيْكَ وَيُرَدُّ دُعَآءُ اَعْدَآءِكَ عَلَيْهِمْ[2]۔ حضرت صاحبؑ فرماتے تھے کہ مَیں نے خیال کیا کہ یہ کیا پڑھ رہا ہُوں، تو معلوم ہُوا کہ الہام ہے۔ (روایت منشی محمد الدین صاحبؓ واصل باقی نویس۔ رجسٹر روایاتِ صحابہ جلد ۱۱ صفحہ ۱۰۴ و رجسٹر روایاتِ صحابہ جلد ۱۴ صفحہ ۱۴۲)

(ب) صاحبزادہ پیر سراج الحق صاحب جمالی نعمانی نے بیان کیا کہ :-

" ایک روز مغرب کی نماز پڑھی گئی اور مَیں حضرت مسیح موعود علیہ الصّلوٰۃ والسّلام کے پاس کھڑا تھا۔ جب نماز کا سلام پھیرا گیا تو آپؑ نے بایاں ہاتھ میری دائیں ران پر رکھ کر فرمایا کہ صاحبزادہ صاحب! اِس وقت مَیں التحیات پڑھتا تھا الہاماً میری زبان پر جاری ہُوا کہ :-

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْكَ وَعَلٰى مُحَمَّدٍ۔"

(الحکم جلد ۲۶ نمبر ۱۹/۲۰ مورخہ ۲۱/۲۸ مئی ۱۹۲۳ء صفحہ ۵)

---

[1] (نوٹ از مرتّب) یہ مکتوب حضرت مولانا نے افریقہ کے ایک شخص کو لکھا اور اس میں یہ بھی لکھا کہ "آپ کا وعدہ ارسال روپیہ آنے سے ایک ہفتہ قبل حضور اقدسؑ کو رؤیا ہوئی ..... پھر جب نام بنام فہرست چندہ پر مشتمل خط آیا تو تاویل و تصدیق واضح ہوگئی۔" (مکتوب مذکور)

[2] (ترجمہ از مرتّب) اللہ تعالیٰ محمدؐ پر صلوٰۃ بھیجے اور تجھ پر بھی، اور تیرے دشمنوں کی بد دُعا اُن پر لوٹا دی جائے گی۔

حوالہ صفحہ 71 پر ملاحظہ فرمائیں

اور ثانی الذکر خلافت ثانیہ میں فوت ہوئے اور مؤخر الذکر ابھی تک زندہ ہیں۔اللہ تعالیٰ انہیں تا دیر سلامت رکھے اور ہر طرح حافظ و ناصر ہو۔آمین۔ نیز خاکسار عرض کرتا ہے کہ مکرم منشی ظفر احمد صاحب کے اس اخلاص کے اظہار میں تین لطافتیں ہیں۔ایک تو یہ کہ جو رقم جماعت سے مانگی گئی تھی وہ انہوں نے خود اپنی طرف سے پیش کردی۔ دوسرے یہ کہ پیش بھی اس طرح کی کہ نقد موجود نہیں تھا تو زیور فروخت کر کے روپیہ حاصل کیا۔ تیسرے یہ کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو جتایا تک نہیں کہ مَیں خود اپنی طرف سے زیور بیچ کر لایا ہوں۔ بلکہ حضرت صاحب یہی سمجھتے رہے کہ جماعت نے چندہ جمع کر کے یہ رقم بھجوائی ہے۔ دوسری طرف منشی اروڑے خاں صاحب کا اخلاص بھی ملاحظہ ہو کہ اس غصہ میں منشی ظفر احمد صاحب سے چھ ماہ ناراض رہے کہ اس خدمت کے موقعہ کی اطلاع مجھے کیوں نہیں دی۔ یہ نظارے کس درجہ روح پرور، کس درجہ ایمان افروز ہیں۔اے محمدی سلسلہ کے برگزیدہ مسیح! تجھ پر خدا کا لاکھ لاکھ درود اور لاکھ لاکھ سلام ہو کہ تیرا ثمر کیسا شیریں ہے۔اور اے محمدی مسیح کے حلقہ بگوشو! تم پر خدا کی لاکھ لاکھ رحمتیں ہوں کہ تم نے اپنے عہد اخلاص و وفا کو کس خوبصورتی اور جاں نثاری کے ساتھ نبھایا ہے۔

﴿777﴾ **بسم اللہ الرحمٰن الرحیم** ۔منشی ظفر احمد صاحب کپورتھلوی نے بذریعہ تحریر مجھ سے بیان کیا کہ اوائل میں جب مَیں قادیان جاتا تو اس کمرے میں ٹھہرتا تھا۔ جو مسجد مبارک سے ملحق ہے اور جس میں سے ہو کر حضرت صاحب مسجد میں تشریف لے جاتے تھے ایک دفعہ ایک مولوی جو ذی علم شخص تھا۔قادیان آیا۔ بارہ نمبردار اس کے ساتھ تھے۔ وہ مناظرہ وغیرہ نہیں کرتا تھا بلکہ صرف حالات کا مشاہدہ کرتا تھا۔ایک مرتبہ رات کو تنہائی میں وہ میرے پاس اس کمرہ میں آیا۔اور کہا کہ ایک بات مجھے بتائیں کہ مرزا صاحب کی عربی تصانیف ایسی ہیں کہ ان جیسی کوئی فصیح بلیغ عبارت نہیں لکھ سکتا۔ضرور مرزا صاحب کچھ علماء سے مدد لے کر لکھتے ہونگے۔اور وہ وقت رات کا ہی ہو سکتا ہے تو کیا رات کو کچھ آدمی ایسے آپ کے پاس رہتے ہیں جو اس کام میں مدد دیتے ہوں۔ مَیں نے کہا مولوی محمد چراغ اور مولوی معین الدین ضرور آپ کے پاس رات کو رہتے ہیں۔ یہ علماء رات کو ضرور امداد کرتے ہیں۔ حضرت صاحب کو میری یہ آواز پہنچ گئی۔اور حضور اندر بہت ہنسے۔حتیٰ کہ مجھ تک آپ کی ہنسی کی آواز آئی۔اس کے بعد مولوی مذکور اُٹھ کر چلا گیا۔اگلے روز جب

حوالہ صفحہ 71 پر ملاحظہ فرمائیں

اٰیٰتِہٖ لَعَلَّکُمْ تَھْتَدُوْنَ ۱ الجزو نمبر۴ سورہ ال عمران وَلَوْلَآ اَنْ تُصِیْبَھُمْ مُّصِیْبَۃٌ بِمَا قَدَّمَتْ اَیْدِیْھِمْ
فَیَقُوْلُوْا رَبَّنَا لَوْلَآ اَرْسَلْتَ اِلَیْنَا رَسُوْلًا فَنَتَّبِعَ اٰیٰتِکَ وَنَکُوْنَ مِنَ الْمُؤْمِنِیْنَ ۲
وَلَوْلَا دَفْعُ اللّٰہِ النَّاسَ بَعْضَھُمْ بِبَعْضٍ لَّفَسَدَتِ الْاَرْضُ وَلٰکِنَّ اللّٰہَ ذُوْ فَضْلٍ

بقیہ حاشیہ نمبر ۱۱

آیت میں تعلیم کی گئی ہے۔ جو فرمایا ہے۔ غَیْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَیْھِمْ وَلَا الضَّآلِّیْنَ ۔ یہ وہ مرتبہ ہے جس میں انسان کو خدا کی محبت اور اس کے غیر کی عداوت سرشت میں داخل ہو جاتی ہے۔ اور بطریق طبعیت اس میں قیام پکڑتی ہے

بقیہ حاشیہ در حاشیہ نمبر ۳

ہرگز نہیں مانیں گے جب تک خدا کو بچشم خود دیکھ نہ لیں۔ سفیہ بجز ضربۂ ہلاکت کے کسی چیز کو باور نہیں کرتا میرا اور تیرا دشمن ہے۔ کہہ خدا کا امر آیا ہے سو تم جلدی مت کرو جب خدا کی مدد آئے گی تو کہا جائے گا کہ کیا میں تمہارا خدا نہیں کہیں گے کہ کیوں نہیں۔ انی متوفیک ورافعک الی وجاعل الذین اتبعوک فوق الذین کفروا الی یوم القیامة ولا تھنوا ولا تحزنوا و کان اللّٰہ بکم رء وفًا رحیما. الا ان اولیاء اللّٰہ لا خوف علیھم ولا ھم یحزنون. تموت وانا راض منک فادخلوا الجنة ان شاء اللّٰہ اٰمنین. سلام علیکم طبتم فادخلوھا اٰمنین. سلام علیک جعلت مبارکا. سمع اللّٰہ انہ سمیع الدعاء انت مبارک فی الدنیا والاخرة. امراض الناس وبرکاتہ ان ربک فعال لما یرید. اذکر نعمتی التی انعمت علیک وانی فضلتک علی العلمین. یاایتھا النفس المطمئنة ارجعی الی ربک راضیة مرضیةً فادخلی فی عبادی وادخلی جنتی. منّ ربکم علیکم و احسن الی احبابکم وعلمکم مالم تکونوا تعلمون. وان تعدوا نعمة اللّٰہ لا تحصوھا ۔ میں تجھ کو پوری نعمت دوں گا اور اپنی طرف اٹھاؤں گا۔ اور جو لوگ تیری متابعت اختیار کریں یعنی حقیقی طور پر اللہ و رسول کے متبعین میں داخل ہو جائیں ان کو ان کے مخالفوں پر کہ جو انکاری ہیں۔ قیامت تک غلبہ بخشوں گا یعنی

4 اخبار الفضل قادیان دارالامان مورخہ ۲۲ فروری ۱۹۲۳ء نمبر ۶۶ جلد ۱۱

ضلع مظفر نگر میں مباحثہ

یہاں پر ۸ فروری کو مولوی عمرالدین صاحب شملہ سے تشریف لائے۔ اور مولوی جلال الدین صاحب شمس قائم گنج سے تشریف فرما ہوئے۔ اور مناظرہ تین روز تک رہا۔ یعنی ۸ و ۹ و ۱۰ فروری ۱۹۲۳ء تک رہا۔

اول روز مولوی عمرالدین صاحب کے مقابلہ پر یکے بعد دیگرے مولوی محمد ادریس دیوبندی۔ مولوی سید عالم دیوبندی۔ مولوی عبدالقدوس دیوبندی کھڑے ہوئے۔ جنمیں دیوبندی معترض تھے۔ لیکن خدا کے فضل و رحم کے ساتھ مولوی عمرالدین صاحب نے ہر ایک اعتراض کو ایسا توڑ پھینکا۔ جیسے ردی کو پھینک دیتے ہیں۔ جس کا اعتراف اہل قریہ نے بھی کیا۔

دوسرے روز مولوی جلال الدین صاحب شمس کے مقابلہ پر مولوی عبداللطیف مولوی فاضل منشی فاضل مصطفےٰ آبادی کھڑا ہوا۔ اور مولوی جلال الدین صاحب نے صداقت مسیح موعود پر قرآنی دلائل قائم کئے۔ مگر خدا نے مقابل کے مولوی فاضل کا علم ایسا سلب کرلیا۔ کہ وہ ہرگز ہرگز کبھی ان کا جواب نہ دے سکا۔ اور تمسخر ٹھٹھے میں اوقات ضائع کیا۔ اور کبھی دیوانوں کی طرح الٹے سوال کرنے لگا۔ اگر اس سے کہا جائے۔ کہ ہم سائل ہیں ہمارا جواب دو۔ تو تمسخر کرنے کے سوا اور کچھ جواب نہ دے سکتے۔ آخر انہوں نے اس روز کوئی جواب نہ دیا۔ بلکہ اور مولوی جلال الدین صاحب نے ان کے اٹھائیس جھوٹ گنوائے۔ جو انہوں نے اپنی تقریر میں بولے تھے۔ جن کا اس کو ایک جگہ میں اقرار کرنا پڑا۔ جس کا اثر سامعین پر بہت خراب پڑا۔ اور مولوی دیوبندیوں نے اس کی بہت تذلیل کی۔ اور اس کو کہا کہ آپ نے تو ہم کو بہت ذلیل کرا دیا ہے۔ بہتر یہ تھا۔ کہ آپ سٹیج پر نہ کھڑے ہوتے۔

پھر تیسرے روز یعنی ۱۰ فروری کو مولوی جلال الدین صاحب نے اسٹیج پر کھڑے ہو کر آتش مولوی عبداللطیف کے جھوٹ گنوائے۔ اور کہا کہ جس شخص نے تقریر میں اس قدر جھوٹ بولا ہو۔ وہ کہاں تک سچا اور ایماندار ہو سکتا ہے۔ یہ سن کر پھر وہی کھڑا ہوا۔ مگر مولوی شمس صاحب کے ایک مطالبہ کا جواب تک نہیں دیا۔ سوائے تمسخر مذاق کے۔ آخر اسی طرح اس نے ۱۲ بجا دیئے۔ بہذا کھانے کے واسطے مناظرہ بند ہوا۔ اور بعد ظہر کے پھر مولوی جلال الدین صاحب نے اسٹیج پر کھڑے ہو کر مولوی صاحب کے جھوٹ گنوائے۔ اور اٹھائیس میں آٹھ اور جمع کر دیئے۔ جو کہ اس نے اس روز بولے تھے۔ بہذا کل چھتیس جھوٹ ہو گئے۔ مگر مولوی صاحب شرم سے گردن نیچی کئے بیٹھے رہے۔ اور مولوی بدرعالم دیوبندی مقابلے پر کھڑے ہوئے۔ مابین مولوی جلال الدین اور مولوی بدرعالم دیوبندی چار بجے تک مناظرہ جاری رہا۔ مگر وہ بھی جواب نہ دے سکا۔ اور تمسخر میں اوّل سے بڑھ چڑھ کر رہا۔ اب چونکہ تاریخ مناظرہ ختم ہو چکی تھی۔ لہذا مولوی عمرالدین صاحب اور مولوی جلال الدین صاحب نے رخصت چاہی اور واپس دہلی کو اور آگرہ کو ہو گئے۔ پھر بعد میں مولوی دیوبندی نے جلسہ قائم کیا۔ اور علمائے احمدیہ کی تردید کی۔ یہ کہکر کہ اب جواب دیتے ہیں۔ جس کا بعض لوگوں پر اور بھی بُرا اثر پڑا۔ چونکہ وہ کہنے لگے۔ کہ احمدیوں کے سامنے تو بولا نہ گیا۔ اب بولتے ہیں۔ حالانکہ وہ بار بار مطالبہ کرتے رہے۔ بہذا یہ ہارنے کی دلیل ہے۔

اس مناظرہ میں دیوبندیوں نے بُری طرح شکست کھائی۔ جس کی وجہ سے اہل قریہ کہتے ہیں۔ کہ پھر ایک جلسہ قائم کرو۔ تاکہ اچھی طرح طبیعت کو تسلی ہو۔ اور کیا تحریر کروں۔ اس وقت کے مولویوں کی حالت قابل دید تھی۔ جس کہ وہ سوالات سے دل چراتے تھے۔

الحمد للہ ہمارا جلسہ نہایت کامیابی اور امن سے گذرا۔ چھ آدمی سلسلہ عالیہ احمدیہ میں داخل ہوئے۔

عزیز احمد از کھودہ۔ ضلع مظفر نگر۔ ۱۳ فروری ۱۹۲۳ء

حقہ نوشی ترک

حکیم مظہر علی صاحب ننگرولہ سے اطلاع دیتے ہیں۔ کہ چوہدری جیون خاں، چوہدری غلام قادر خاں و اخلاص خاں صاحب نے حقہ نوشی ترک کر دی۔ آپ ان کے متعلق اخبار میں اعلان کر دیں۔ تاکہ دوسروں کو حقہ نوشی سے تائب ہونے کی تحریک ہو۔ زین العابدین ناظر تعلیم و تربیت۔

حضرت مسیح موعود کا ایک پرانا مکتوب

۲۹ جنوری کو یہ خط مسجد مبارک میں بحضور خلیفۃ المسیح پیش ہوا۔ جسکو سلسلہ ڈائری میں جناب مہر محمد خان صاحب نائب مدیر الفضل نے لے لیا تھا۔ جو مندرجہ ذیل ہے۔

نقل مطابق اصل ÷ لفافہ کا پتہ

بمقام لاہور۔ دفتر سرکاری وکیل۔ بخدمت اخویم منشی محمد حسین صاحب کلرک دفتر سرکاری وکیل۔

مہر قادیان ۵ ۲ نومبر ۱۹۰۳ء مہر لاہور ۲۷ نومبر ۱۹۰۳ء

راقم خاکسار مرزا غلام احمد عفی عنہ۔ از قادیان

بسم اللہ الرحمن الرحیم ÷ نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ بعد اس کے واضح ہو۔ کہ آپ کا خط مجھکو ملا۔ آپ اپنے گھر میں سمجھا دیں کہ اس طرح شک میں پڑنا ثابت منع ہے۔ شیطان کا کام ہے جو ایسے وسوسے ڈالتا ہے۔ ہرگز وسوسہ میں نہیں پڑنا چاہیئے۔ گناہ پر اللہ یاد رہے کہ شک کے ساتھ غسل واجب نہیں ہوتا۔ اور نہ صرف شک سے کوئی چیز پلید ہو سکتی ہے۔ ایسی حالت میں بیشک نماز پڑھنا چاہیئے۔ اور میں انشاء اللہ دعا بھی کروں گا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے اصحاب ایسی باتوں کی طرف ہر وقت کپڑے صاف نہیں کرتے تھے۔ حضرت عائشہ کہتی ہیں کہ اگر کپڑے پر منی گرتی تھی تو ہم اس منی خشک شدہ کو صرف جھاڑ دیتے تھے کپڑا نہیں دھوتے تھے۔ اور ایسے کنوئیں سے پانی پیتے تھے جس میں حیض کے لتے پڑتے تھے۔ ظاہری پاکیزگی سے معمولی حالت پر کفایت کرتے تھے۔ عیسائیوں کے ہاتھ کا پنیر کھا لیتے تھے۔ حالانکہ مشہور تھا کہ سور کی چربی اس میں پڑتی ہے اصول یہ تھا۔ کہ جب تک یقین نہ ہو ہر ایک چیز پاک ہے۔ محض شک سے کوئی چیز پلید نہیں ہوتی۔ اگر کوئی شیر خوار بچہ کسی کپڑے پر پیشاب کر دے۔ تو اس کپڑے کو دھوتے نہیں تھے۔ محض پانی کا ایک چھینٹا اس پر ڈال دیتے تھے۔ اور بار بار آنحضرت فرمایا کرتے تھے کہ روحانی صفائی کرو صرف جسم کی صفائی اور کپڑے کی صفائی بہشت میں داخل نہیں کر سکتی اور فرمایا کرتے تھے۔ کہ کپڑے کے پاک کرنے میں وہم سے بہت مبالغہ کرنا اور وضو میں بہت پانی خرچ کرنا اور اسی طرح سمجھ لینا یہ سب شیطانی کام ہیں۔ اور سخت گناہ ہیں۔ صحابہ رضی اللہ عنہم کسی مرض کے وقت میں اونٹ کا پیشاب بھی پی لیتے تھے۔ فقط خط ہذا کی تفصیل و تعبیر کی [illegible] نہیں اتنا لکھنا کافی ہو۔ کہ سب خیر ہیں۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے

ننانوے ۹۹ اسماء الحسنہ

از حضرت میر محمد اسمٰعیل صاحب

کل بستر علالت پر لیٹے لیٹے خیال آیا۔ کہ خدا تعالیٰ کے ۹۹ نام احادیث میں آئے ہیں۔ اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے بھی ۹۹ نام کتابوں میں موجود ہیں۔ اب دیکھنا چاہیئے۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے کتنے اسمائے نام ہیں جو اللہ تعالیٰ نے آپ کو دیئے۔ میں نے وہ سب جمع کئے۔ تو ۹۹ ہی بن گئے۔ ان ناموں میں بھی ایک علم ہے۔ اس لئے اسے احباب کے فائدہ کے لئے شائع کیا جاتا ہے:

(۱) احمد (۲) محمد (۳) مہدی (۴) یٰسین (۵) رسول اللہ (۶) مرسل (۷) نبی اللہ (۸) نذیر (۹) مجدد وقت (۱۰) محدث اللہ (۱۱) گورنر جنرل (۱۲) حکم (۱۳) عدل (۱۴) امام (۱۵) امام مبارک۔

(۱۶) غلام احمد (۱۷) مرزا غلام احمد قادیانی (۱۸) "مرزا"

(۱۹) عیسےٰ (۲۰) مسیح (۲۱) مسیح موعود (۲۲) مسیح اللہ (۲۳) مسیح الزمان (۲۴) الشیخ المسیح (۲۵) مسیح ابن مریم (۲۶) مسیح محمدی (۲۷) روح اللہ (۲۸) مریم (۲۹) ابن مریم

(۳۰) آدم (۳۱) نوح (۳۲) ابراہیم (۳۳) اسمٰعیل (۳۴) یعقوب (۳۵) یوسف (۳۶) موسےٰ (۳۷) ہارون (۳۸) داؤد (۳۹) سلیمان (۴۰) یحییٰ (۴۱) جری اللہ فی حلل الانبیاء

(۴۲) عبد اللہ (۴۳) عبد القادر (۴۴) سلطان عبد القادر (۴۵) عبد الحکیم (۴۶) عبد الرحمٰن (۴۷) عبد الرافع (۴۸) محمد منعم (۴۹) ذوالقرنین (۵۰) سلمان (۵۱) علی (۵۲) منصور (۵۳) حجۃ اللہ القادر (۵۴) سلطان احمد مختار (۵۵) حبیب اللہ (۵۶) خلیل اللہ (۵۷) اسد اللہ (۵۸) شفیع اللہ

(۵۹) آریوں کا بادشاہ (۶۰) کرشن (۶۱) رودر گوپال (۶۲) امین الملک جے سنگھ بہادر (۶۳) برہمن اوتار (۶۴) آدابن

(۶۵) مبارک (۶۶) سلطان القلم (۶۷) مسرور (۶۸) النجم الثاقب (۶۹) رجل الاسلام (۷۰) محی الاسلام (۷۱) غالب (۷۲) بشر (۷۳) خیر الانام (۷۴) اسعد (۷۵) شیر خدا (۷۶) شاہد (۷۷) خلیفۃ اللہ السلطان (۷۸) نور (۷۹) امین (۸۰) رجل من فارس (۸۱) سراج منیر (۸۲) متوکل (۸۳) اشجع الناس (۸۴) ولی

(۸۵) قمر (۸۶) شمس (۸۷) اول المؤمنین (۸۸) سلامتی کا شہزادہ (۸۹) مقبول (۹۰) مرد سلامت (۹۱) الحق (۹۲) ذوالبرکات (۹۳) البدر (۹۴) حجر اسود (۹۵) مدینۃ العلم (۹۶) طیب (۹۷) مقبول الرحمٰن (۹۸) کلمۃ الازل (۹۹) غازی ؛

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کا اعلان

سٹار ہوزری کے متعلق

چونکہ سٹار ہوزری کی جرابوں کی نسبت سخت شکایت ہے۔ کہ وہ نہایت ردی تیار ہونے لگی ہیں۔ اور اب میں نے خود تجربہ کر لیا ہے۔ چار جوڑے آٹھ دن میں پھٹ گئے اور ایسے پھٹے۔ کہ دو دو تین تین انچ لمبے سوراخ دو دن میں ہو گئے۔ اس لئے جماعت سے جو وعدہ لیا گیا تھا کہ وہ سٹار ہوزری کی ہی جرابیں خریدیں۔ میں اس وعدہ سے دوستوں کو آزاد کرتا ہوں۔ کیونکہ اس میں سراسر جماعت کے اموال کا نقصان ہے۔ اب جو دوست اپنا فائدہ ان جرابوں کے خریدنے میں دیکھیں۔ وہ ان جرابوں کو خریدیں۔ اور جو دوسری جرابوں کے خریدنے میں فائدہ دیکھیں۔ وہ دوسری جرابیں خریدیں۔ پابندی آئندہ جماعت پر نہیں ہوگی ؛

مرزا محمود احمد خلیفۃ المسیح الثانی ۱۲-۱۲-۳۷

حوالہ صفحہ 78 پر ملاحظہ فرمائیں

۵ اخبار الفضل قادیان دارالامان مورخہ ۱۶ جولائی ۱۹۲۲ء نمبر ۵ جلد ۱۰

حضرت خلیفۃ المسیح کی ڈائری

(۳ جون ۱۹۲۲ء عصر)

ایک عجیب رؤیا فرمایا کہ آج رؤیا میں میری زبان پر یہ جاری ہوگیا۔ آج بہت سی بشارتیں ترقی اسلام کے متعلق ہی ہیں۔ یہ اصل الفاظ نہیں۔ بلکہ اس مضمون کا خلاصہ ہے۔ جو میری زبان پر جاری تھا۔

ہر جگہ کے لوگ خود مباحثہ کیا کریں فرمایا فیروزپور میں منشی فرزند علی صاحب اور مولوی ثناء اللہ کے درمیان ایک مباحثہ ہوا ہے (مسکرا کر فرمایا) بات تو اچھی ہے۔ ہر جگہ کے مقامی لوگ بحث مباحثوں میں حصہ لیا کریں۔ اور مولویوں کا پیچھا چھوڑیں۔ تاکہ یہ کام بڑھے اور زیادہ مفید کام ہوسکے۔

ایک نیا طریق تبلیغ فرمایا۔ میرا دل چاہتا ہے کہ اس بات کا تجربہ کیا جائے۔ کہ ایک علاقہ منتخب کرکے تمام زور اسی پر صرف کر دیا جائے۔ اور جب تک وہ پورے طور پر صاف نہ ہو جائے اسکو نہ چھوڑا جائے۔ اس جنگ کے دوران میں ایک جرنیل نے یہ طریق ایجاد کیا تھا۔ کہ وہ تمام کا تمام توپ خانہ ایک محاذ پر جمع کر دیتا تھا۔ اور پھر اس نہایت سے گولہ باری کرتا تھا کہ وہاں کی زمین ایسی ہو جاتی تھی جیسے ہل چلائی جاتی ہیں۔ اس کا مقابلہ دشمن نہیں کر سکتے تھے۔ یہ جرنیل آخری وقت میں اٹھا تھا۔ اس لئے اس کے طریق جنگ کی پوری تحقیق نہیں ہوسکی کہ مفید ہے یا غیر مفید۔ ولایت کے اخباروں میں اس کے متعلق بڑے لمبے مضامین شائع ہوا کرتے تھے۔ اگر اس طریق پر تبلیغ کی جائے تو شاید مفید ہو۔ یہاں کے لوگ بھی ہوں اور باہر سے بھی لوگ بلائے جائیں۔ جو تبلیغ کر سکتے ہوں۔ اور وہ سب ایک ضلع میں پھیل جائیں۔ پھر شاید اللہ تعالیٰ کے فضل سے موجودہ صورت کی نسبت زیادہ مفید نتیجہ برآمد ہو۔

صاف ستھرے شخص کے ہاتھ کا کھانا ایک صاحب نے عرض کیا کہ کیا ہنود کے ہاتھ کا کھانا ناجائز ہے۔ اگر وہ صاف ستھرا ہو۔ اور کوئی ملاوٹ یا مکروہ چیز اس کے جسم اور لباس پر نہ ہو۔ فرمایا صاف آدمی کے ہاتھ سے چیز کھانا جائز ہے۔ البتہ غیر اہل کتاب کے ہاتھ کی پکی ہوئی کھانی منع ہے۔

سوال ہوا۔ کہ ہندو اور سکھ کے ہاتھ کی پکی ہوئی کھانا جائز ہے۔ فرمایا ہندو اہل کتاب ہیں اور سکھ بھی کیونکہ وہ مسلمانوں ہی کا بگڑا ہوا فرقہ ہیں۔

سوال ہوا کہ سکھ جھٹکا کرتے ہیں۔ فرمایا وہ ناجائز ہے۔ اہل کتاب کے ساتھ کھانے کے یہ معنے نہیں کہ جو چیزیں شریعت اسلام میں ناجائز ہیں وہ بھی ان کے ساتھ کھانے سے جائز ہو جاتی ہیں۔

(۴ جون ۱۹۲۲ء ظہر)

بعض مشہور کتب کے متعلق رائے فرمایا میرے ذوق میں فتوحات مکیہ بہت عمدہ کتاب ہے۔ حافظ روشن علی صاحب نے عرض کیا کہ حضرت خلیفہ اول فرمایا کرتے تھے کہ اس کا ایک حصہ میری سمجھ میں نہیں آیا۔ فرمایا یہ صحیح ہے کہ بعض حصے اس کے سمجھ میں نہیں آتے۔ لیکن وہ دوسرے مقامات میں ان کی تشریح خود ہی کر دیتے ہیں۔

فرمایا ابن جنی کی کتاب خصائص بڑی لطیف کتاب ہے۔ اور آداب المفرد بھی بہت ہی اعلیٰ درجہ کی کتاب ہے۔ اس کے مصنف نے عربی زبان اور دین کی بڑی خدمت کی ہے۔ اور طبری تاریخ میں بہت اعلیٰ درجہ کا ہے جیسا کہ حضرت مسیح موعود نے فرمایا ہے کہ میں اور مسیح ایک جوہر کے دو ٹکڑے ہیں۔ اسی طرح اب معلوم ہوتا ہے کہ میرا اور طبری کا دماغ دونوں ایک ہیں۔ طبری میں ایک نقص ہے کہ وہ لمبی محنت نہیں کر سکتا۔

مسلمان اور عیسائی مورخین اس کی کتاب کے اگر ٹکڑے ٹکڑے پڑھے جائیں تو اچھا اثر ہوتا ہے۔ لیکن اگر ساری کتاب پڑھی جائے۔ تو مجموعی طور پر یہی اثر پڑتا ہے۔ کہ ہمارے اسلاف کے کارنامے کچھ اعلیٰ درجہ کے نہ تھے۔ اور یہ نہیں پتہ کہ پڑھنے والے پر یہ اثر ہو۔ کہ ہمارے اسلاف کی کچھ روایات ہیں جنکو ہمیں قائم رکھنا ہے۔ لیکن یورپین مورخوں نے اس بات کا خیال رکھا ہے۔ وہ اپنی تاریخ لکھتے ہیں تو اپنے اسلاف کو اتنا بڑا کرکے دکھاتے ہیں کہ پڑھنے والے پر ان کی شخصیت کا رعب پڑ جاتا ہے۔ اور خواہش پیدا ہوتی ہے کہ ہمیں بھی ایسا ہی بننا چاہئے۔ مگر مسلمان مورخ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم اور خلفاء کے زمانہ کو چھوڑ کر تاریخ میں یہ دکھاتے ہیں۔ کہ ہمارے اسلاف بڑے نکمے تھے عیسائیوں نے جو طریق اختیار کیا وہ درست ہے۔ کیونکہ تاریخی طور پر جب تک آئندہ نسلوں پر یہ اثر نہ ڈالا جائے کہ تمہارے اسلاف کے یہ کارنامے ہیں۔ اور ان کی یہ روایات ہیں اور تمہیں ان روایات کو محفوظ رکھنا ہے۔ اس وقت تک تاریخ کا فائدہ نہیں مرتب ہو سکتا۔

روحانی ترقی کا میدان یہ بالکل صحیح بات ہے کہ ہر شخص ترقی کرسکتا ہے اور بڑے سے بڑا درجہ پا سکتا ہے۔ حتیٰ کہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بھی بڑھ سکتا ہے۔ مگر دیکھنا یہ ہے کہ آنحضرت اس میدان میں سب سے آگے بڑھ گئے۔ اور خدا نے آئندہ کے متعلق بھی گواہی دیدی کہ آپ آئندہ آنے والی نسلوں سے بھی آگے بڑھے ہوئے ہیں۔ غیر احمدی یہ کہکر لوگوں کو ہمارے خلاف بھڑکاتے ہیں کہ یہ رسول کریم کے بعد امت محمدیہ میں نبی آسکتا ہے۔ اور مسیح موعود ابوہریرہ سے بھی کم درجہ کے ہیں۔ یہ دلیل اب تو لوگوں کو ہمارے خلاف بھڑکا سکتی ہے۔ مگر آئندہ زمانہ میں یہ خاصیت کو کھا جانے والی ہوگی۔ کیونکہ اگر روحانی ترقی کی تمام راہیں ہم پر بند ہیں تو اسلام کا کچھ بھی فائدہ نہیں۔ اور پھر اس میں کوئی خوبی بھی نہیں کہ ایک کو بڑھا دیا جائے۔ اور دوسروں کو گرا دیا جائے۔ ہاں خوبی یہ ہے کہ موقع سب کو دیا جائے پھر آگے جو بڑھ جائے۔

(۹ جون ۱۹۲۲ء عصر)

طبری کے پڑھنے کا طریق شیخ عبدالرحمن صاحب مصری نے کہا۔ طبری سے صحیح سوانح معلوم کرنے کا کیا گر ہے۔ فرمایا جس طرح بائبل کے مصنف چار ہیں۔ اسی طرح طبری کے بھی چار سلسلے چلتے ہیں۔ جن میں سے دو بڑے سلسلے ہیں۔ ان میں سے ایک تو یہ ہے کہ جس بات کو وہ ثابت کرنا چاہتے

حوالہ صفحہ 79 پر ملاحظہ فرمائیں

4 اخبار الفضل قادیان دارالامان مورخہ ۱۹ ستمبر ۱۹۱۵ء جلد نمبر ۳

موجب شکر کے بہت سے خطوط نے اس امر کی شہادت کے لئے پیش کئے تھے اور وہ ابھی ایسی فہرست دے سکتے ہیں اس کے علاوہ بہت سے علاقوں میں ایسے صحت یاب ہیں جو پہلے مریض تھے ایسے مریض کہ ظاہری علاجوں سے مایوس ہو چکے تھے آخر خدا نے حضرت خلیفۃ المسیح کی دعا سے ان کو صحت بخشی۔ نمونہ شہادت ایک چٹھی ہے جس کے بھیجنے والے نے تین ماہ قبل اپنی حالت لکھی تھی کہ وہ دمہ (ضیق النفس) سے سخت لاچار ہے اور بہت علاج کر چکا۔ مگر کچھ فائدہ نہیں ہوتا۔ حضور دعائے صحت فرمائیں اس کے بعد اس نے متواتر دو ماہ ہر روز ایک خط لکھنا شروع کیا۔ آخر آج اس کا یہ خط آیا جو درج ذیل ہے۔ فیہ آیات للمتوسمین۔ (اکمل)

بسم اللہ الرحمن الرحیم نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

قبلہ! السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ۔ خاکسار جو کو نزلہ کی بیماری سے سخت بیمار تھا۔ اور مجھ کو کوئی دوائی کارگر نہ ہوتی تھی حضور کی دعائے مبارک یعنے متواتر درخواستیں بھیجی تھیں۔ بالکل شفایاب و تندرست ہو گیا ہے۔ اور میری شادی بھی ہو گئی ہے۔ الحمد للہ ثم الحمد للہ و الشکر للہ

(مولاداد احمدی زمیندار گولیکی)

بسم اللہ الرحمن الرحیم نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

خطبہ جمعہ

جو (حیدرآباد دکن میں) حضرت مولانا مولوی میر محمد سعید صاحب قبلہ نے ۲۰ شوال ۱۳۳۳ھ کو فرمایا

اشہد ان لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ و اشہد ان محمداً عبدہ و رسولہ۔ اما بعد

فاعوذ باللہ من الشیطان الرجیم

وَاِذْ اَخَذَ اللّٰهُ مِيْثَاقَ النَّبِيّٖنَ لَمَآ اٰتَيْتُكُمْ مِّنْ كِتٰبٍ وَّحِكْمَةٍ ثُمَّ جَآءَكُمْ رَسُوْلٌ مُّصَدِّقٌ لِّمَا مَعَكُمْ لَتُؤْمِنُنَّ بِهٖ وَلَتَنْصُرُنَّهٗ ۭ قَالَ ءَاَقْرَرْتُمْ وَاَخَذْتُمْ عَلٰي ذٰلِكُمْ اِصْرِيْ ۭ قَالُوْٓا اَقْرَرْنَا ۭ قَالَ فَاشْهَدُوْا وَاَنَا مَعَكُمْ مِّنَ الشّٰهِدِيْنَ پ ۳ رکوع ۱۷

جب اللہ تعالیٰ نے سب نبیوں سے عہد لیا۔ (النبیین میں سب انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام شریک ہیں۔ کوئی نبی بھی مستثنیٰ نہیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بھی النبیین کے لفظ میں داخل ہیں) کہ جب کبھی میں تم کو کتاب اور حکمت دوں (یعنے کتاب سے مراد توریت و قرآن کریم ہے اور حکمت سے مراد سنت و منہاج نبوت و حدیث شریف ہے) پھر تمہارے پاس ایک رسول آئے مصدق جو ان سب چیزوں کا جو تمہارے پاس کتاب و حکمت سے ہیں (یعنے وہ رسول کوئی موعود ہے۔ جو قرآن و حدیث کی تصدیق کرنے والا ہے اور وہ صاحب شریعت جدیدہ نہیں) لتؤمنن بہ میں جو نون ثقیلہ ہے۔ اہل علم جانتے ہیں کہ سخت تاکید کے معنوں میں آتا ہے یعنے اے نبیو! تم سب ضرور اس پر ایمان لانا اور ہر ایک طرح سے اسکی مدد فرض سمجھنا۔ (جب تمام انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کو مجملاً حضرت مسیح موعود پر ایمان لانا اور انکی نصرت کرنا فرض ہوا۔ تو ہم کون ہیں جو نہ مانیں) ارشاد ہوا کہ کیا تم اقرار کرتے ہو اور اس میرے تاکید عہد پر قائم ہو۔ انھوں نے عرض کی کہ ہم سب اقرار کرتے ہیں پھر ارشاد ہوا کہ اپنے اقرار پر شاہد ہو۔ (اور دیکھو تم میرے حضور اس اقرار کے شاہد ہو چکے) پس میں بھی تمہاری اس شہادت کا گواہ ہوں۔ یہ قرآن کریم کی آیت ہے جس کا ترجمہ اور مطلب میں نے بیان کیا ہے۔ اور یہ اس لئے میں نے پڑھا ہے کہ کل خواجہ کمال الدین صاحب کا خط مجھے ملا جس میں انھوں نے مجھ سے بھی شہادت طلب کی ہے۔ میں نے مجھ پر ضروری تھا کہ میں اس شہادت کو اپنی جماعت کے روبرو ادا کروں تاکہ آپ لوگوں کو بھی اس کا علم ہو جاوے۔ کہ میں نے اللہ تعالیٰ کے حضور بھی جا کر یہی شہادت دینی ہے۔ اور یہ کہ آپ لوگوں کو جو میرے ساتھ دینی تعلق رکھتے ہیں۔ میرے عقیدہ کے متعلق بے علمی کا عذر نہ رہے۔

سو اس شہادت کے ادا کرنے کے لئے میں نے یہ خطبہ پڑھا۔ میرا عقیدہ ابتدا سے بھی یہی تھا اور ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اللہ تعالیٰ کے رسول اور نبی ہیں جیسا کہ حدیث شریف میں آیا ہے لیکن وہ صاحب شریعت جدیدہ نہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے زمانہ میں میں نے اپنی کتاب انوار اللہ میں ایک سوال کے جواب میں لکھا ہے کہ حضرت مسیح موعود بموجب حدیث صحیح حقیقی نبی ہیں اور ایسے ہی نبی ہیں جیسے حضرت موسیٰ و حضرت عیسیٰ اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نبی ہیں لَا نُفَرِّقُ بَيْنَ اَحَدٍ مِّنْ رُّسُلِهٖ۔ ہاں صاحب شریعت جدیدہ نبی نہیں۔ جیسے کہ پہلے بھی بعض صاحب شریعت نبی نہیں تھے۔ يَحْكُمُ بِهَا النَّبِيُّوْنَ اس پر شاہد ہے حضرت مسیح موعود کوئی فرضی۔ وہمی خیالی ظلی و مجازی نبی نہیں ہیں۔ ایسا ماننے والوں کو میں منکر حق اور کافر حق جانتا ہوں۔ یہ کتاب حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے پڑھکر فرمایا کہ "آپ نے ہماری طرف سے حیدرآباد دکن میں حق تبلیغ ادا کر دیا ہے"۔ حضرت مسیح موعود نے قسم کھا کر یہ بیان فرماتے ہوئے یعنے خود قادیان میں حاضر ہو کر کئی بار سنا ہے کہ "میں اپنی وحی پر ایسا ہی ایمان رکھتا ہوں جیسا کہ قرآن شریف کی وحی پر"

میری یہ شہادت اسوقت کی نہ سمجھی جائے بلکہ میں اپنی کتاب انوار اللہ میں اور تشریح از ۱۵ الاولاد میں یہ عقیدہ شائع کر چکا ہوں۔ جسکو شک ہو۔ کتاب موجود ہے خود پڑھ لے۔ حضرت ابن سیرین رحمۃ اللہ علیہ سے حضرت مسیح موعود کے متعلق پوچھا گیا۔ انھوں نے فرمایا "ھو افضل من بعض الانبیاء" یعنے وہ تو بعض انبیاء کو بھی افضل ہے۔ اور میرے نزدیک سوائے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بموجب جری اللہ فی حلل الانبیاء۔ اور کہ ؎

جان من در جان احمد شد پدید
اسم من گردید اسم آن وحید

سب انبیاء علیہم السلام سے افضل ہے۔ اور نکاح کے بارے میں اور نماز غیر احمدیوں کے ساتھ پڑھنے میں میں نے خود حضور علیہ السلام سے تاکیدی حکم سنے ہیں کہ غیر احمدیوں کے پیچھے ہرگز نماز نہ پڑھو۔ اور ان کو اپنی لڑکیاں نکاح میں نہ دو اور نہ غیر احمدیوں کے نماز جنازہ۔ نہ تعلق رکھو۔ یہی میں نے حضرت سے سنا۔ اور پایا اور یہی میرا اعتقاد حضرت وقت سے ہے۔ پس ہماری جماعت کو یہی عقیدہ رکھنا چاہئے۔ اللہ تعالیٰ مفسدوں کے شر سے بچائے۔ آمین۔ ربنا لا تزغ قلوبنا بعد اذ ھدیتنا وھب لنا من لدنک رحمۃ۔ انک [illegible]

حوالہ صفحہ 80 پر ملاحظہ فرمائیں

اخبار بدر نمبر ۴۳ جلد ۲ | ۱۴ | ۲۵ اکتوبر ۱۹۰۶ء

شعر و سخن

نظم

(از اکمل آف گولیکی)

امام اپنا عزیزو اس زمان مین — غلام احمد ہوا دار الامان مین
غلام احمد ہے عرش رب اکرم — مکان اس کا ہے گویا لامکان مین
غلام احمد رسول اللہ ہے برحق — شرف پایا ہے نوع انس وجان مین
غلام احمد مسیحا سے ہے افضل — بروز مصطفےٰ ہو کر جہان مین
غلام احمد کا خادم ہے جو دل سے — بلاشک جائیگا باغ جنان مین
تسلی دل کو ہو جاتی ہے حاصل — یہ ہے اعجاز احمد کی زبان مین
بھلا اس معجزے سے بڑھکے کیا ہو — خدا اک قوم کا مارا جہان مین
قلم سے کام جو کرکے دکھایا — کہان طاقت تھی یہ سیف و سنان میں
محمد پھر اتر آئے ہین ہم مین — اور آگے سے ہین بڑھکر اپنی شان مین
محمد دیکھنے ہون جس نے اکمل — غلام احمد کو دیکھے قادیان مین
غلام احمد مختار ہو کر — یہ رتبہ تو نے پایا ہے جہان مین
تری مدحت سرائی مجھ سے کیا ہو — کہ سب کچھ کہدیا راز نہان مین

خدا سے تو۔ خدا تجھ سے ہے واللہ
ترا رتبہ نہین آتا بیان مین

حوالہ صفحہ 81 پر ملاحظہ فرمائیں

۴ روزنامہ الفضل قادیان دارالامان مورخہ ۲۴ اگست ۱۹۴۳ء جلد ۳۱ نمبر ۱۹۶

کیا مولوی محمد علی صاحب اس شعر سے اب نیا الزام لگانے لگے

اخبار الفضل ۲۳ اگست ۱۹۴۳ء میں یہ وضاحت کیا گیا ہے۔ جس شعر کے مفہوم کو مولوی محمد علی صاحب نے ان الفاظ میں اڑا دیا تھا۔ اور اسی کو پڑھ کر شاعر نے کہا تھا۔ کہ اب کیونکہ محمد مصطفیٰ صلعم دنیا میں آگئے ہیں۔ تو پہلے سے بڑھ کر شان میں آگئے ہیں۔ (اعلان صلح نمبر ۳۔ ۲۳ اگست ۱۹۴۳ء) بلکہ خلافت ثانیہ کی تعلیم و تربیت کا نتیجہ قرار دیا ہے۔ وہ اس نظم کا ایک حصہ ہے جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے حضور میں پڑھی گئی۔ اور خوش خط لکھے ہوئے قطعے کی صورت میں پیش کی گئی۔ اور حضور اسے اپنے ساتھ اندر لے گئے۔ اس وقت کسی نے اس شعر پر اعتراض نہ کیا۔ حالانکہ مولوی محمد علی صاحب اور ان کے ہم خیال اصحاب کی حافظہ دور کرتا ہے۔ تو یقین کیا جا سکتا ہے کہ جس زمانہ میں وہ رہتے تھے۔ اور اگر وہ اس سے بوجہ مرور زمانہ انکار کریں۔ تو یہ نظم "بدر" میں چھپی اور شائع ہوئی۔ اسوقت "بدر" کی پوزیشن وہی تھی بلکہ اس سے کچھ بڑھ کر جو اس زمانہ میں "الفضل" کی ہے۔ حضرت مفتی محمد صادق صاحب ایڈیٹر سے ان لوگوں کے خیانہ اور بے تکلفانہ تعلقات تھے۔ وہ خدا کے فضل سے زندہ موجود ہیں ان سے پوچھ لیں اور غور کر دیں۔ کہ کیا آپ میں سے کسی نے بھی اس پر ناراضگی یا ناپسندیدگی کا اظہار کیا۔ وہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا شرف صحابیت حاصل کرنے اور جیسا کہ اللہ تعالیٰ کا علم پانے اور اس قطعے کو حضور خود لے جانے کے بعد کسی کو حق ہی کیا پہنچتا تھا۔ کہ اس پر اعتراض کرکے اپنی کمزوری ایمان و قلت عرفان کا ثبوت دیتا۔ اس واقعہ سے صاف ظاہر ہے کہ اسوقت اس شعر کے وہی معنے سمجھے گئے۔ جو خطبہ الہامیہ کی عبارت کے ہیں۔ اور جو "الفضل" میں معہ ترجمہ شائع کئے جا چکے ہیں۔

اسکے بعد کسی غیر احمدی اخبار نے بھی کچھ نہیں لکھا۔ اور شیخ رحمت اللہ صاحب۔ مرزا یعقوب بیگ صاحب۔ سید محمد حسین شاہ صاحب۔ خواجہ کمال الدین صاحب جب قادیان آتے۔ تو حضرت مفتی صاحب کی ملاقات کے ساتھ ہی مجھ سے بھی ملتے رہتے بلکہ میرے کمرے میں بوجہ بدر کے کاروبار کے اکثر بیٹھ بھی جاتے خواجہ صاحب نے مجھے کہا۔ کہ میں حضرت صاحب (مسیح موعود) کی نظم فارسی کو اردو کا لباس پہنانا چاہتا ہوں۔ آپ اس میں شریک ہوں۔ چنانچہ اسی وقت ہم نے

جرہ از چشم خود آید درخشان محبت را

نظم کا ترجمہ اردو شعروں میں کیا۔ ابتدائی زمانہ تھا۔ اور میری طبیعت ابھی حاضر رہتی۔ کئی شعر فی البدیہ ہوتے اور خواجہ صاحب احسنت و مرحبا کر کے لکھ لیتے۔ دیر جو ہوئی۔ تو مولوی محمد علی صاحب بھی تشریف لے آئے۔ اور خواجہ صاحب سے شکوہ کیا۔ کہ کام ضروری تھا۔ اور آپ یہاں بیٹھے ہیں۔ پھر خود بھی تھوڑی دیر بیٹھ گئے۔

اس واقعہ کا ذکر یہ بتانے کے لئے کیا گیا۔ کہ گو میری ابتدائی عمر تھی۔ مگر یہ معزز احباب میرے پاس بیٹھنے اور آنے جانے سے احتراز نہیں کرتے تھے۔ اور کچھ تکلف درمیان میں نہ تھا۔ اگر کوئی امر ناپسندیدہ ہوتا۔ تو مجھے کہہ سکتے تھے۔ مفتی صاحب سے کہکر اس کی تردید یا کم از کم تشریح یا مجھے تنبیہہ کرا سکتے تھے۔ خیر یہ تو ہوا میری نسبت۔ جہاں تک مجھ سے تعلق ہے گو یہ ثابت اور معلوم ہونے کے باوجود کہ اسوقت برسرکار یہ لوگ تھے جو اب "پیغام صلح" سے متعلق ہیں۔ اور حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ کی عمر ۱۸ سال کی تھی۔ وہ ان پر ۳۷ سال کے بعد یہ الزام کیوں دیتے ہیں۔ کہ آپ کی تعلیم کے نتیجہ میں یہ شعر لکھا گیا۔ حالانکہ یہ شعر خطبہ الہامیہ کو پڑھ کر

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے زمانے میں کہا گیا تھا۔ اور ان کو سنا بھی دیا گیا۔ اور چھاپا بھی گیا۔ پس کیا مولوی محمد علی صاحب تسلیم کریں گے۔ کہ الزام لگانے میں وہ حق بجانب نہیں ہیں۔ اور صفائی کے ساتھ اسے واپس لیکے جس کے نیچے دراصل وہ خود آتے ہیں۔ بینوا و توجروا

یہ عصر کوئی حدیث العہد ہی نہیں کر سکتا۔ اور نہ شیخ مصطفیٰ الحق ہی کر سکتے ہیں۔ جو اسلام کے بارے میں اپنی عقل رائے دے کر اپنی حقیقت اور دیانت فہم واضح کر چکے ہیں۔ اور شیخ عبدالرحمن صاحب مصری کا تعصب بھی کے مگر وہ اس وقت تعلق بائی سکول کے تھے۔

داستان اہل گل بشنو بداز عندلیب
داغ و بوم نشفتہ تر گو بداں انسانہ را

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے ارشاد پر اسلام کیلئے جائیدادیں وقف کرنیوالوں کی فہرست

(واقفین جائیداد و آمد کی چھٹی فہرست)

۳۵۱ - ماسٹر وفا الحق صاحب ہوسٹل تحریک جدید قادیان
۳۵۲ - بشیر احمد صاحب شاد قادیان ساری زمین
۳۵۳ - علی محمد اللہ دین صاحب سکندرآباد تین ہزار روپیہ
۳۵۴ - فضل الہ دین صاحب " تین ہزار روپیہ
۳۵۵ - فاطمہ بیگم زوجہ سیٹھ فضل اللہ دین صاحب سکندرآباد تین ہزار روپیہ
۳۵۶ - صدر دین صاحب لاہور ساری جائیداد
۳۵۷ - مرزا رشید احمد صاحب قادیان ساری جائیداد
۳۵۸ - سلطان احمد خاں صاحب " ماہوار تنخواہ
۳۵۹ - امۃ الحفیظ سعیدہ سلیم صاحبہ چوہدری بشیر احمد صاحب قادیان ... پچیس روپیہ
۳۶۰ - مبارکہ بیگم بنت چوہدری شریف احمد صاحب قادیان ایک کنال زمین
۳۶۱ - امۃ السعید " " ایک سو روپیہ
۳۶۲ - صادقہ پروین " " ایک سو روپیہ
۳۶۳ - مسعود احمد ناصر الدین صاحب قادیان ایک سو روپیہ
۳۶۴ - رشیدہ امۃ الحفیظ بیگم بنت میاں عبداللہ خاں صاحب قادیان بائیس گھماؤں زمین
۳۶۵ - فتح خاں صاحب نمبردار سرگودہا ساری جائیداد
۳۶۶ - محمد عبداللہ صاحب " جائیداد کا ۱/۴ حصہ
۳۶۷ - محمد یوسف صاحب سندھ ساری تنخواہ و تین ہزار روپیہ
۳۶۸ - سارہ بیگم اہلیہ محمد صدیق صاحب قادیان دو سو چالیس روپیہ
۳۶۹ - اللہ رکھا صاحب شیخوپورہ گیارہ سو روپیہ
۳۷۰ - چوہدری محمد شریف صاحب حیدرآباد سندھ تنخواہ ایک ماہ ...
۳۷۱ - سید اختر احمد صاحب پٹنہ تنخواہ ایک ماہ
۳۷۲ - ملک نیاز محمد صاحب منٹگمری
۳۷۳ - ڈاکٹر عطاء اللہ صاحب قادیان چار کنال زمین
۳۷۴ - ملک برکت اللہ صاحب جمعدار قادیان تنخواہ
۳۷۵ - نصرت اللہ بیگم صاحبہ اہلیہ ملک صلاح الدین صاحب ایم اے قادیان سونے کا زیور
۳۷۶ - نصرت اللہ بیگم صاحبہ اہلیہ ڈاکٹر عطاء اللہ صاحب قادیان زمین ایک کنال
۳۷۷ - نعمت اللہ بیگم صاحبہ دختر حکیم دین محمد صاحب قادیان زمین ایک کنال
۳۷۸ - حکمت اللہ بیگم صاحبہ " " آمد ماہوار ...
۳۷۹ - عزیزہ بیگم صاحبہ زیور وغیرہ (اندازاً ... روپیہ)
۳۸۰ - حفیظ بیگم صاحبہ آمد ماہوار (اندازاً پانچ روپیہ)
۳۸۱ - نذیر احمد صاحب شیخوپورہ آمد ایک ماہ
۳۸۲ - محمد عثمان صاحب محلہ دارالرحمت قادیان تنخواہ تین ماہ
۳۸۳ - شریف احمد صاحب باجوہ نصف مربع زمین
۳۸۴ - سید علی صاحب حیدرآباد دکن مکان و زمین
۳۸۵ - اہلیہ حیدر علی صاحب " دو مکان
۳۸۶ - لیمرا ... السلام دختران حیدر علی صاحب حیدرآباد دکن پچاس روپیہ
۳۸۷ - مرزا احمد بیگ صاحب امرتسر ایک مکان
۳۸۸ - ظہور حسین صاحب معہ اہلیہ صاحبہ قادیان زمین و ... پلاٹ
۳۸۹ - سید شرافت حسین صاحب دہلی ایک کنال زمین
۳۹۰ - محمد انور حسین صاحب ... تین ہزار روپیہ کی جائیداد
۳۹۱ - محمد جلال الدین صاحب لائلپور زمین و مکان
۳۹۲ - عبدالغنی خاں صاحب ہوشیارپور ساری جائیداد
۳۹۳ - محمد عبدالمجید صاحب سندھ جائیداد (مالیت ڈیڑھ ہزار)
۳۹۴ - بشیر احمد صاحب ... تنخواہ ایک ماہ زمین و مکان ...
۳۹۵ - عبدالعزیز صاحب "
۳۹۶ - عبدالمجید صاحب "
۳۹۷ - عبدالقیوم صاحب "
۳۹۸ - عزیز احمد صاحب "
۳۹۹ - سید حسام الدین صاحب "
۴۰۰ - محمد سلیمان صاحب "
۴۰۱ - مبارک علی صاحب دارالرحمت قادیان تین صد روپیہ
۴۰۲ - نور محمد صاحب ملتان امانت و جائیداد
۴۰۳ - محمد علی صاحب ناظر قادیان مکان و زمین
۴۰۴ - نورالدین صاحب ذیلدار ... منٹگمری سب ہی جائیداد
۴۰۵ - غلام رسول صاحب منٹگمری مکان و زمین ...
۴۰۶ - محمد معین الدین صاحب حیدرآباد دکن ساری جائیداد

حوالہ صفحہ 82 پر ملاحظہ فرمائیں

اخبار الفضل قادیان دارالامان مورخہ ۲۲ نومبر ۱۹۱۴ء
جلد ۲ نمبر ۶۲

(ومبشرًا برسول یاتی من بعدی اسمہ احمد)

تصدیق المسیح

(مسئلہ نبوت مسیح موعود)

حال میں ایک رسالہ شائع ہوا ہے جس کا نام ابطال الہ... ہے۔ اس میں ایک بزرگوار نے یہ فتویٰ دیا ہے۔ کہ قادیانیوں (احمدیوں) کے پیچھے نماز جائز نہیں۔ معلوم نہیں اس فتویٰ کی ضرورت کیوں پڑی۔ کیونکہ جو جماعت اپنی دعاؤں میں واجعلنا للمتقین اماما پڑھنے والی ہو۔ وہ کب یہ پسند کر سکتی ہے۔ کہ ہم کسی مغضوب علیہم قوم کے امام ہوں۔ میں ایسے مفتیوں کو یقین دلاتا ہوں۔ کہ کسی مخلص احمدی کو اس بات کا شوق نہیں۔ کہ وہ غیر احمدیوں کی امامت نماز کرائے۔ تاہم جس بنا پر فتویٰ کفر دیا گیا ہے۔ اس پر غور کرنا ضروری ہے۔

اس تمام رسالہ میں ایک ہی وجہ کفر کی بتائی ہے۔ وہ یہ ہے کہ یہ لوگ مرزا صاحب کو نبی مانتے ہیں بےشک ہم اقرار کرتے ہیں۔ کہ ہم حضرت اقدس مرزا صاحب کو نبی اللہ مانتے ہیں۔ لیکن نہ اس لئے کہ وہ مرزا ہیں۔ بلکہ اس لئے کہ وہ مسیح موعود ہیں۔ اور **مسیح موعود** کو ہمارے سید و مولیٰ خاتم النبیین علیہ الصلوٰۃ والسلام نے صحیح حدیث میں نبی اللہ فرمایا ہے۔ اس کے سوا اور بھی کئی ثبوت ہمارے پاس ہیں کیونکہ ہم جیسے خدا تعالیٰ کی دوسری وحیوں میں حضرت اسمٰعیل حضرت عیسےٰ حضرت ادریس علیہ السلام کو نبی پڑھتے ہیں ایسے ہی خدا کی آخری وحی میں **مسیح موعود** کو بھی **یا نبی اللہ** کے خطاب سے مخاطب دیکھتے ہیں اور اس نبی کے ساتھ کوئی **لغوی** یا ظلی یا جزوی کا لفظ نہیں پڑھتے کہ اپنے آپ کو خود بخود ایک مجرم فرض کر کے اپنی بریت کرنے لگ جائیں بلکہ جیسے اور نبیوں کی نبوت کا ثبوت ہم دیتے ہیں ایسے ہی بلکہ اس سے بڑھ کر کیونکہ ہم چشم دید گواہ ہیں۔ مسیح موعود کی نبوت کا ثبوت دے سکتے ہیں۔ میں انشاء اللہ دونوں طور پر اس بحث کو مکمل کروں گا۔

فی الحال شق اول کے مطابق یہ عرض کرنا چاہتا ہوں۔ کہ ہمارے نزدیک حضرت مرزا صاحب کی نبوت کا ثبوت نہیں۔ بلکہ یہ ثابت کرنا ہے کہ وہ مسیح موعود ہیں۔ اور پھر یہ کہ مسیح موعود کے لئے **نبی اللہ** کا خطاب آیا ہے یا نہیں۔

حضرت مرزا صاحب کے مسیح موعود ہونے کا ثبوت موقوف ہے چند مقدمات پر۔ اول یہ کہ حضرت عیسےٰ ... آسمان پر زندہ موجود ہیں یا فوت ہو کر زمین میں ... ہو چکے ہیں ... فوت ہو چکے ہیں۔ تو کیا فوت شدہ دنیا میں ... ہیں۔

سوم۔ جب یہ ثابت ہو جائے کہ فوت شدہ واپس نہیں آتے تو لامحالہ ماننا پڑیگا۔ کہ آنیوالا مسیح اسی امت میں سے ہوگا۔

چہارم۔ یہ کہ وہ آنے والا مسیح حضرت مرزا غلام احمد علیہ السلام ہی ہیں۔

اس بحث کے متعلق میں زیادہ نہیں لکھنا چاہتا کیونکہ سلسلہ کی بہت سی کتابوں میں اس خصوص پر مفصل لکھا جا چکا ہے۔ علاوہ یاد دہانی اتنا لکھ دیتا ہوں کہ آیت وما محمد الا رسول قد خلت من قبلہ الرسل افان مات او قتل سے صاف ظاہر ہے۔ کہ تمام **رسول** گذر چکے ہیں۔ اور گذر نے کی دو ہی صورتیں ہیں جو کلام پاک نے بیان کر دی ہیں۔ موت طبعی طور سے یا قتل اور یہی وہ آیت ہے جس سے جناب ابوبکر رضی اللہ عنہ نے حضرت نبی کریم کی وفات پر استدلال کیا۔ اور تمام صحابہ رضی اللہ عنہم نے اس پر اجماع کیا۔ اور اسی آیت کے متعلق حضور نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنے سب سے آخری خطبہ میں فرمایا۔ ھل خلد نبی قبلی فاخلد فیکم۔ کیا کوئی نبی اس سے پہلے زندہ ہے کہ میں تم میں زندہ رہوں؟ ۲۔ متوفیک میں ایک وعدہ ہے اور توفیتنی میں اس کا ایفا ہے۔ اور خود جناب مسیح کا اقرار کہ میری وفات کے بعد بگڑے ہیں۔ اور پھر مجھے علم نہیں۔ کہ ان کے ساتھ کیا گذری۔ توفی کے معنے بھی قرآن مجید ہی سے حل ہو سکتے ہیں حضرت یعقوب اپنے بچوں کو وصیت کرتے ہیں۔ لا تموتن الا وانتم مسلمون اور حضرت یوسف اس کی تعمیل میں دعا کرتے ہیں۔ توفنی مسلما و الحقنی بالصلحین۔ کیا یہ پڑھ لینے کے بعد بھی شک رہ سکتا ہے کہ توفی کے معنے موت کے نہیں۔ اور پھر یہ کہ حضرت مسیح فوت نہیں ہو چکے۔

دوسری بحث یہ ہے۔ کہ آیا مردے واپس آتے ہیں۔ کلام الٰہی ہمیں بتاتا ہے۔ کہ ہرگز نہیں۔ انہم لا یرجعون۔ وہ مُردے رجوع الی الدنیا نہیں کرتے۔ اور فیمسک التی قضیٰ علیہا الموت جس پر موت کا فتویٰ صادر ہو اس کی روح روک لی جاتی ہے۔ اور ومن ورائہم برزخ الی یوم یبعثون کہ ان کے آگے قیامت تک ایک پردہ ہے۔ اس قسم کے ثبوت احادیث سے بھی دئے جا سکتے ہیں۔

تیسری بحث جب یہ امر پایہ ثبوت کو پہنچ گیا۔ کہ حضرت عیسیٰ بن مریم فوت ہو چکے ہیں۔ اور مردے دنیا میں واپس نہیں آیا کرتے تو آنے والا ابن مریم یا مسیح کے بارے میں جو پیشگوئی ہے۔ وہ ضرور اس امت محمدیہ کے کسی خلیفہ کے حق میں ہوگی۔ جو اس مسیح ناصری کی روح و قوت میں ہو۔

اور یہ امر وعد اللہ الذین آمنوا منکم و عملوا الصلحت لیستخلفنہم فی الارض۔ کے لفظ منکم اور بخاری کی صحیح حدیث امامکم منکم ... منکم سے اور پھر اختلاف حلیتین سے ثابت ہے۔ کیونکہ ...

صحیح میں مسیح ابن مریم کا اور حلیہ ہے۔ اور آنے والے مسیح کا اور حلیہ اول الذکر کے بال گھنگریالے اور رنگ سرخ فرمایا۔ اور ثانی الذکر کے بال سیدھے تھے۔ اور رنگ گندمی۔ اور اشتہ استعمال سے بھی ظاہر ہے کہ مشبہ اور مشبہ بہ دو الگ الگ وجود ہوتے ہیں۔ اب رہ گئی

چوتھی بحث۔ وہ یہ ہے کہ حضرت مرزا صاحب ہی مہدی موعود ہیں۔ اس کے لئے میں صرف ایک حدیث پیش کرتا ہوں جس میں حضرت نبی کریم اپنے مہدی کا ایک خاص نشان بتاتے ہیں۔ جو جب سے آسمان و زمین پیدا ہوئے ہیں۔ کسی مدعی مہدویت کے دعویٰ کے وقت ظاہر نہیں ہوا۔ اور خاص مہدی نے خدا سے اپنے لئے نشان صداقت ٹھہرایا۔ اس حدیث کے الفاظ یہ ہیں ان لمہدینا آیتین لم تکونا منذ خلق السموات والارض۔ ینکسف القمر فی اول لیلۃ من رمضان۔ وتنکسف الشمس فی النصف منہ ولم تکونا منذ خلق السموات والارض (رواہ الدارقطنی) حجج الکرامہ میں اس حدیث کی دیگر کتب حدیث سے بھی تخریج ہے وہ اخرجہ نعیم بن حماد وابو الحسن الحربی فی الجزئیات واخرجہ مثلہ الحافظ ابوبکر بن احمد الحسن وابن حماد ایضاً عن کثیر بن مرۃ الحضرمی والبیہقی۔

اس حدیث کا مطلب ہے۔ کہ چاند کو گرہن کی درمیانی تاریخوں میں اور سورج کو گرہن کی آخری تاریخوں میں اور پھر ماہ رمضان میں گرہن لگیگا۔

قمر کا اطلاق تین رات کے چاند سے شروع ہوتا ہے۔ اس لئے پہلی رات سے مراد مہینے کی پہلی تاریخ نہیں ہو سکتی۔ اور نہ کوئی عقلمند پہلی تاریخ کو گرہن کا قائل ہو سکتا ہے۔ اور نہ نظام عالم میں ایسی تبدیلی ہونی ممکن ہے۔ بموجب آیت لا الشمس ینبغی لہا ان تدرک القمر ولا اللیل سابق النہار۔ اور والشمس تجری لمستقر لہا۔

اور نہ اس حدیث پر کوئی جرح ہو سکتی ہے۔ کیونکہ جس حدیث کی رو سے ایک عظیم الشان پیشگوئی پوری ہوگئی ہے۔ وہ یقیناً نبی کریمؐ کا کلام ہے۔ یہ حدیث ایک حجت قوی ہے۔ اس بات پر کہ حضرت میرزا صاحب مہدی موعود ہیں کیونکہ یہ نشان ۱۳۱۱ھ میں آپ ہی کے دعویٰ کے بعد ظاہر ہوا۔ اگر کسی اور نے اس صدی کے سر پر دعویٰ کیا۔ اور اس نشان کو اپنے لئے حجت کے طور پر پیش کیا۔ یا اس سے پہلے کسی نے ایسا کیا تو اسکا پتہ دو۔ یہ چار مقدمات طے ہو جانے کے بعد ثابت کر دینے کے بعد کہ حضرت میرزا غلام احمد مہدی موعود ہیں۔

ایک مقدمہ سلسلہ وہ ہے کہ مہدی موعود ہی مسیح موعود ہیں۔ اس کیلئے مسند امام احمد حنبل کی یہ حدیث پیش کرتا ہوں۔ عن ابی ہریرۃ عن النبی صلے اللہ علیہ ... من عاش منکم ... عیسیٰ ابن مریم اماما مہدیا و حکما ... (مسند ... ۴۱۱) ان پانچوں مقدمات سے فراغت کے بعد ... اس حدیث صحیح کو ...

اخبار الفضل قادیان دارالامان ۱۹ جون ۱۹۱۵ء جلد ۳ نمبر ۳ ۷

ہے کیونکہ انہوں نے تعصب، بغض، حسد اور کم عقلی کی وجہ سے ایسا کیا۔ مگر ایسے شخص، جیساوہ جو کثرت ازدواج کی ضرورت کو جانتے اور ماننے کے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو نعوذ باللہ ایک صحیح حکم کے خلاف کرنے والا قرار دیا۔ حالانکہ کوئی عقلی نقلی ثبوت بھی اپنی تائید میں پیش نہیں کیا۔ اگر اسے اباحت ازدواج [illegible] پر یقین نہ تھا۔ اور اس نے کثرت ازدواج پر غیر خدا کے [illegible] ہونے کا ثبوت بھی دیتا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے [illegible] پیش کرتا۔ [illegible] کا [illegible] نہ [illegible] پیش کرتا۔ لیکن [illegible] [illegible] اس سے بھی [illegible] (باقی آئندہ [illegible])

احمد نبی اللہ

سورہ جمعہ [illegible] کی دو بعثتیں ہیں۔ بعثت اول تکمیل ہدایت کے لئے اور بعثت ثانی تکمیل [illegible] کے لئے۔ بعثت اول میں یہود [illegible] مسیح [illegible] علیہ وسلم کے انکار سے بالاتفاق کافر قرار [illegible] بعثت ثانی میں بموجب حدیث لتتبعن سنن الذین من قبلکم شبراً بشبر [illegible] مسلمان کہلانے والوں کو بھی یہود قرار دیکر انکار کرنے سے کافر ہی قرار دیا۔ بعثت اول نبوت اور رسالت کے معنوں میں تھی نہ ظاہری وجود کے لحاظ سے بعثت ثانی بھی انہی معنوں میں۔ بعثت اول میں آپ کی نبوت اور رسالت کا انکار منکروں کو کافر اور دائرہ اسلام سے خارج قرار دینے والا ہوا۔ اسی طرح بعثت ثانی کا حکم ہے۔

پس ان معنوں میں مسیح موعود (جو آنحضرت کے بعثت ثانی کے ظہور کا ذریعہ ہے) اس کے احمد اور نبی اللہ ہونے سے انکار کرنا گویا آنحضرت کے بعثت ثانی اور آپ کے احمد اور نبی اللہ ہونے سے انکار کرنا ہے۔ جو منکر کو دائرہ اسلام سے خارج اور کافر قرار دینے والا ہے۔

نہ مسیح موعود کو احمد نبی اللہ تسلیم کرنا اور آپ کو امتی قرار دینا یا امتی گروہ میں داخل سمجھنا گویا آنحضرت کو جو سید المرسلین اور خاتم النبیین ہیں [illegible] دنیا اور نبیوں میں داخل کرنا ہے [illegible] [illegible] مسیح موعود [illegible]

قرار دینے والے اگر آپ کو انبیاء کے گروہ میں داخل سمجھنا کفر جانتے ہیں تو وہ اس دوسری طرف بھی خیال کریں کہ اس سے ساتھ ہی یہ بھی لازم آتا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو انبیاء سے نکال کر امتی بنایا گیا۔ کیا یہ کفر کچھ کم ہوگا یا اس پہلے کفر سے بھی بڑا۔ پس مسیح موعود احمد نبی اللہ ہیں۔ جنہوں نے بعث ثانی میں ایک امتی کے آئینہ وجود میں ظہور فرمایا۔ اور جس طرح آئینہ دوسرے کا وجود دکھانے کے لئے نیستی اور فنا کے مقام کو اختیار کرنے والا ہوتا ہے۔ اور دوئی اور دوری سے بکلی پاک اسی طرح امتی ہونے کی حیثیت بطور آئینہ کے ہے جو احمد نبی اللہ کے وجود نبوت اور رسالت کو دکھاتا [illegible] اسے احمد نبی اللہ سے غلام احمد اور امتی نہیں بنا دیتی۔ اور اگر امتی حیثیت کے آئینہ سے پیارے احمد نبی اللہ کے غلام احمد اور ایک امتی کو ہی دیکھا تو گویا آئینہ [illegible] اپنے نفس کو دیکھا۔ جو اس [illegible] مرتبہ [illegible] کے لحاظ سے [illegible] اور [illegible] مقصد ہے۔ کیونکہ غرض یہ ہے تا غلام احمد میں احمد اور امتی میں نبی کا وجود بطور مظہریت کے بعثت ثانی کی [illegible] بطور دیگر ہو۔ فافھموا و تدبروا یا اولی الابصار۔

غلام رسول راجیکی

اقبالی ڈگری

۱۰ جون کے پیغام میں حضرت مسیح موعود کی ایک تقریر چھاپی گئی ہے جس کی نسبت ایڈیٹر پیغام نے یہ لکھا ہے کہ اس کو موجودہ تنازعات کے متعلق پتہ لگتا ہے کہ حق کس طرف ہے۔ بہت اچھا صاحب! اسی تقریر پر فیصلہ کر لیجئے۔ اس تقریر کا مندرجہ ذیل تین فقرے ہیں۔

پہلا فقرہ:۔ میری تکذیب کرو گے تو اسلام کو ہاتھ سے دیا ہے۔
دوسرا فقرہ:۔ اب جو لوگ میری تکذیب کریں گے وہ میری نہیں اللہ اور اس کے رسول کی تکذیب کریں گے۔

اب ان دونوں فقروں پر غور کریں کیا مسئلہ کفر صاف ہوتا ہے یا نہیں۔ یہی بات حقیقۃ [illegible] صاحب پر ایمان نہیں لاتا (دیکھو حقیقۃ الوحی صفحہ ۱۶۳) میں لکھا ہے کہ جو شخص مجھے نہیں مانتا وہ اسی وجہ سے نہیں مانتا کہ مجھے مفتری قرار دیتا ہے (الخ) اس نے اسلام کو [illegible] اور اللہ اور اس کے رسول کا مکذب ہے۔ اور اللہ اور اس کے رسول کو نہ ماننے والے پر جو فتوے ہے اس میں تم اور ہم متفق ہیں۔ اگر دوسرے انبیاء کے نہ ماننے والوں کو آپ کافر نہیں سمجھتے [illegible] اور اس نبی کو لفظی طور پر مفتری نہ کہیں تو یہاں بھی ایسا ہی سمجھئے اگر وہاں مجدد نہ ماننے کے معنے تکذیب [illegible] تو حضرت مسیح موعود کے معاملہ میں بھی ایسا ہی ماننا پڑے گا۔

تیسرا فقرہ:۔ سورہ جمعہ میں جو آخرین منہم والی آیت ہے [illegible] فیض اور تعلیم سے ایک اور قوم [illegible] ہدایت کرتی ہے۔ اس سے صاف معلوم ہوتا ہے [illegible] پاک کی ایک بعثت اور ہے۔ اور یہ بعثت بروزی رنگ میں ہے [illegible] خارج نہیں بلکہ آپ کے کمالات اور فضائل [illegible] شخص [illegible] [illegible] [illegible] تکمیل اشاعت [illegible] گذارش [illegible] رسول [illegible] ہوں [illegible] رسالت [illegible] ہے [illegible] لفظ [illegible] الاسلام [illegible] ہم [illegible] فواہم [illegible] ذکر [illegible] کہ اب محض خلیفہ نہیں بلکہ نبی اور نبوۃ [illegible] والا ہے جو لوگ کہتے ہیں شریعت کامل ہو چکی [illegible] ضرورت نہیں وہ غور کریں کہ حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں تکمیل اشاعت ہدایت ایک کام باقی تھا۔ اور یہ ایسا کام ہے کہ اس کے لئے خود نبی کریم کی بعثت کی ضرورت ہے غیر نبی خلفاء سے یہ کام نہیں ہو سکتا تھا۔

اسلامی اصطلاح میں نبی

۱۷ جون کے پیغام میں منشی خلیل الرحمن صاحب نے حضرت مسیح موعود کی ایک تقریر کے دو اقتباس چھپوائے ہیں۔ لیف پیرے میں یہ ہے کہ مسیح موعود سے انحراف کرنے والے فاسق ہیں ہم کہتے ہیں بہت اچھا ہے۔ مگر اس فاسق سے مراد وہ ہے جو نبوت پر ہے کہ پارہ ۳ رکوع ۱۷ میں آیا ہے۔ واذ اخذ اللہ میثاق النبیین لما اتیتکم ...

رَسُوْلَ اللّٰهِ وَلَاۤ اَنْ تَنْكِحُوْۤا اَزْوَاجَهٗ مِنْۢ بَعْدِهٖۤ اَبَدًا ؕ اِنَّ ذٰلِكُمْ

رسول اللہ کو ایذا دو ف۱۳۹ اور نہ یہ کہ ان کے بعد کبھی ان کی بیبیوں سے نکاح کرو ف۱۴۰ بے شک یہ

كَانَ عِنْدَ اللّٰهِ عَظِيْمًا ۝۵۳ اِنْ تُبْدُوْا شَيْـًٔا اَوْ تُخْفُوْهُ فَاِنَّ اللّٰهَ كَانَ

اللہ کے نزدیک بڑی سخت بات ہے ف۱۴۱ اگر تم کوئی بات ظاہر کرو یا چھپاؤ تو بے شک اللہ سب

بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمًا ۝۵۴ لَا جُنَاحَ عَلَيْهِنَّ فِيْۤ اٰبَآىِٕهِنَّ وَلَاۤ اَبْنَآىِٕهِنَّ وَ

کچھ جانتا ہے اُن پر مضائقہ نہیں ف۱۴۲ اُن کے باپ اور بیٹوں اور

لَاۤ اِخْوَانِهِنَّ وَلَاۤ اَبْنَآءِ اِخْوَانِهِنَّ وَلَاۤ اَبْنَآءِ اَخَوٰتِهِنَّ وَلَا نِسَآىِٕهِنَّ

بھائیوں اور بھتیجوں اور بھانجوں ف۱۴۳ اور اپنے دین کی عورتوں ف۱۴۴

وَلَا مَا مَلَكَتْ اَيْمَانُهُنَّ ۚ وَاتَّقِيْنَ اللّٰهَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ

اور اپنی کنیزوں میں ف۱۴۵ اور اللہ سے ڈرتی رہو بے شک ہر چیز اللہ کے

شَهِيْدًا ۝۵۵ اِنَّ اللّٰهَ وَمَلٰٓىِٕكَتَهٗ يُصَلُّوْنَ عَلَى النَّبِيِّ ؕ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ

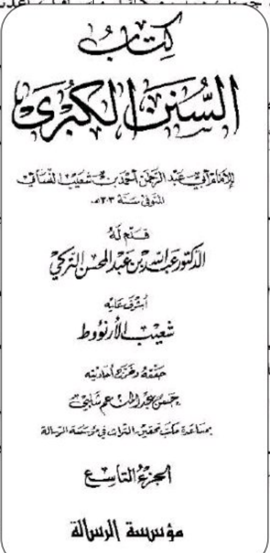
سامنے ہے بے شک اللہ اور اس کے فرشتے درود بھیجتے ہیں اس غیب بتانے والے (نبی) پر اے ایمان والو

اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا ۝۵۶ اِنَّ الَّذِيْنَ يُؤْذُوْنَ اللّٰهَ وَ

ان پر درود اور خوب سلام بھیجو ف۱۴۶ بے شک جو ایذا دیتے ہیں اللہ اور

ف۱۳۹ اور کوئی کام ایسا نہ کرو جو خاطرِ اقدس پر گراں ہو۔ ف۱۴۰ کیونکہ جس عورت سے رسولِ کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے عقد فرمایا وہ حضور کے سوا ہر شخص پر ہمیشہ کے لیے حرام ہوگئی اسی طرح وہ کنیزیں جو باریابِ خدمت ہوئیں اور قربت سے سرفراز فرمائی گئیں وہ بھی اسی طرح سب کے لیے حرام ہیں۔ ف۱۴۱ اس میں اعلام ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو بہت بڑی عظمت عطا فرمائی اور آپ کی حرمت ہر حال میں واجب کی۔ ف۱۴۲ یعنی ان بیبیوں پر کچھ گناہ نہیں اس میں کہ وہ ان لوگوں سے پردہ نہ کریں جن کا آیت میں آگے ذکر فرمایا جاتا ہے۔ شانِ نزول: جب پردہ کا حکم نازل ہوا تو عورتوں کے باپ بیٹوں اور قریب کے رشتہ داروں نے رسول کریم (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) کی خدمت میں عرض کیا یارسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کیا ہم اپنی ماؤں بیٹیوں کے ساتھ پردہ کے باہر سے گفتگو کریں اس پر یہ آیتِ کریمہ نازل ہوئی۔ ف۱۴۳ یعنی ان اقارب کے سامنے آنے اور ان سے کلام کرنے میں کوئی حرج نہیں۔ ف۱۴۴ یعنی مسلمان بیبیوں کے سامنے آنا جائز ہے اور کافرہ عورتوں سے پردہ کرنا اور اپنے جسم چھپانا لازم ہے سوائے جسم کے ان حصوں کے جو گھر کے کام کاج کے لیے کھولنے ضروری ہوتے ہیں۔ (جمل) ف۱۴۵ یہاں چچا اور ماموں کا صراحۃً ذکر نہیں کیا گیا کیونکہ وہ والدین کے حکم میں ہیں۔ ف۱۴۶ سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر درود و سلام بھیجنا واجب ہے ہر ایک مجلس میں آپ کا ذکر کرنے والے پر بھی اور سننے والے پر بھی ایک مرتبہ اور اس سے زیادہ مستحب ہے یہی قول معتمد ہے اور اس پر جمہور ہیں اور نماز کے قعدۂ اخیرہ میں بعد تشہد درود شریف پڑھنا سنت ہے اور آپ کے تابع کرکے آپ کے آل و اصحاب و دوسرے مؤمنین پر بھی درود بھیجا جاسکتا ہے یعنی درود شریف میں آپ کے نام اقدس کے بعد ان کو شامل کیا جاسکتا ہے اور مستقل طور پر حضور کے سوا ان میں سے کسی پر درود بھیجنا مکروہ ہے۔ مسئلہ: درود شریف میں آل و اصحاب کا ذکر متوارث ہے اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ آل کے ذکر کے بغیر مقبول نہیں درود شریف اللہ تعالیٰ کی طرف سے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی تکریم ہے
اصحاب کا ذکر متوارث ہے اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ آل کے ذکر کے بغیر مقبول نہیں درود شریف اللہ تعالیٰ کی طرف سے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی تکریم ہے
علماء نے "اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ" کے معنی یہ بیان کئے ہیں کہ یارب محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو عظمت عطا فرما، دنیا میں ان کا دین بلند اور ان کی

حوالہ صفحہ 72 پر ملاحظہ فرمائیں


كِتَابُ
السُّنَنِ الكُبْرَى
لِلإمَامِ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَحْمَدَ بْنِ شُعَيْبٍ النَّسَائِيِّ
المتوفى سنة ٣٠٣هـ
قَدَّمَ لَهُ
الدكتور عبد الله بن عبد المحسن التركي
أشرف عليه
شعيب الأرنؤوط
حققه وخرج أحاديثه
حسن عبد المنعم شلبي
بمساعدة مكتب تحقيق التراث في مؤسسة الرسالة
الجزء التاسع
مؤسسة الرسالة

دُبُر الصلاة: «ربَّ جبريلَ وميكائيلَ ... أعِذْني من حرِّ النار، وعذابِ القبرِ»(1).

...، ٢٧/...، التحفة: ١٧٨٢٩].

٩٨٩٠ - [عن ... سعيد بن أبي أيوبَ، عن يزيدَ بن عبد العزيز الرُّ... كلاهما عن يزيدَ بن محمد القُرَشي، عن علي بن ...

عن عُقبةَ بن عا... في دُبُرَ كلِّ صلاةٍ(2)].

[التحفة: ٩٩٤٠]..

٥... الصلاة

٩٨٩١ - أخبرني ... عمرو، قال: حدثني شدَّادٌ أبو عمار، أن أبا...

أنه سمعَ ثوبانَ ... انصرفَ من صلاته، استغفرَ ثلاثاً، وقـ... السلامُ، تباركْتَ يا ذا الجلالِ والإكرام»(3).

...، ٦٨/٣، التحفة: ٢٠٩٩].

٥٦ - التسبيح، والتكبير، والتهليل، والتحميد دُبُرَ الصلوات وذِكر اختلافِ ألفاظ الناقلين لخبر أبي هريرةَ فيه

٩٨٩٢ - أخبرني أحمدُ بن حفص بن عبد الله، قال: حدثني أبي، قال: حدثني إبراهيمُ، عن الحجَّاج بن الحجاج، عن أبي الزُّبير، عن [أبي](4) علقمةَ

(١) سلف مكرراً برقم (١٢٦٩).
(٢) هذا الحديث لم يرد في الأصلين، وأثبتناه من «التحفة». وانظر تخريجه برقم (١٢٦٠).
(٣) سلف مكرراً برقم (١٢٦١).
(٤) ما بين الحاصرتين لم يرد في الأصلين، والمثبت من «التحفة» و «التهذيب».

حوالہ صفحہ 73 پر ملاحظہ فرمائیں

عن أبي هريرةَ، قال: قال رسولُ الله ﷺ : «مَن سبَّحَ في دُبُر صلاةِ الغداة مئةَ تسبيحةٍ، وهلَّلَ مئةَ تهليلةٍ، غُفِرَ لـه ذُنوبُه، ولو كانت مثلَ زَبَدِ البحرِ»(١).

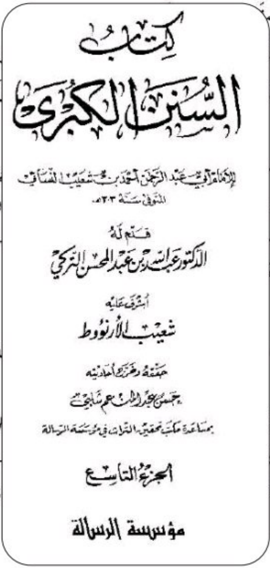
[المجتبى: ٣/٧٩، التحفة: ١٥٤٥٢].

٩٨٩٣ ـ أخبرنا أحمدُ بن نَصر، عن مكّي بن إبراهيمَ، قال: أخبرنا يعقوبُ بن عطاء، عن عطاء بن أبي علقمة

عن أبي هريرةَ ... دُبُر صلاةِ الغداة مئةَ تسبيحةٍ، وهلَّلَ ... زَبَدِ البحرِ»(٢).

[التحفة: ١٤٢٠٤].

قال أبو عبد ... رَباح ضعيفٌ، وعبدُ الوهَّاب بن ... ووس ثقةٌ مأمونٌ، وعبدُ الله بن سعيد ... بنِ عباس ثقةٌ من أعلم الناس، قاله عَ...


كتاب السنن الكبرى

للإمام أبي عبد الرحمن أحمد بن شعيب النسائي

المتوفى سنة ٣٠٣هـ

قدم له

الدكتور عبد الله بن عبد المحسن التركي

أشرف عليه

شعيب الأرنؤوط

حققه وخرج أحاديثه

حسن عبد المنعم شلبي

بمساعدة مكتب تحقيق التراث في مؤسسة الرسالة

الجزء التاسع

مؤسسة الرسالة

٩٨٩٤ ـ أخبرنا ... ليمانَ بن عبد الملك، عن عطاء بن يزيدَ

عن أبي هريرةَ ... لاثين، وكبَّرَ ثلاثاً وثلاثين، وحَمِدَ ثلا... حدهُ لا شريكَ له، له الملكُ وله الحمدُ ... نوبُه، ولو كانت مثل زَبَدِ البحرِ(٣).

[التحفة: ١٤٢١٤].

---

(١) سلف مكرراً برقم (١٢٧٩)، وسيأتي تخريجه برقم (٩٨٩٥).

(٢) سيأتي تخريجه برقم (٩٨٩٥).

(٣) انظر ما بعده مرفوعاً.

حوالہ صفحہ 73 پر ملاحظہ فرمائیں

الجامع الكبير

للإمام الحافظ أبي عيسى محمد بن عيسى الترمذي

المتوفى سنه ٢٧٩هـ

المجلد الرابع

الولاء والهبة - الأمثال

حققه وخرج أحاديثه وعلق عليه

الدكتور بشار عواد معروف

دار الغرب الإسلامي

حوالہ صفحہ 73 پر ملاحظہ فرمائیں

ﷺ: «مُثِّلَ ابن آدَمَ وإلى جَنْبِهِ تِسْعةٌ وَتِسْعُونَ مَنِيَّةً إنْ أخطأتْهُ المَنَايا وَقَعَ في الهَرَمِ»(١).

هذا حديثٌ حَسَنٌ غريبٌ(٢).

(88) (٢٣) باب

٢٤٥٧- حَدَّثَنَا هَنَّادٌ، قَالَ: حَدَّثَنَا قَبِيصةُ، عن سُفيانَ، عن عَبدِاللهِ ابن محمدِ بن عَقِيلٍ، عن الطُّفَيْلِ بن أُبَيِّ بن كَعْبٍ، عن أبيهِ، قال: كانَ رَسولُ اللهِ ﷺ إذا ذَهَبَ ثُلُثا اللّيْلِ قَامَ فقال: «يَا أيُّها النَّاسُ اذْكُرُوا اللهَ اذْكُرُوا اللهَ جاءت الرَّاجفةُ تَتْبَعُها الرَّادفةُ جَاءَ المَوْتُ بِما فيهِ جَاءَ المَوْتُ بِما فيهِ»، قال أبي: قُلْتُ: يَا رَسولَ اللهِ إنِّي أُكْثِرُ الصَّلَاةَ عَلَيْكَ فَكمْ أجْعلُ لَكَ من صَلاتِي؟ فقال: «مَا شِئْتَ». قال: قُلْتُ: الرُّبْعَ، قال: «مَاشِئْتَ فإن زِدْتَ فهو خَيْرٌ لَكَ»، قُلْتُ: النِّصْفَ قال: «مَا شِئْتَ، فإنْ زِدتَ فهو خَيْرٌ لَكَ»، قال: قُلْتُ: فَالثُّلُثَيْنِ، قال: «ما شِئْتَ، فإنْ زِدْتَ فهو خَيْرٌ لَكَ»، قُلْتُ: أجْعلُ لَكَ صَلاتي كُلَّها قال: «إذًا تُكْفَى هَمَّك، وَيُغْفَرُ لَكَ ذَنْبُكَ»(٣).

هذا حديثٌ حَسَنٌ(٤).

---

(١) تقدم تخريجه في (٢١٥٠).

(٢) في م: «حسن صحيح غريب»، وفي س و ي: «حسن صحيح»، وما أثبتناه من ت وهو الموافق لما نقله الزبيدي في الإتحاف (٣٩٠٨).

(٣) أخرجه أحمد ٥/ ١٣٦، وعبد بن حميد (١٧٠)، والحاكم ٢/ ٤٢١ و٥١٣، وأبو نعيم في الحلية ١/ ٢٥٦ و٨/ ٣٧٧. وانظر تحفة الأشراف ١/ ١٩ حديث (٣٠)، والمسند الجامع ١/ ٤٩ حديث (٣٩) و(٩٥)، وسلسلة الأحاديث الصحيحة للعلامة الألباني (٩٥٤).

(٤) في م: «حسن صحيح»، وما أثبتناه من ت و س و ي، وهو على تحسين المصنف لأحاديث ابن عقيل.

حوالہ صفحہ 73 پر ملاحظہ فرمائیں

﴿50﴾ **بسم اللہ الرحمٰن الرحیم** ۔ خاکسار عرض کرتا ہے کہ طبابت کا علم ہمارا خاندانی علم ہے اور ہمیشہ سے ہمارا خاندان اس علم میں ماہر رہا ہے۔ دادا صاحب نہایت ماہر اور مشہور حاذق طبیب تھے۔ تایا صاحب نے بھی طب پڑھی تھی۔ حضرت مسیح موعودؑ بھی علم طب میں خاصی دسترس رکھتے تھے اور گھر میں ادویہ کا ایک ذخیرہ رکھا کرتے تھے جس سے بیماروں کو دوا دیتے تھے۔ مرزا سلطان احمد صاحب نے بھی طب پڑھی تھی۔ اور خاکسار سے حضرت خلیفہ ثانی نے ایک دفعہ بیان کیا تھا کہ مجھے بھی حضرت مسیح موعودؑ نے علم طب کے پڑھنے کے متعلق تاکید فرمائی تھی۔ خاکسار عرض کرتا ہے کہ باوجود اس بات کے کہ علم طب ہمارے خاندان کی خصوصیت رہا ہے۔ ہمارے خاندان میں سے کبھی کسی نے اس علم کو اپنے روزگار کا ذریعہ نہیں بنایا اور نہ ہی علاج کے بدلے میں کسی سے کبھی کچھ معاوضہ لیا۔

﴿51﴾ **بسم اللہ الرحمٰن الرحیم** ۔ بیان کیا مجھ سے حضرت والدہ صاحبہ نے کہ تمہاری دادی ایمہ ضلع ہوشیار پور کی رہنے والی تھیں۔ حضرت صاحب فرماتے تھے کہ ہم اپنی والدہ کیساتھ بچپن میں کئی دفعہ ایمہ گئے ہیں۔ والدہ صاحبہ نے فرمایا کہ وہاں حضرت صاحب بچپن میں چڑیاں پکڑا کرتے تھے اور چاقو نہیں ملتا تھا تو سرکنڈے سے ذبح کر لیتے تھے۔ والدہ صاحبہ نے فرمایا کہ ایک دفعہ ایمہ سے چند بوڑھی عورتیں آئیں تو انہوں نے باتوں باتوں میں کہا کہ سندھی ہمارے گاؤں میں چڑیاں پکڑا کرتا تھا۔ والدہ صاحبہ نے فرمایا کہ میں نہ سمجھ سکی کہ سندھی سے کون مراد ہے۔ آخر معلوم ہوا کہ ان کی مراد حضرت صاحب سے ہے۔ والدہ صاحبہ فرماتی تھیں کہ دستور ہے کہ کسی منت ماننے کے نتیجہ میں بعض لوگ خصوصاً عورتیں اپنے کسی بچے کا عرف سندھی رکھ دیتے ہیں چنانچہ اسی وجہ سے آپ کی والدہ اور بعض عورتیں آپ کو بھی بچپن میں کبھی اس لفظ سے پکار لیتی تھیں۔ خاکسار عرض کرتا ہے کہ سندھی غالباً دسوندھی یا دسبندھی سے بگڑا ہوا ہے جو ایسے بچے کو کہتے ہیں جس پر کسی منت کے نتیجہ میں دس دفعہ کوئی چیز باندھی جاوے اور بعض دفعہ منت کوئی نہیں ہوتی بلکہ یونہی پیار سے عورتیں اپنے کسی بچے پر یہ رسم ادا کر کے اسے سندھی پکارنے لگ جاتی ہیں۔

(اس روایت میں جو یہ ذکر آتا ہے کہ حضرت مسیح موعودؑ بچپن میں کبھی کبھی شکار کی ہوئی چڑیا کو سرکنڈے سے

حوالہ صفحہ 78 پر ملاحظہ فرمائیں

گیا اور اس نے بعض آخری کتب لکھیں۔

خاکسار عرض کرتا ہے کہ پیر منظور صاحب نے صرف خدمت کی خاطر اور حضرت صاحب کی خوشنودی حاصل کرنے کے لئے کتابت سیکھی تھی اور خط میں ایک نیا طریق ایجاد کیا تھا۔ جو بہت صاف اور خوبصورت اور کھلا کھلا تھا۔ مگر افسوس ہے کہ وہ کچھ عرصہ کے بعد جوڑوں کی تکلیف کی وجہ سے معذور ہوگئے۔ پیر صاحب حضرت منشی احمد جان صاحب لدھیانوی کے صاحبزادے ہیں اور نہایت صوفی مزاج بزرگ ہیں۔ قاعدہ یسّرنا القرآن انہی کا ایجاد کردہ ہے۔ جس کی حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے بھی اپنی ایک نظم میں تعریف فرمائی ہے۔

﴿863﴾ **بسم اللہ الرحمٰن الرحیم**۔ ڈاکٹر میر محمد اسمٰعیل صاحب نے مجھ سے بیان کیا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام جب اپنا باغ ٹھیکہ پر دیتے تھے تو پھل کی کچھ جنس ضرور اپنے لئے مقرر فرما لیتے تھے۔ بیدانہ شہتوت کے موسم میں دو تین دفعہ سب حاضر الوقت احباب کو لے کر ضرور باغ کی طرف سیر کے لئے جاتے تھے اور تازہ بیدانہ تڑوا کر سب کے ہمراہ نوش فرمایا کرتے تھے۔ وہ چادر جس میں ٹھیکیدار بیدانے گرایا کرتا تھا۔ اسی طرح لاکر سب کے سامنے رکھدی جاتی تھی۔ اور سب احباب اس چادر کے گرد حلقہ باندھکر بیٹھ جاتے اور شریک دعوت ہوتے۔ اور آپ بھی سب کے ساتھ ملکر بالکل بے تکلفی کے رنگ میں نوش فرماتے۔

﴿864﴾ **بسم اللہ الرحمٰن الرحیم**۔ والدہ صاحبہ عزیز مرزا رشید احمد صاحب نے مجھ سے بیان کیا کہ مَیں نے اپنی پھوپھی صاحبہ سے سُنا ہوا ہے کہ اگر کبھی کوئی عورت بچپن میں حضرت صاحب کے متعلق سندھی کا لفظ استعمال کرتی تھی تو دادا صاحب بہت ناراض ہوتے تھے۔ کہ میرے بیٹے کا نام بگاڑ دیا ہے۔ اس طرح نہ کہا کرو۔ بلکہ اصل نام لے کر پکارا کرو۔

خاکسار عرض کرتا ہے کہ حصہ اول طبع دوم کی روایت نمبر 51 میں لفظ سندھی کے متعلق ایک مفصّل نوٹ گذر چکا ہے جو قابلِ ملاحظہ ہے۔ جہاں یہ بتایا گیا ہے کہ ہندی میں سندھی کے معنے جوڑا پیدا ہونے والے کے ہیں اور چونکہ حضرت مسیح موعودؑ توام پیدا ہوئے تھے اس لئے بعض عورتیں آپ کو بچپن میں کبھی کبھی اس نام سے پکار لیتی تھیں۔ مگر چونکہ اس طرح اصل نام کے بگڑنے کا احتمال تھا اس لئے دادا صاحب منع

حوالہ صفحہ 79 پر ملاحظہ فرمائیں

۴ر مئی ۱۹۰۶ء "اِنِّیْ مَعَ الْاَکْرَامِ۔ لَوْلَاکَ لَمَا خَلَقْتُ الْاَفْلَاکَ"[1]

(بدر جلد ۲ نمبر ۱۹ مورخہ ۱۰ر مئی ۱۹۰۶ء صفحہ ۲۔ الحکم جلد ۱۰ نمبر ۱۶ مورخہ ۱۰ر مئی ۱۹۰۶ء صفحہ ۱)

۵ر مئی ۱۹۰۶ء رؤیا۔"ایک شخص نے ایک دوائی کو لاوانٹن کی ایک بوتل دی جو سُرخ رنگ کی دوائی ہے اور بوتل بند کی ہوئی ہے اور اس پر رسّیاں لپیٹی ہوئی ہیں۔ ظاہر دیکھنے میں تو بوتل ہی نظر آتی ہے مگر جس شخص نے دی ہے وہ کہتا ہے کہ یہ کتاب دیتا ہوں۔ دیکھنے میں تو بوتل ہی نظر آتی تھی لیکن کہنے میں وہ شخص اس کا نام کتاب رکھتا ہے۔ اس وقت مَیں کہتا ہوں کہ اس کا وقت آگیا ہے۔ اس کو نوکر رکھا جائے۔ اور مَیں نے اس کتاب پر دستخط کر دیئے ہیں۔ پھر الہام ہؤا۔

یہ میری کتاب ہے اس کو کوئی ہاتھ نہ لگاوے مگر وہی جو میرے خاص خدمت گار ہیں۔

پھر الہام ہؤا۔

اَللّٰہُ یُعْلِیْنَا وَلَا نُعْلٰی[2]

فرمایا۔ اس سے مطلب یہ ہے کہ ہم دشمنوں پر غالب ہوں گے اور دشمن سے مغلوب نہ ہوں گے۔"

(بدر جلد ۲ نمبر ۱۹ مورخہ ۱۰ر مئی ۱۹۰۶ء صفحہ ۲۔ الحکم جلد ۱۰ نمبر ۱۶ مورخہ ۱۰ر مئی ۱۹۰۶ء صفحہ ۱)

۵ر مئی ۱۹۰۶ء " پھر بہار آئی، تو آئے ثلج کے آنے کے دن

ثلج کا لفظ عربی ہے۔ اِس کے ایک تو یہ معنے ہیں کہ وہ برف جو آسمان سے پڑتی ہے اور شدّتِ سردی کا موجب ہو جاتی ہے اور بارش اس کے لوازم سے ہوتی ہے۔ اس کو عربی میں ثلج کہتے ہیں۔

اِن معنوں کی بناء پر اِس پیشگوئی کے یہ معنے معلوم ہوتے ہیں کہ بہار کے دنوں میں آسمان سے ہمارے ملک میں خدا تعالیٰ غیر معمولی طور پر یہ آفتیں نازل کرے گا اور برف اور اس کے لوازم سے شدّتِ سردی اور کثرتِ بارش ظہور میں آئے گی' اور دوسرے معنے اس کے عربی میں اطمینانِ قلب حاصل کرنا ہے یعنی انسان کو کسی امر پر ایسے دلائل اور شواہد میسّر آجاویں جس سے اس کا دِل مطمئن ہو جائے۔ اِسی وجہ سے کہتے ہیں کہ فلاں تقریر موجبِ ثلجِ قلب ہو گئی یعنی ایسے دلائلِ قاطعہ بیان کئے گئے جن سے کُلّی اطمینان ہو گئی۔ اور یہ لفظ کبھی خوشی اور راحت پر بھی استعمال کیا جاتا ہے جو اطمینانِ قلب کے بعد پیدا ہوتی ہے۔ یہ تو ظاہر ہے کہ جب انسان کا دِل کسی

---

[1] (ترجمہ) تحقیق مَیں بزرگوں کے ساتھ ہوں۔ اگر تو نہ ہوتا تو مَیں آسمانوں کو پیدا نہ کرتا۔

[2] (ترجمہ) اللہ تعالیٰ ہمیں اُونچا کرے گا ہم نیچے نہیں کئے جائیں گے۔

حوالہ صفحہ 87 پر ملاحظہ فرمائیں

رواه أبو داود والترمذي والنسائي وابن ماجه عن عبد الله بن مغفل، وأخرجه في ذيل الجامع عن المذكور بهذا اللفظ والإسناد، وزاد وما من أهل بيت يرتبطون كلبا إلا نقص من عملهم كل يوم قيراط إلا كلب صيد أو كلب حرات أو كلب غنم انتهى.

٢١٢٣– «لَولاكَ لَولاكَ مَا خَلَقْتُ الأَفْلاكَ».

قال الصغاني موضوع، وأقول لكن معناه صحيح وإن لم يكن حديثاً.

٢١٢٤– «لَولا بَنُو إِسْرَائِيلَ لَمْ يَخْبُثِ الطَّعَامُ، وَلَمْ يَخْنِزِ اللَّحمُ، ولَولا حَوَّاءُ لَمْ تَخُنْ أُنْثَى زَوْجَهَا».

رواه أحمد والشيخان عن أبي هريرة.



كشْفُ الخفاءِ ومُزْيلُ الإلبَاس

عمَّا اشْتَهَرَ منَ الأحاديْثِ على ألْسِنَةِ النّاسِ

تاليف

المُفَسِّرِ المُحَدِّثِ إسماعيل بن محمَّد العجلوني الجراحي

المُتَوفى سنة ١١٦٢ هـ

الجُزْءُ الثَّاني

حَقَّقَ أصولَه، وخَرَّجَ أحاديثَهُ، وعلَّقَ عليه

خادمُ السُّنَّةِ

الشيخ يوسف بن محمود الحاج أحمد

مكتبةُ العِلمِ الحديث

٢١٢٥– «لَو ...

قال النجم ... قال سمعت الشافعي يقول: من ضحك ...

مـا خـج ... د ذلـــك

لـولا الخ ... المســالك

٢١٢٦– «لَو ...

وتقدم في: « ...

٢١٢٧– «لَولا ... عَلَى قَوَاعِدِ إِبْرَاهِيم»

هكذا اشتهر ... الشيخين والنسائي عن عائشة بلفظ: «يـ ... بيت نهدم فأدخلت فيه ما أخرج منه و ... أ فبلغت به أساس

٢١٢٣– (موضوع) ... ٢٤٦/...) وابن الجوزي في الموضوعات (...

٢١٢٤– (صحيح) ر... وابن حبان (٤٧٧/٩) ومسند الحارث/ ...

٢١٢٥– (لا أصل له) وانظر الإتقان (١٥٣٠) وتحذير المسلمين (ص/١١٠).

٢١٢٦– تقدم برقم (١٦٠٥).

٢١٢٧– (صحيح) رواه البخاري (٥٧٤/٢) ومسلم (٩٦٩/٢) والدارمي (٧٦/٢) وابن خزيمة (٢٢٤/٤) والحاكم (٦٥٣/١) وابن حبان (١٢٥/٩) والنسائي (٢١٥/٥) وابن راهويه (١٧٠/٢).

حوالہ صفحہ 87 پر ملاحظہ فرمائیں

۹ اپریل ۱۹۰۶ء "نَحْنُ اَوْلِيَآؤُكُمْ فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَفِي الْاٰخِرَةِ۔ سَلَامٌ قَوْلًا مِّنْ رَّبٍّ رَّحِيْمٍ۔" (کاپی الہامات حضرت مسیح موعود علیہ السلام صفحہ ۲۴)

(ترجمہ) ہم تمہارے متولی اور متکفل دُنیا اور آخرت میں ہیں۔ (حقیقۃ الوحی صفحہ ۸۶، ۸۷۔ رُوحانی خزائن جلد ۲۲ صفحہ ۸۹، ۹۰) تم سب پر اس خدا کا سلام جو رحیم ہے۔ (حقیقۃ الوحی صفحہ ۹۱۔ روحانی خزائن جلد ۲۲ صفحہ ۹۴)

۹ اپریل ۱۹۰۶ء اِن میں سے بعض الہامات مکرر ہیں یعنی پہلے بھی ہو چکے ہیں اور آج پھر بھی ہوئے۔

(۱) رَبِّ اَرِنِيْ زَلْزَلَةَ السَّاعَةِ[1] (۲) يُرِيْكُمُ اللّٰهُ زَلْزَلَةَ السَّاعَةِ (۳) اُرِيْكَ[2] زَلْزَلَةَ السَّاعَةِ (۴) يَسْتَلُوْنَكَ اَحَقٌّ هُوَ قُلْ اِيْ وَرَبِّيْ اِنَّهُ لَحَقٌّ۔ وَلَا يُرَدُّ[3] عَنْ قَوْمٍ يُّعْرِضُوْنَ (۵) نَصْرٌ مِّنَ اللّٰهِ وَفَتْحٌ مُّبِيْنٌ (۶) اَرَادَ اللّٰهُ اَنْ يَّبْعَثَكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا (۷) هُوَ الَّذِيْٓ اَرْسَلَ رَسُوْلَهٗ بِالْهُدٰى وَدِيْنِ الْحَقِّ لِيُظْهِرَهٗ عَلَى الدِّيْنِ كُلِّهٖ۔ (۸) اَلْاَمْرَاضُ تُشَاعُ وَالنُّفُوْسُ تُضَاعُ۔"

فرمایا: یہ الہام پہلے بھی ہو چکا ہے اب پھر ہوا ہے اور خوف ہے کہ اِس سے کیا مطلب ہے معلوم نہیں کہ قادیان کے متعلق ہے یا پنجاب کے متعلق ہے۔"

(بدر جلد ۲ نمبر ۱۵ مورخہ ۱۲ اپریل ۱۹۰۶ء صفحہ ۲۔ الحکم جلد ۱۰ نمبر ۱۲ مورخہ ۱۰ اپریل ۱۹۰۶ء صفحہ ۱۔ کاپی الہامات حضرت مسیح موعود علیہ السلام صفحہ ۶۴)

---

[1] (ترجمہ از مرتب) (۱) اے میرے رب مجھے وہ زلزلہ دکھا جو قیامت کا نمونہ ہوگا (۲) اللہ تمہیں وہ زلزلہ دکھائے گا جو قیامت کا نمونہ ہوگا۔ (نوٹ از مرتب) یہ پیشگوئی حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے زمانہ میں پوری ہوئی چنانچہ حضور فرماتے ہیں: "یہ زلزلہ بھی میرے زمانہ میں آیا۔" (الفضل جلد ۳۲ نمبر ۱۷۸ مورخہ ۳۰ جولائی ۱۹۴۴ء صفحہ ۲)

[2] (ترجمہ) (۳) مَیں تجھے وہ زلزلہ دکھاؤں گا جو اپنی شدّت کی وجہ سے نمونہ قیامت ہوگا (۴) تجھ سے پُوچھتے ہیں کیا وہ بات سچ ہے۔ کہہ ہاں میرے رب کی قسم ہے اور اعراض کرنے والی قوم سے وہ عذاب نہیں ٹلے گا (۵) خدا سے مدد اور کُھلی فتح (۶) اللہ تعالیٰ نے ارادہ کیا ہے کہ تجھے مقامِ محمود پر مبعوث کرے (۷) وہی خدا جس نے اپنا رسول بھیجا ہدایت اور دینِ حق کے ساتھ تاکہ اسے تمام ادیان پر غالب کردے (۸) امراض پھیلائی جائیں گی اور جانیں ضائع کی جائیں گی۔

[3] الاستفتاء صفحہ ۷۶۔ روحانی خزائن جلد ۲۲ صفحہ ۷۰۲ میں یہ الہام یُوں درج ہے "وَلَا يُرَدُّ بَاْسُهٗ عَنْ قَوْمٍ يُّعْرِضُوْنَ۔" (مرتب)

۱۸ر اکتوبر ۱۸۹۹ء "بالفضل خدا تعالیٰ نے میرے دل میں یہی ڈالا ہے کہ بیعت کرنے والے دو قسم میں رکھے جائیں گے، ایک جو اعلیٰ اور صاف تر زندگی کے خواہشمند اور خدا تعالیٰ کے منشاء کی اطاعت کے لئے حاضر ہیں اور ایک وہ جو کسی قدر کمزور ہیں۔" (اقتباس مکتوب نمبر ۴ حضرت مسیح موعود علیہ السلام مورخہ ۱۸ر اکتوبر ۱۸۹۹ء مندرجہ تشحیذ الاذہان جلد ۷ نمبر ۶۔ جون ۱۹۱۲ء صفحہ ۲۴۳، ۲۴۴)

۱۸۹۹ء "حضرت اقدسؑ کو رؤیا ہوئی کہ حامد علی آ کر کہتا ہے کہ باہر ایک ہندو کھڑا ہے اور دُعا کے لئے درخواست کرتا ہے۔ حضور اقدسؑ اسے کہتے ہیں کہ بے نذر لئے ہم دُعا کرنے کے نہیں۔ پھر حامد علی دوبارہ واپس آتا ہے تو ایک چھوٹا بیگ اور دو چادریں ہیں اُن میں روپیہ بھر کر لاتا ہے۔ فرمایا ہندو سے مُراد ایسا شخص ہوا کرتا ہے جو دُنیا کے غم ہمّ میں مُبتلا ہو اور چاہے کہ کسی طرح دُنیوی ابتلاؤں سے نجات ہو۔"
(مکتوب[1] مولوی عبدالکریم صاحبؓ مندرجہ تشحیذ الاذہان جلد ۷ نمبر ۶۔ جون ۱۹۱۲ء صفحہ ۲۴۷)

۵ر جنوری ۱۹۰۰ء (الف) ۵ر جنوری ۱۹۰۰ء کو صبح کی نماز کے وقت حضرت اقدسؑ نے فرمایا کہ پرسوں کی نماز میں جب مَیں التحیات کے لئے بیٹھا تو بجائے التحیات کے یہ دُعا پڑھنے لگ گیا صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلَیْکَ وَیُرَدُّ دُعَاءُ اَعْدَآءِکَ عَلَیْهِمْ۔[2] حضرت صاحبؑ فرماتے تھے کہ مَیں نے خیال کیا کہ یہ کیا پڑھ رہا ہوں، تو معلوم ہوا کہ الہام ہے۔ (روایت منشی محمد الدین صاحبؓ واصل باقی نویس۔ رجسٹر روایاتِ صحابہ جلد ۱۱ صفحہ ۱۰۴ و رجسٹر روایاتِ صحابہ جلد ۱۴ صفحہ ۱۴۲)

(ب) صاحبزادہ پیر سراج الحق صاحب جمالی نعمانی نے بیان کیا کہ:-

"ایک روز مغرب کی نماز پڑھی گئی اور مَیں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے پاس کھڑا تھا۔ جب نماز کا سلام پھیر اگیا تو آپؑ نے بایاں ہاتھ میری دائیں ران پر رکھ کر فرمایا کہ صاحبزادہ صاحب! اِس وقت مَیں التحیات پڑھتا تھا الہاماً میری زبان پر جاری ہوا کہ:-

صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْکَ وَعَلٰی مُحَمَّدٍ۔"

(الحکم جلد ۲۶ نمبر ۱۹/۲۰ مؤرخہ ۲۱/۲۸ مئی ۱۹۲۳ء صفحہ ۵)

---

[1] (نوٹ از مرتب) یہ مکتوب حضرت مولانا نے افریقہ کے ایک شخص کو لکھا اور اس میں یہ بھی لکھا کہ "آپ کا وعدہ ارسال روپیہ آنے سے ایک ہفتہ قبل حضور اقدسؑ کو رؤیا ہوئی ..... پھر جب نام بنام فہرست چندہ پر مشتمل خط آیا تو تاویل و تصدیق واضح ہو گئی۔" (مکتوب مذکور)

[2] (ترجمہ از مرتب) اللہ تعالیٰ محمدؐ پر صلوٰۃ بھیجے اور تجھ پر بھی، اور تیرے دشمنوں کی بددُعا اُن پر کوٹا دی جائے گی۔

حوالہ صفحہ 88 پر ملاحظہ فرمائیں

۵۴۵

وَهُمْ يُسْئَلُوْنَ۔ وَتِلْكَ الْاَيَّامُ نُدَاوِلُهَا بَيْنَ النَّاسِ۔ وَقَالُوْا اِنْ هٰذَآ
اور لوگ پوچھے جاتے ہیں۔ اور یہ دن ہم لوگوں میں پھیرتے رہتے ہیں۔ اور کہیں گے کہ یہ تو صرف
اِلَّا اخْتِلَاقٌ۔ قُلْ اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوْنِيْ يُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ۔
ایک بناوٹ ہے۔ کہہ اگر تم خدا سے محبت رکھتے ہو تو آؤ میری پیروی کرو تا خدا بھی تم سے محبت رکھے۔
اِذَا نَصَرَ اللّٰهُ الْمُؤْمِنَ جَعَلَ لَهُ الْحَاسِدِيْنَ فِي الْاَرْضِ۔ وَلَا رَآدَّ
جب خدا تعالیٰ مومن کی مدد کرتا ہے تو زمین پر اس کے کئی حاسد مقرر کر دیتا ہے اور اُس کے فضل کو کوئی رَدّ
لِفَضْلِهٖ۔ فَالنَّارُ مَوْعِدُهُمْ۔ قُلِ اللّٰهُ ثُمَّ ذَرْهُمْ فِيْ خَوْضِهِمْ
نہیں کر سکتا۔ پس جہنم اُن کے وعدہ کی جگہ ہے۔ کہہ خدا نے یہ کلام اُتارا ہے۔ پھر ان کو لہو ولعب کے خیالات
يَلْعَبُوْنَ۔ وَاِذَا قِيْلَ لَهُمْ اٰمِنُوْا كَمَآ اٰمَنَ النَّاسُ قَالُوْآ اَنُؤْمِنُ كَمَآ
میں چھوڑ دے۔ اور جب اُن کو کہا جائے کہ ایمان لاؤ جیسا کہ لوگ ایمان لائے کہتے ہیں کیا ہم بیوقوفوں کی
اٰمَنَ السُّفَهَآءُ۔ اَلَآ اِنَّهُمْ هُمُ السُّفَهَآءُ وَلٰكِنْ لَّا يَعْلَمُوْنَ۔ وَاِذَا قِيْلَ لَهُمْ
طرح ایمان لائیں۔ خبردار ہو کہ درحقیقت وہی لوگ بیوقوف ہیں مگر اپنی نادانی پر مطلع نہیں۔ اور جب اُن کو کہا جائے
لَا تُفْسِدُوْا فِي الْاَرْضِ۔ قَالُوْآ اِنَّمَا نَحْنُ مُصْلِحُوْنَ۔ قَدْ جَآءَكُمْ نُوْرٌ مِّنَ اللّٰهِ
کہ زمین پر فساد مت کرو کہتے ہیں کہ بلکہ ہم اصلاح کرنے والے ہیں۔ کہہ تمہارے پاس خدا کا نور آیا ہے۔
فَلَا تَكْفُرُوْآ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ۔ اَمْ تَسْئَلُهُمْ مِّنْ خَرْجٍ فَهُمْ مِّنْ مَّغْرَمٍ
پس اگر مومن ہو تو انکار مت کرو۔ کیا تو اُن سے کچھ خراج مانگتا ہے پس وہ اس چٹی کی وجہ سے ایمان لانے کا بوجھ
مُّثْقَلُوْنَ۔ بَلْ اٰتَيْنٰهُمْ بِالْحَقِّ فَهُمْ لِلْحَقِّ كَارِهُوْنَ۔ تَلَطَّفْ بِالنَّاسِ
اُٹھا نہیں سکتے بلکہ ہم نے اُن کو حق دیا اور وہ حق لینے سے کراہت کرتے ہیں۔ لوگوں کے ساتھ لُطف
وَتَرَحَّمْ عَلَيْهِمْ۔ اَنْتَ فِيْهِمْ بِمَنْزِلَةِ مُوْسٰى۔ وَاصْبِرْ عَلٰى مَا يَقُوْلُوْنَ
اور رحم کے ساتھ پیش آ۔ تو ان میں بمنزلہ موسیٰ کے ہے اور ان کی باتوں پر صبر کر۔
لَعَلَّكَ بَاخِعٌ نَّفْسَكَ اَلَّا يَكُوْنُوْا مُؤْمِنِيْنَ۔ لَا تَقْفُ مَا لَيْسَ لَكَ بِهٖ عِلْمٌ۔
کیا تو اس لئے اپنے تئیں ہلاک کرے گا کہ وہ کیوں ایمان نہیں لاتے۔ اس بات کے پیچھے مت پڑ جس کا تجھے علم نہیں۔
وَلَا تُخَاطِبْنِيْ فِي الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا۔ اِنَّهُمْ مُّغْرَقُوْنَ۔ وَاصْنَعِ الْفُلْكَ بِاَعْيُنِنَا
اور ان لوگوں کے بارہ میں جو ظالم ہیں مجھ سے گفتگو مت کر کیونکہ وہ سب غرق کئے جائیں گے۔ اور ہماری آنکھوں کے روبرو کشتی تیار کر
وَوَحْيِنَا۔ اِنَّ الَّذِيْنَ يُبَايِعُوْنَكَ اِنَّمَا يُبَايِعُوْنَ اللّٰهَ۔ يَدُ اللّٰهِ فَوْقَ اَيْدِيْهِمْ
اور ہمارے اشارے سے۔ وہ لوگ جو تیرے ہاتھ میں ہاتھ دیتے ہیں وہ خدا کے ہاتھ میں ہاتھ دیتے ہیں۔ یہ خدا کا ہاتھ ہے جو انکے ہاتھوں

حوالہ صفحہ 88 پر ملاحظہ فرمائیں

۱۰ر جولائی ۱۹۰۶ء "دیکھ میں آسمان سے تیرے لئے برساؤں گا اور زمین سے نکالوں گا۔ پر وہ جو تیرے مخالف ہیں پکڑے جائیں گے۔"

(بدر جلد ۲ نمبر ۳۳ مورخہ ۱۶ر اگست ۱۹۰۶ء صفحہ ۲۔ الحکم جلد ۱۰ نمبر ۲۹ مورخہ ۱۷ر اگست ۱۹۰۶ء صفحہ ۱)

۱۹۰۶ء "یَا اَحْمَدُ بَارَکَ اللّٰہُ فِیْکَ ۔ مَا رَمَیْتَ اِذْ رَمَیْتَ وَلٰکِنَّ اللّٰہَ رَمٰی۔
اے احمد خدا نے تجھ میں برکت رکھ دی ہے۔ جو کچھ تُو نے چلایا وہ تُو نے نہیں چلایا بلکہ خدا نے چلایا۔
اَلرَّحْمٰنُ عَلَّمَ الْقُرْاٰنَ ۔ لِتُنْذِرَ قَوْمًا مَّآ اُنْذِرَ اٰبَآؤُهُمْ وَلِتَسْتَبِیْنَ
خدا نے تجھے قرآن سکھلایا یعنی اسکے صحیح معنے تجھ پر ظاہر کئے تاکہ تُو اُن لوگوں کو ڈراوے جن کے باپ دادے نہیں ڈرائے گئے اور تاکہ
سَبِیْلُ الْمُجْرِمِیْنَ ۔ قُلْ اِنِّیْٓ اُمِرْتُ وَاَنَا اَوَّلُ الْمُؤْمِنِیْنَ ۔
مجرموں کی راہ کُھل جائے یعنی معلوم ہو جائے کہ کون تجھ سے برگشتہ ہوتا ہے۔ کہہ میں خدا کی طرف سے مامور ہوں اور میں سب سے پہلے ایمان لانے والا ہوں۔
قُلْ جَآءَ الْحَقُّ وَزَهَقَ الْبَاطِلُ ۔ اِنَّ الْبَاطِلَ كَانَ زَهُوْقًا ۔ كُلُّ بَرَكَةٍ مِّنْ مُّحَمَّدٍ
کہہ حق آیا اور باطل بھاگ گیا۔ اور باطل بھاگنے والا ہی تھا۔ ہر ایک برکت محمد
صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ۔ فَتَبَارَکَ مَنْ عَلَّمَ وَتَعَلَّمَ ۔ وَقَالُوْٓا اِنْ هٰذَآ
صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے ہے۔ پس بڑا مبارک وہ ہے جس نے تعلیم دی اور جس نے تعلیم پائی۔ اور کہیں گے کہ یہ
اِلَّا اخْتِلَاقٌ ۔ قُلِ اللّٰہُ ثُمَّ ذَرْهُمْ فِیْ خَوْضِهِمْ یَلْعَبُوْنَ ۔ قُلْ
وحی نہیں ہے یہ کلمات تو اپنی طرف سے بنائے ہیں۔ انکو کہہ وہ خدا ہے جس نے یہ کلمات نازل کئے پھر انکو لہو و لعب کے خیالات میں چھوڑ دے۔ انکو کہہ
اِنِ افْتَرَیْتُهٗ فَعَلَیَّ اِجْرَامٌ شَدِیْدٌ ۔ وَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرٰی
اگر یہ کلمات میرا افترا ہے اور خدا کا کلام نہیں تو پھر میں سخت سزا کے لائق ہوں اور اُس انسان سے زیادہ تر کون ظالم ہے
عَلَی اللّٰہِ کَذِبًا ۔ هُوَ الَّذِیْٓ اَرْسَلَ رَسُوْلَهٗ بِالْهُدٰی وَدِیْنِ الْحَقِّ
جس نے خدا پر افترا کیا اور جھوٹ باندھا۔ خدا وہ خدا ہے جس نے اپنا رسول اور اپنا فرستادہ اپنی ہدایت اور سچے دین کے ساتھ بھیجا۔
لِیُظْهِرَهٗ عَلَی الدِّیْنِ کُلِّهٖ ۔ لَا مُبَدِّلَ لِکَلِمٰتِهٖ ۔ یَقُوْلُوْنَ اَنّٰی لَکَ
تا اُس دین کو ہر قسم کے دین پر غالب کرے۔ خدا کی باتیں پُوری ہو کر رہتی ہیں کوئی اُن کو بدل نہیں سکتا۔ اور لوگ کہیں گے کہ

---

[1] حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے الاستفتاء صفحہ ۷ مشمولہ حقیقۃ الوحی۔ روحانی خزائن جلد ۲۲ صفحہ ۷۰۲ میں اِس الہام کا عربی میں ترجمہ فرماتے ہوئے اس کی تاریخ "۱۰ر جولائی ۱۹۰۶ء" تحریر فرمائی ہے اِس لئے اِسے یہاں درج کیا گیا۔ (مرتب)

حوالہ صفحہ 88 پر ملاحظہ فرمائیں

۱۳؍اپریل ۱۸۹۵ء " نَزَلَ مَلَكٌ مِّنَ الْمَلٰٓئِكَةِ وَهُوَ اَعْلَى الْمَلٰٓئِكَةِ۔ اِنَّ الْقَوْمَ يَقْتُلُوْنَنِيْ۔ اَيْ اَرَادُوْا قَتْلِيْ۔ وَاَنّٰى لَهُمُ التَّنَاوُشُ مِنْ مَّكَانٍ بَعِيْدٍ۔"[1]
(تحریر حکیم مولوی قطب الدین صاحبؓ بواسطہ حکیم عبداللطیف صاحب گجراتی)

۱۷؍اپریل ۱۸۹۵ء " هُوَ مُؤْمَنٌ امن دیا گیا۔ تھوڑی دیر کے بعد هُوَ مُؤْتَمَنٌ۔[2] اِن دونوں کی نسبت تفہیم نہیں ہوئی کہ کس کی نسبت ہیں۔"
(تحریر حکیم مولوی قطب الدین صاحبؓ)

۱۸۹۵ء[3] " بَلَغَ الْاَمْرُ اِلٰى حَدِّهٖ۔"[4]
(تحریر حکیم مولوی قطب الدین صاحبؓ)

۱۴؍مئی ۱۸۹۵ء " اِنِّيْ لَاَجِدُ رِيْحَ يُوْسُفَ لَوْلَآ اَنْ تُفَنِّدُوْنِ۔ قِيْلَ ارْجِعْ اِلٰى مَكَانِكَ۔ وَفَضَّلَهٗ قَوْمٌ مُّتَشَاكِسُوْنَ۔ اِنَّهُمْ قَوْمٌ وَرِثُوْهُ۔ اِنْ تَوَلّٰى تُوَلّٰى۔ اِنِّيْ اَرٰى۔"[5]
(تحریر حکیم مولوی قطب الدین صاحبؓ)

۱۶؍نومبر ۱۸۹۵ء " زمین پر ایک ہی نام بخشا گیا۔
تفہیم جس پر يَغْفِرُ لَكَ اللّٰهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِكَ وَمَا تَاَخَّرَ بولا گیا۔"[6]
(جیبی بیاض حضرت خلیفۃ المسیح اوّلؓ)[7]

---

[1] (ترجمہ از مرتب) فرشتوں میں سے ایک فرشتہ جو سب سے بڑا تھا اُترا۔ قوم مجھے قتل کرنا چاہتی ہے مگر ان کو دُور کی جگہ سے پکڑنے کی کیسے توفیق ملے گی۔ [2] (ترجمہ از مرتب) وہ امن پایا ہوا ہے۔

[3] حکیم مولوی عبداللطیف صاحب گجراتی کے نوٹوں میں ۱۳؍محرم ۱۸۹۵ء درج ہے۔ یعنی مہینہ قمری اور سال شمسی ہے۔ واللہ اعلم بالصواب۔ (مرتب) [4] (ترجمہ از مرتب) معاملہ اپنی حد تک پہنچ گیا۔

[5] (ترجمہ از مرتب) مَیں تو یوسف کی خوشبو پاتا ہوں، اگر تم مجھے بہکا ہوا نہ سمجھو۔ کہا جائے گا اپنی جگہ پر واپس جا۔ اور اسے مخالف قوم نے فضیلت دی۔ یہ وہ قوم ہیں جو اس کے وارث ہوئے ہیں۔ اگر اس نے دوستی رکھی تو دوستی رکھی جائے گی۔ یقیناً مَیں دیکھتا ہوں۔

[6] (ترجمہ از مرتب) اللہ تیری ہر سابقہ اور ہر آئندہ ہونے والی لغزش بخش دے گا۔

[7] یہ جیبی بیاض عبدالرحمٰن صاحب شاکر کے پاس تھی۔ اس کی فوٹو کاپی خلافت لائبریری میں موجود ہے

حوالہ صفحہ 89 پر ملاحظہ فرمائیں

کلمے اس کی طرف چڑھتے ہیں۔ ابراہیمؑ پر سلام (یعنی اس عاجز پر)۔ ہم نے اس سے محبت کی اور غم سے نجات دی ہم نے ہی یہ کیا۔ پس تم ابراہیمؑ کے قدم پر چلو۔" (اربعین نمبر ۲ صفحہ ۹ تا ۲۱ مطبوعہ ۱۹۳۶ء۔ روحانی خزائن جلد ۹ صفحہ ۳۵۵ تا ۳۶۸)

۱۹۰۰ء " سُبْحَانَ اللّٰہِ تَبَارَکَ وَتَعَالٰی زَادَ مَجْدَکَ یَنْقَطِعُ اٰبَاؤُکَ وَیُبْدَءُ مِنْکَ۔ عَطَاءً غَیْرَ مَجْذُوْذٍ۔ سَلَامٌ قَوْلًا مِّنْ رَّبٍّ رَّحِیْمٍ۔ وَقِیْلَ بُعْدًا لِّلْقَوْمِ الظَّالِمِیْنَ۔ تَرٰی نَسْلًا بَعِیْدًا وَّلَنُحْیِیَنَّکَ حَیٰوۃً طَیِّبَۃً۔ ثَمَانِیْنَ حَوْلًا اَوْ قَرِیْبًا مِّنْ ذَالِکَ اَوْ نَزِیْدُ عَلَیْہِ سِنِیْنًا۔ وَکَانَ وَعْدُ اللّٰہِ مَفْعُوْلًا۔ ھٰذَا مِنْ رَّحْمَۃِ رَبِّکَ۔ یُتِمُّ نِعْمَتَہٗ عَلَیْکَ لِیَکُوْنَ اٰیَۃً لِّلْمُؤْمِنِیْنَ۔ یَنْصُرُکَ اللّٰہُ فِیْ مَوَاطِنَ۔ وَاللّٰہُ مُتِمُّ نُوْرِہٖ وَلَوْ کَرِہَ الْکَافِرُوْنَ۔ وَیَمْکُرُوْنَ وَیَمْکُرُ اللّٰہُ وَاللّٰہُ خَیْرُ الْمَاکِرِیْنَ۔ اَلَآ اِنَّ رَوْحَ اللّٰہِ قَرِیْبٌ۔ اَلَآ اِنَّ نَصْرَ اللّٰہِ قَرِیْبٌ۔ یَاْتِیْکَ مِنْ کُلِّ فَجٍّ عَمِیْقٍ۔ یَاْتُوْنَ مِنْ کُلِّ فَجٍّ عَمِیْقٍ۔ یَنْصُرُکَ رِجَالٌ نُّوْحِیْ اِلَیْھِمْ مِّنَ السَّمَآءِ۔ لَا مُبَدِّلَ لِکَلِمَاتِ اللّٰہِ۔ اِنَّہٗ ھُوَ الْعَلِیُّ الْعَظِیْمُ۔ ھُوَ الَّذِیْ اَرْسَلَ رَسُوْلَہٗ بِالْھُدٰی وَدِیْنِ الْحَقِّ وَتَھْذِیْبِ الْاَخْلَاقِ۔ وَقَالُوْا سَیُقْلَبُ الْاَمْرُ۔ وَمَا کَانُوْا عَلَی الْغَیْبِ مُطَّلِعِیْنَ۔ اِنَّآ اٰتَیْنَاکَ الدُّنْیَا وَخَزَآئِنَ رَحْمَۃِ رَبِّکَ وَاِنَّکَ مِنَ الْمَنْصُوْرِیْنَ۔ وَاِنِّیْ جَاعِلُ الَّذِیْنَ اتَّبَعُوْکَ فَوْقَ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا اِلٰی یَوْمِ

لہ (ترجمہ از مرتب) وہ خدا بہت پاک اور بہت مبارک اور بہت اونچا ہے جس نے تیری بزرگی کو زیادہ کیا۔ وہ وقت آتا ہے کہ تیرے باپ دادے کا ذکر کوئی بھی نہیں کرے گا اور سلسلہ خاندان تجھ سے شروع ہوگا۔ یہ وہ عطا ہے جو کبھی منقطع نہیں ہوگی۔ تجھ پر خدا کا سلام جو رحیم ہے۔ اور کہا جائے گا کہ ظالموں کے لئے ہلاکت ہے۔ تو دُور کی نسل بھی دیکھے گا اور ہم تجھے خوش زندگی عطا کریں گے۔ اسّی سال یا اس کے قریب یا اس سے چند سال زیادہ۔ اور اللہ تعالیٰ کا وعدہ پُورا ہو کر رہے گا۔ یہ تیرے رب کی رحمت سے ہے۔ وہ اپنی نعمت کو تجھ پر پُورا کرے گا تاکہ مومنوں کے لئے نشان ہو۔ اللہ تعالیٰ کئی معرکوں میں تیری نصرت کرے گا۔ اور اللہ اپنا نور پُورا کرے گا اگرچہ کافر ناپسند کریں۔ اور وہ مکر کرتے ہیں۔ اللہ انہیں ان کے مکر کی سزا دے گا اور اللہ سب سے بہتر تدبیر کرنے والا ہے۔ دیکھ اللہ تعالیٰ کی رحمت تجھ سے قریب ہے۔ اس کی مدد تجھ سے قریب ہے۔ اس کی مدد ہر ایک دُور کی راہ سے تجھے پہنچے گی۔ دُور کی راہ سے مدد کرنے والے آئیں گے۔ ایسے لوگ تیری مدد کریں گے جن پر ہم آسمان سے وحی نازل کریں گے۔ اللہ تعالیٰ کی باتوں کو کوئی ٹلا نہیں سکتا۔ وہ غالب اور عظمت والا ہے۔ خدا وہ خدا ہے جس نے اپنا رسول اپنی ہدایت، اپنے سچے دین اور اخلاق کی درستی کے لئے بھیجا۔ اور یہ لوگ کہتے ہیں کہ عنقریب یہ معاملہ درہم برہم کر دیا جائے گا حالانکہ انہیں غیب پر کوئی اطلاع نہیں۔ ہم نے تجھے دُنیا اور تیرے رب کی رحمت کے خزانے دیئے اور تو ان لوگوں میں

حوالہ صفحہ 89 پر ملاحظہ فرمائیں

۲۸ر جون ۱۹۰۳ء "اٰیَاتٌ لِّلسَّآئِلِیْنَ"[1] (کاپی الہامات حضرت مسیح موعود علیہ السلام صفحہ ۱۰)

۲۹ر جون ۱۹۰۳ء "میرے خیال پر یہ کشش غالب ہوئی کہ یہ مقدمات جو کرم الدین کی طرف سے میرے پر ہیں یا بعض میری جماعت کے لوگوں کی طرف سے کرم الدین پر ہیں ان کا انجام کیا ہوگا۔ سو اس غلبہ کشش کے وقت میری حالت وحیٔ الٰہی کی طرف منتقل کی گئی اور خدا کا یہ کلام میرے پر نازل ہوا:

"اِنَّ اللّٰهَ مَعَ الَّذِیْنَ اتَّقَوْا وَّالَّذِیْنَ هُمْ مُّحْسِنُوْنَ۔ فِیْهِ اٰیَاتٌ لِّلسَّآئِلِیْنَ

اس کے معنے یہ مجھے سمجھائے گئے کہ ان دونوں فریقوں میں سے خدا اس کے ساتھ ہوگا اور اس کو فتح اور نصرت نصیب کرے گا کہ جو پرہیزگار ہیں یعنی جھوٹ نہیں بولتے، ظلم نہیں کرتے، تہمت نہیں لگاتے، اور دغا اور فریب اور خیانت سے ناحق خدا کے بندوں کو نہیں ستاتے اور ہر ایک بدی سے بچتے اور راستبازی اور انصاف کو اختیار کرتے ہیں اور خدا سے ڈر کر اس کے بندوں کے ساتھ ہمدردی اور خیر خواہی اور نیکی کے ساتھ پیش آتے ہیں اور بنی نوع کے وہ سچے خیر خواہ ہیں۔ ان میں درندگی اور ظلم اور بدی کا جوش نہیں بلکہ عام طور پر ہر ایک کے ساتھ وہ نیکی کرنے کے لئے تیار ہیں۔ سو انجام یہ ہے کہ اُن کے حق میں فیصلہ ہوگا تب وہ لوگ جو پوچھا کرتے ہیں جو ان دونوں گروہوں میں سے حق پر کون ہے۔ اُن کے لئے نہ ایک نشان بلکہ کئی نشان ظاہر ہوں گے۔"

(البدر جلد ۲ نمبر ۲۴ مورخہ ۳ر جولائی ۱۹۰۳ء صفحہ ۱۸۹۔ الحکم جلد ۷ نمبر ۲۴ مورخہ ۳۰ر جون ۱۹۰۳ء صفحہ ۱۱)

۴ر جولائی ۱۹۰۳ء "لَا تَیْئَسُوْا مِنْ خَزَآئِنِ رَحْمَةِ اللّٰهِ۔ اِنَّآ اَعْطَیْنٰكَ الْكَوْثَرَ۔ یَاْتِیْكَ مِنْ كُلِّ فَجٍّ عَمِیْقٍ۔ یَاْتُوْنَ مِنْ كُلِّ فَجٍّ عَمِیْقٍ۔ وَسِّعْ مَكَانَكَ۔ اِنِّیْ اٰنَرْتُكَ وَاخْتَرْتُكَ۔ اِنَّا فَتَحْنَا عَلَیْكَ اَبْوَابَ الدُّنْیَا۔"[2]

(کاپی الہامات حضرت مسیح موعود علیہ السلام صفحہ ۱۱)

---

[1] (ترجمہ از مرتب) سوال کرنے والوں کے لئے نشانات۔

[2] (ترجمہ از مرتب) اللہ کی رحمت کے خزانوں سے نا امید مت ہو۔ ہم نے تجھے خیر کثیر دیا۔ دور دور سے تیرے پاس ہدیے آئیں گے۔ لوگ دور دور سے تیرے پاس آئیں گے۔ تو اپنے مکان کو وسیع کر۔ میں نے تجھے روشن کیا اور چن لیا۔ ہم نے تجھ پر دنیا کے دروازے کھول دیئے۔

(۳) "وَاِنْ كُنْتُمْ فِيْ رَيْبٍ مِّمَّا نَزَّلْنَا عَلٰى عَبْدِنَا فَاْتُوْا بِشِفَاءٍ مِّنْ مِّثْلِهٖ"[۱]

(۴) "يَا وَلِيَّ اللّٰهِ كُنْتُ لَا اَعْرِفُكَ"[۲]

(کاپی الہامات حضرت مسیح موعود علیہ السلام صفحہ ۲۶)

۱۹/اپریل ۱۹۰۴ء "ایک رؤیا کے بعد الہام ہوُا:-

مَنْ دَخَلَهٗ كَانَ اٰمِنًا[۳]

اِس الہام کو سُناتے وقت حضورؑ نے فرمایا کہ دیکھو اِس مسجد پر بھی یہی الہام لکھا ہوُا ہے جو چھبیس برس کے قریب کا ہے۔"

(الحکم جلد ۸ نمبر ۱۳ مورخہ ۲۴/اپریل ۱۹۰۴ء صفحہ ۱)

۱۹/اپریل ۱۹۰۴ء[۴] "فرمایا کہ مَیں اپنی جماعت کے لئے اور پھر قادیان کے لئے دعا کر رہا تھا تو یہ الہام ہوُا:-

(۱) زندگی کے فیشن سے دُور جا پڑے ہیں۔

(۲) فَسَحِّقْهُمْ تَسْحِيْقًا[۵]

فرمایا: میرے دل میں آیا کہ اس پیس ڈالنے کو میری طرف کیوں منسوب کیا گیا ہے۔ اتنے میں میری نظر اس دعا پر پڑی جو ایک سال ہوُا بیت الدعا پر لکھی ہوئی ہے اور وہ دعا یہ ہے يَا رَبِّ فَاسْمَعْ دُعَائِيْ وَمَزِّقْ اَعْدَاءَكَ وَاَعْدَائِيْ وَاَنْجِزْ وَعْدَكَ وَانْصُرْ عَبْدَكَ وَاَرِنَا اَيَّامَكَ وَشَهِّرْ لَنَا حُسَامَكَ وَلَا تَذَرْ مِنَ الْكَافِرِيْنَ شَرِيْرًا[۶]۔ اِس دعا کو دیکھنے اور اِس الہام کے ہونے سے معلوم ہوُا کہ یہ میری دعا کی قبولیت کا

---

[۱] (ترجمہ) یعنی اگر تمہیں اِس نشان میں شک ہو جو شفا دے کر ہم نے دکھلایا تو تم اس کی نظیر کوئی اَور شفا پیش کرو۔" (تریاق القلوب صفحہ ۳۷۔ روحانی خزائن جلد ۱۵ صفحہ ۲۰۹)

[۲] (ترجمہ) یعنی اَے خدا کے ولی! مَیں تجھ کو پہچانتی نہ تھی۔ (سراجِ منیر صفحہ ۷۸۔ روحانی خزائن جلد ۱۲ صفحہ ۸۰)

[۳] (ترجمہ) جو اِس میں داخل ہوگا وہ خطرات سے محفوظ ہو جائے گا۔

[۴] یہ تاریخ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنے الہامات کی کاپی صفحہ ۲۶ میں لکھی ہے۔ تاہم الہامات کی ترتیب مختلف ہے۔ (مرتّب)

[۵] (ترجمہ) پس پیس ڈال اُن کو خوب پیس ڈالنا۔

[۶] (ترجمہ از مرتب) اے میرے رب! تو میری دعا سن اور اپنے دشمنوں اور میرے دشمنوں کو ٹکڑے ٹکڑے کر دے اور اپنا وعدہ پورا فرما اور اپنے بندے کی مدد فرما اور ہمیں اپنے دن دکھا اور ہمارے لئے اپنی تلوار سونت لے اور انکار کرنے والوں میں سے کسی شریر کو باقی نہ رکھ۔

حوالہ صفحہ 90 پر ملاحظہ فرمائیں

عَرْشِهٖ ۔ نَحْمَدُكَ وَنُصَلِّيْ ۔ يُرِيْدُوْنَ اَنْ يُّطْفِئُوْا نُوْرَ اللّٰهِ بِاَفْوَاهِهِمْ، وَاللّٰهُ مُتِمُّ
نُوْرِهٖ وَلَوْ كَرِهَ الْكَافِرُوْنَ ۔ سَنُلْقِيْ فِيْ قُلُوْبِهِمُ الرُّعْبَ ۔ اِذَا جَآءَ نَصْرُ اللّٰهِ وَالْفَتْحُ
وَانْتَهٰى اَمْرُ الزَّمَانِ اِلَيْنَا اَلَيْسَ هٰذَا بِالْحَقِّ ۔ هٰذَا تَاْوِيْلُ رُءْيَايَ مِنْ قَبْلُ قَدْ
جَعَلَهَا رَبِّيْ حَقًّا ۔ وَقَالُوْا اِنْ هٰذَا اِلَّا اخْتِلَاقٌ ۔ قُلِ اللّٰهُ ثُمَّ ذَرْهُمْ فِيْ خَوْضِهِمْ
يَلْعَبُوْنَ ۔ قُلْ اِنِ افْتَرَيْتُهٗ فَعَلَيَّ اِجْرَامِيْ ۔ وَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرٰى عَلَى اللّٰهِ
كَذِبًا ۔ وَلَنْ تَرْضٰى عَنْكَ الْيَهُوْدُ وَلَا النَّصَارٰى ۔ وَخَرَقُوْا لَهٗ بَنِيْنَ وَبَنَاتٍ بِغَيْرِ
عِلْمٍ ۔ قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ ۔ اَللّٰهُ الصَّمَدُ ۔ لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُوْلَدْ وَلَمْ يَكُنْ لَّهٗ كُفُوًا
اَحَدٌ ۔ وَيَمْكُرُوْنَ وَيَمْكُرُ اللّٰهُ وَاللّٰهُ خَيْرُ الْمَاكِرِيْنَ ۔ اَلْفِتْنَةُ هٰهُنَا فَاصْبِرْ كَمَا
صَبَرَ اُولُوا الْعَزْمِ ۔ وَقُلْ رَّبِّ اَدْخِلْنِيْ مُدْخَلَ صِدْقٍ ۔ وَاِمَّا نُرِيَنَّكَ بَعْضَ
الَّذِيْ نَعِدُهُمْ اَوْ نَتَوَفَّيَنَّكَ ۔ وَمَا كَانَ اللّٰهُ لِيُعَذِّبَهُمْ وَاَنْتَ فِيْهِمْ ۔ اِنِّيْ مَعَكَ

عرش پر سے تیری تعریف کر رہا ہے۔ ہم تیری تعریف کرتے ہیں اور تیرے پر درود بھیجتے ہیں۔ لوگ چاہتے ہیں کہ خدا کے نور کو اپنے منہ کی پھونکوں سے بجھا دیں مگر خدا اس نور کو نہیں چھوڑے گا جب تک پورا نہ کرلے اگرچہ منکر کراہت کریں۔ ہم عنقریب ان کے دلوں میں رُعب ڈالیں گے۔ جب خدا کی مدد اور فتح آئے گی اور زمانہ ہماری طرف رجوع کرے گا تو کہا جائے گا کہ کیا یہ سچ نہ تھا جیسا کہ تم نے سمجھا اور کہیں گے کہ یہ تو صرف ایک بناوٹ ہے۔ کہہ خدا نے یہ کلام اُتارا ہے پھر ان کو لہو و لعب کے خیالات میں چھوڑ دے۔ کہہ اگر میں نے افترا کیا ہے تو میری گردن پر میرا گناہ ہے اور افترا کرنیوالے سے بڑھ کر کون ظالم ہے۔ پادری لوگ اور یہودی صفت مسلمان تجھ سے راضی نہیں ہوں گے۔ اور خدا کے بیٹے اور بیٹیاں انہوں نے بنا رکھی ہیں۔ ان کو کہہ دے کہ خدا وہی ہے جو ایک ہے اور بے نیاز ہے۔ نہ اس کا کوئی بیٹا اور نہ وہ کسی کا بیٹا اور نہ کوئی اس کا ہم کفو۔ اور یہ لوگ مکر کریں گے اور خدا بھی مکر کرے گا۔ ایک فتنہ برپا ہوگا پس صبر کر جیسا کہ اُولوالعزم نبیوں نے صبر کیا۔ اور خدا سے اپنے صدق کا ظہور مانگ۔ اور ہم قادر ہیں کہ تیری موت سے پہلے کچھ ان کو اپنا کرشمۂ قدرت دکھا دیں جس کا ہم وعدہ کرتے ہیں یا تجھ کو وفات دیویں۔ اور خدا ایسا نہیں ہے کہ جن میں تو ہے

ل؎ (ترجمہ از مرتب) یہ میری پہلے کی رؤیا کی حقیقت ہے جسے میرے رب نے پورا کرکے سچا ثابت کر دیا۔

۲؎ (بقیہ ترجمہ از مرتب) بغیر کسی ثبوت کے۔ ۳؎ ترجمہ از مرتب) اور اللہ تعالیٰ سب سے اچھی تدبیر کرنے والا ہے۔

حضورؑ رسالہ دافع البلاء میں اس الہام کے سلسلہ میں فرماتے ہیں کہ "عیسائی لوگ ایذا رسانی کیلئے مکر کریں گے اور خدا بھی مکر کرے گا اور وہ دن آزمائش کے دن ہوں گے اور کہہ کہ خدایا پاک زمین میں مجھے جگہ دے۔" (دافع البلاء صفحہ ۲۱۔ روحانی خزائن جلد ۱۸ صفحہ ۲۴۱)

۴؎ اَیْ مَا کَانَ اللّٰهُ لِیُعَذِّبَهُمْ بِعَذَابٍ کَامِلٍ وَّاَنْتَ سَاکِنٌ فِیْهِمْ۔ (براہین احمدیہ حصہ سوم صفحہ ۲۴۱ حاشیہ ۱۔ روحانی خزائن جلد ۱ صفحہ ۲۶۷)

(ترجمہ از مرتب) یعنی ان کے اندر تمہاری موجودگی کی حالت میں اللہ تعالیٰ ان پر کامل عذاب ہرگز نہیں بھیجے گا۔

حوالہ صفحہ 90 پر ملاحظہ فرمائیں

۹ اپریل ۱۹۰۶ء "تَاللّٰہِ لَقَدْ اٰثَرَکَ اللّٰہُ عَلَیْنَا وَاِنْ کُنَّا لَخَاطِئِیْنَ۔" [۲]

(بدر جلد ۲ نمبر ۱۶ مورخہ ۱۹ اپریل ۱۹۰۶ء صفحہ ۲۔ الحکم جلد ۱۰ نمبر ۱۳ مورخہ ۱۷ اپریل ۱۹۰۶ء صفحہ ۱۔ حقیقۃ الوحی صفحہ ۹۰۔ روحانی خزائن جلد ۲۲ صفحہ ۹۳)

۱۲ اپریل ۱۹۰۶ء فرمایا۔ چند روز ہوئے کہ کشفی نظر میں ایک عورت مجھے دکھلائی گئی اور پھر الہام ہوا
وَیْلٌ لِّھٰذِہِ الْاِمْرَأَۃِ وَبَعْلِھَا [۳]

(بدر جلد ۲ نمبر ۱۷ مورخہ ۲۶ اپریل ۱۹۰۶ء صفحہ ۲۔ الحکم جلد ۱۰ نمبر ۱۴ مورخہ ۲۴ اپریل ۱۹۰۶ء صفحہ ۱۔ کاپی الہامات حضرت مسیح موعود علیہ السلام صفحہ ۶۴)

۱۴ اپریل ۱۹۰۶ء "(۱) رؤیا۔ دیکھا کہ طاعون ترقی کر رہی ہے (۲) دو مرتبہ الہام ہوا:۔
زلزلہ آیا۔ زلزلہ آیا

(۳) عالمِ خواب میں ایسا محسوس ہوا کہ زلزلہ آرہا ہے (۴) الہام ہوا:۔
اِنَّآ اَرْسَلْنَآ اِلَیْکُمْ رَسُوْلًا شَاھِدًا عَلَیْکُمْ کَمَآ اَرْسَلْنَآ اِلٰی فِرْعَوْنَ رَسُوْلًا۔" [۴]

(بدر جلد ۲ نمبر ۱۶ مورخہ ۱۹ اپریل ۱۹۰۶ء۔ الحکم جلد ۱۰ نمبر ۱۳ مورخہ ۱۷ اپریل ۱۹۰۶ء صفحہ ۱۔ حقیقۃ الوحی صفحہ ۱۰۱۔ روحانی خزائن جلد ۲۲ صفحہ ۱۰۵)

۱۵ اپریل ۱۹۰۶ء "رؤیا۔ دیکھا کہ ایک بڑا سانپ ہے جس کی گردن منگھ (مرغابی) کی طرح بڑی ہے۔

---

[۱] حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے الہامات کی کاپی صفحہ ۶۴ میں یہ تاریخ ۹ اپریل ۱۹۰۶ء درج ہے۔ البتہ بدر اور الحکم میں ۱۳ اپریل لکھی ہے۔ (مرتب)

[۲] (ترجمہ از مرتب) اللہ کی قسم بے شک خدا نے تجھے ہم پر فضیلت بخشی ہے اور ہم یقیناً خطاکار تھے۔
حقیقۃ الوحی صفحہ ۹۰۔ روحانی خزائن جلد ۲۲ صفحہ ۹۳ میں ہے "اور پھر تجھے مخاطب کرکے کہیں گے کہ خدا کی قسم خدا نے ہم سب میں سے تجھے چن لیا اور ہماری خطا تھی جو ہم برگشتہ رہے۔"

[۳] (ترجمہ از مرتب) اس عورت اور اس کے خاوند کے لئے ہلاکت ہے۔

[۴] (ترجمہ) ہم نے تمہاری طرف ایک رسول بھیجا جو تم پر شاہد ہے جیسا کہ ہم نے فرعون کی طرف رسول بھیجا تھا۔

حوالہ صفحہ 91 پر ملاحظہ فرمائیں

هُوَ الْهُدٰى ۔ وَقَالُوْا لَوْلَا نُزِّلَ عَلٰى رَجُلٍ مِّنْ قَرْيَتَيْنِ عَظِيْمٍ[1] ۔
دراصل خدا کی ہدایت ہی ہے۔ اور کہیں گے کہ یہ وحیِ الٰہی کسی بڑے آدمی پر کیوں نازل نہیں ہوئی جو دو شہروں میں سے کسی ایک شہر کا باشندہ
وَقَالُوْا اَنّٰى لَكَ هٰذَا ۔ اِنَّ هٰذَا لَمَكْرٌ مَّكَرْتُمُوْهُ فِى الْمَدِيْنَةِ[2] ۔ يَنْظُرُوْنَ
ہے۔ اور کہیں گے کہ تجھے یہ مرتبہ کہاں سے حاصل ہوگیا یہ تو ایک مکر ہے جو تم لوگوں نے مل کر بنایا۔ یہ لوگ تیری طرف دیکھتے ہیں
اِلَيْكَ وَهُمْ لَا يُبْصِرُوْنَ ۔ قُلْ اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوْنِىْ يُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ
مگر تو انہیں دکھائی نہیں دیتا۔ ان کو کہہ کہ اگر تم خدا سے محبت کرتے ہو تو آؤ میری پیروی کرو تا خدا بھی تم سے محبت کرے۔
عَسٰى رَبُّكُمْ اَنْ يَّرْحَمَكُمْ ۔ وَاِنْ عُدْتُّمْ عُدْنَا ۔ وَجَعَلْنَا جَهَنَّمَ لِلْكَافِرِيْنَ
خدا آیا ہے تا تم پر رحم کرے۔ اور اگر تم پھر شرارت کی طرف عود کرو گے تو ہم بھی عذاب دینے کی طرف عود کریں گے اور ہم نے جہنم کو
حَصِيْرًا۔ وَمَا اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا رَحْمَةً لِّلْعَالَمِيْنَ ۔ قُلِ اعْمَلُوْا عَلٰى مَكَانَتِكُمْ
کافروں کیلئے قید خانہ بنایا ہے اور ہم نے تجھے تمام دُنیا پر رحمت کرنے کیلئے بھیجا ہے انکو کہہ کہ تم اپنے مکانوں پر اپنے طور پر عمل کرو
اِنِّىْ عَامِلٌ ۔ فَسَوْفَ تَعْلَمُوْنَ ۔ لَا يُقْبَلُ عَمَلٌ مِّثْقَالَ ذَرَّةٍ مِّنْ
اور میں اپنے طور پر عمل کر رہا ہوں پھر تھوڑی دیر کے بعد تم دیکھ لوگے کہ کس کی خدا مدد کرتا ہے کوئی عمل بغیر تقویٰ کے ایک ذرہ
غَيْرِ التَّقْوٰى ۔ اِنَّ اللّٰهَ مَعَ الَّذِيْنَ اتَّقَوْا وَّالَّذِيْنَ هُمْ مُّحْسِنُوْنَ ۔
قبول نہیں ہوسکتا۔ خدا ان کے ساتھ ہوتا ہے جو تقویٰ اختیار کرتے ہیں اور ان کے ساتھ جو نیک کاموں میں مشغول ہیں
قُلْ اِنِ افْتَرَيْتُهٗ فَعَلَىَّ اِجْرَامِىْ ۔ وَلَقَدْ لَبِثْتُ فِيْكُمْ عُمُرًا مِّنْ
کہہ اگر میں نے افترا کیا ہے تو میری گردن پر میرا گناہ ہے۔ اور میں پہلے اِس سے ایک مدت تک تم میں ہی رہتا
قَبْلِهٖ اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ ۔ اَلَيْسَ اللّٰهُ بِكَافٍ عَبْدَهٗ ۔ وَلِنَجْعَلَهٗ اٰيَةً
تھا کیا تم کو سمجھ نہیں ؟ کیا خدا اپنے بندہ کے لئے کافی نہیں ہے۔ اور ہم اس کو لوگوں کے لئے
لِّلنَّاسِ وَرَحْمَةً مِّنَّا ۔ وَكَانَ اَمْرًا مَّقْضِيًّا۔ قَوْلَ الْحَقِّ الَّذِىْ فِيْهِ
ایک نشان اور ایک نمونہ رحمت بنائیں گے۔ اور یہ ابتداء سے مقدر تھا۔ یہ وہی امر ہے جس میں تم
تَمْتَرُوْنَ۔ سَلَامٌ عَلَيْكَ ۔ جُعِلْتَ مُبَارَكًا۔ اَنْتَ مُبَارَكٌ فِى الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ۔
شک کرتے تھے۔ تیرے پر سلام۔ تو مبارک کیا گیا۔ تو دنیا اور آخرت میں مبارک ہے

---

[1] یعنی اس شخص کو مہدی موعود ہونے کا دعویٰ ہے جو پنجاب کے ایک چھوٹے سے گاؤں قادیان کا رہنے والا ہے۔ کیوں مہدی معہود مکہ یا مدینہ میں مبعوث نہ ہوا جو سرزمینِ اسلام ہے۔ منہ (حقیقۃ الوحی صفحہ ۸۲ حاشیہ۔ روحانی خزائن جلد ۲۲ صفحہ ۸۵)

[2] الہام کے الفاظ فِى الْمَدِيْنَةِ کا ترجمہ ''شہر میں'' حقیقۃ الوحی کے پہلے ایڈیشن میں بھی موجود نہیں ہے۔ (مرتب)

۷۳

کیاخدا اپنے بندہ کو کافی نہیں پیش خدانے اُس کو اُن الزامات سے بَری کیا جو اُس پر لگائے گئے تھے اور خدا کے نزدیک وہ وجیہہ ہے۔ کیاخدا اپنے بندے کو کافی نہیں پس جبکہ خدانے پہاڑ پر تجلّی کی تو اُس کو پاش پاش کر دیا یعنی مشکلات کے پہاڑ آسان ہوگئے۔ اور خدائے تعالیٰ کافروں کے مکر کو شکست کردے گا اور اُن کو مغلوب اور ذلیل کرکے دکھلائے گا۔ تنگی کے بعد فراخی ہے۔ اور پہلے بھی خدا کا حکم ہے اور پیچھے بھی خدا کا ہی حکم ہے۔ کیاخدا اپنے بندہ کو کافی نہیں۔ اور ہم اُس کو لوگوں کے لئے رحمت کا نشان بنائیں گے۔ اور یہ امر پہلے ہی سے قرار پایا ہوا تھا۔ یہ وہ سچی بات ہے جس میں تم شک کرتے ہو۔

مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ وَالَّذِیْنَ مَعَہٗٓ اَشِدَّآءُ عَلَی الْکُفَّارِ رُحَمَآءُ بَیْنَھُمْ۔ رِجَالٌ لَّا تُلْھِیْھِمْ تِجَارَۃٌ وَّلَا بَیْعٌ عَنْ ذِکْرِ اللّٰہِ۔ مَتَّعَ اللّٰہُ الْمُسْلِمِیْنَ بِبَرَکَاتِھِمْ۔ فَانْظُرُوْٓا اِلٰٓی اٰثَارِ رَحْمَۃِ اللّٰہِ۔ وَ اَنْبِئُوْنِیْ مِنْ مِّثْلِ ھٰٓؤُلَآءِ اِنْ کُنْتُمْ صٰدِقِیْنَ۔ وَمَنْ یَّبْتَغِ غَیْرَ الْاِسْلَامِ دِیْنًا لَّنْ یُّقْبَلَ مِنْہُ وَھُوَ فِی الْاٰخِرَۃِ مِنَ الْخَاسِرِیْنَ۔

محمد صلے اللہ علیہ وسلم خدا کا رسول ہے اور جو لوگ اُس کے ساتھ ہیں وہ کفّار پر سخت ہیں یعنی کفّار اُن کے سامنے لاجواب اور عاجز ہیں اور اُن کی حقانیت کی ہیبت کافروں کے دلوں پر مستولی ہے اور وہ لوگ آپس میں رحم کرتے ہیں۔ وہ ایسے مرد ہیں کہ اُن کو یادِ الٰہی سے نہ تجارت روک سکتی ہے اور نہ بیع مانع ہوتی ہے۔ یعنی محبّتِ الٰہیّہ میں ایسا کمالِ تام رکھتے ہیں کہ دُنیوی مشغولیاں گو کیسی ہی کثرت سے پیش آویں اُن کے حال میں خلل انداز نہیں ہوسکتیں۔ خدائے تعالیٰ اُن کے برکات سے مسلمانوں کو متمتع کرے گا۔ سو اُن کا ظہور رحمتِ الٰہیّہ کے آثار ہیں سو اُن آثار کو دیکھو۔ اور اگر اِن لوگوں کی کوئی نظیر تمہارے پاس ہے یعنی اگر تمہارے ہم مشربوں اور ہم مذہبوں میں سے ایسے لوگ پائے جاتے ہیں کہ جو اسی طرح تائیداتِ الٰہیّہ سے مؤید ہوں سو تم اگر سچے ہو تو ایسے لوگوں کو پیش کرو۔ اور جو شخص بجُز دینِ اسلام کے کسی اَور دین کا خواہاں اور جویاں ہوگا وہ دین ہرگز اُس سے قبول نہیں کیا جائے گا اور آخرت میں وہ زیاں کاروں میں ہوگا۔

یٰٓا َحْمَدُ فَاضَتِ الرَّحْمَۃُ عَلٰی شَفَتَیْکَ۔ اِنَّآ اَعْطَیْنَاکَ الْکَوْثَرَ فَصَلِّ لِرَبِّکَ وَانْحَرْ

لہ "یہ پیشگوئی اِس طرح پر پُوری ہوئی کہ کپتان ڈگلس ڈپٹی کمشنر کے وقت میں میرے پر خون کا الزام لگایا گیا خدانے اُس سے مجھے بَری کر دیا اور پھر مسٹر ڈوئی ڈپٹی کمشنر کے وقت میں مجھ پر الزام لگایا گیا اُس سے بھی خدانے مجھے بَری کر دیا اور پھر مجھ پر جاہل ہونے کا الزام لگایا سو مخالف مولویوں کی خود جہالت ثابت ہوئی۔ اور پھر مہر علی نے مجھ پر سارق ہونے کا الزام لگایا سو اس کا خود سارق ہونا ثابت ہوا۔"
(نزول المسیح صفحہ ۱۳۱۔ روحانی خزائن جلد ۱۸ صفحہ ۵۰۹)

لہ حضرت اقدس نزول المسیح میں اِس کا ترجمہ یُوں فرماتے ہیں:۔ "ہم تجھے بہت سے ارادتمند عطا کریں گے اور ایک کثیر جماعت تجھے دی جاوے گی۔" (نزول المسیح صفحہ ۱۳۱۔ روحانی خزائن جلد ۱۸ صفحہ ۵۰۹)

حوالہ صفحہ 91 پر ملاحظہ فرمائیں

۲۰ر دسمبر ۱۹۰۷ء "(۱) آج ہماری بخت بیداری۔

(۲) اِنَّ شَانِئَکَ ھُوَ الْاَبْتَرُ۔[1]

(۳) خدا نے اُسے لیا۔

(۴) وَاللہ! وَاللہ! سِدھا ہویا اَوَلّا۔

فرمایا۔ یہ پنجابی فقرہ ہے جس کا مطلب یہ ہے کہ کج طبع آدمی درست ہو گیا ہے۔

(۵) وقت رسید۔"[2]

(بدر جلد ۶ نمبر ۵۲ مورخہ ۲۶ر دسمبر ۱۹۰۷ء صفحہ ۴۔ الحکم جلد ۱۱ نمبر ۴۶ مورخہ ۲۴ر دسمبر ۱۹۰۷ء صفحہ ۲)

ایامِ جلسہ ۱۹۰۷ء "یٰٓاَیُّھَا النَّبِیُّ اَطْعِمُوا الْجَآئِعَ وَالْمُعْتَرَّ۔"[3]

(بدر جلد ۷ نمبر ۱ مورخہ ۹ر جنوری ۱۹۰۸ء صفحہ ۲۱۔ الحکم جلد ۱۲ نمبر ۱ مورخہ ۲ر جنوری ۱۹۰۸ء صفحہ ۲)

---

[1] (ترجمہ) یقیناً تیرا دشمن جو ہے وہی اَبتر ہے۔ [2] (ترجمہ) وقت آ گیا۔

[3] (ترجمہ از مرتب) یعنی اے نبی! بھوکوں اور محتاجوں کو کھانا کھلاؤ۔

(نوٹ) "بعض مہمانوں کو (سالانہ جلسہ ۱۹۰۷ء کے موقعہ پر۔ مرتب) ایک دن کھانا بہت دیر میں ملا۔ روٹی کافی تیار تھی مگر جگہ تنگ تھی اور تھوڑے آدمی ایک وقت میں کھا سکتے تھے۔ اِس واسطے بہت دیر ہو گئی اور بعض مہمان بغیر کھانا کھانے کے سونے کے کمروں میں چلے گئے ...... تو ان کو یہ انعام ملا کہ خود خداوندِ عالم نے ان کے ساتھ ہمدردی کا اظہار کیا اور براہِ راست آسمان سے اللہ کے رسول کے پاس رات کو پیغام پہنچا کہ اَطْعِمُوا الْجَآئِعَ وَالْمُعْتَرَّ بھوکے اور مضطر کو کھانا کھلا۔ صبح سویرے حضورؑ نے دریافت کیا تو معلوم ہوا کہ رات کو بعض مہمان بھوکے رہے۔ اُسی وقت آپ نے ناظمانِ لنگر کو بُلایا اور بہت تاکید کی کہ مہمانوں کی ہر طرح سے خاطرداری کی جائے اور ان کو کسی قسم کی تکلیف نہ ہو۔" (بدر جلد ۷ نمبر ۱ مورخہ ۹ر جنوری ۱۹۰۸ء صفحہ ۳)

حضرت ڈاکٹر حشمت اللہ خان صاحب رضی اللہ عنہ اسی الہام کے متعلق فرماتے ہیں۔

"۲۸ر دسمبر ۱۹۰۷ء کا واقعہ ہے کہ صبح کے آٹھ بجے کھانا کھانے کے بعد یہ عاجز جلسہ میں تقریروں کے سننے میں لگ گیا۔ اسی روز مسیحِ پاک کی تقریر بھی سنی اور خوب سیری حاصل ہوئی۔ نماز مغرب وعشاء (جمع کردہ) ادا کی اور مسجد مبارک میں حسب الارشاد مجلس معتمدین صدر انجمن کے جنرل اجلاس میں شامل ہونے کی غرض سے بیٹھ گیا کہ اجلاس کے بعد کھانا کھا لوں گا۔ اعلان کے مطابق اس میں جماعتوں کے صدر صاحبان اور سیکرٹریوں کی شمولیت ضروری تھی۔ میں اس وقت کمزور تھا۔ بھوکا تھا کہ صبح آٹھ بجے کا کھانا کھایا ہوا تھا۔ دن میں اور کچھ کھانے کو میسر نہ آیا تھا۔ بیس سالہ جوان تھا۔ شاید ایک آدھ کے سوا باقی تمام احباب سنتوں وغیرہ سے فارغ ہو کر مسجد سے چلے گئے تھے۔ اس حال کے پیشِ نظر نفس تقاضا کرتا تھا کہ اٹھ کر چلا جا کہ غالباً اراکین صدر انجمن احمدیہ کھانا کھانے کے لئے چلے گئے ہیں اور سب لوگ لنگر میں کھانا کھا رہے ہیں تُو بھی جا کر کھانا کھا کر چلا آ۔ لیکن غریب دل ڈرا کہ مبادا

حوالہ صفحہ 92 پر ملاحظہ فرمائیں

(ج) وَمَكَرُوْا وَمَكَرَ اللّٰهُ وَاللّٰهُ خَيْرُ الْمَاكِرِيْنَ ثُمَّ يَتَقَضّٰى عَلَى الْمَاكِرِيْنَ ۔[1]

(د) زيد ته الرّوائح[2] ـــ قَالُوْا سَاحِرٌ كَذَّابٌ ۔[3]

(ھ) اِنَّ شَانِئَكَ هُوَ الْاَبْتَرُ ۔[4]

(و) عَسٰى اَنْ تَكْرَهُوْا شَيْئًا وَّهُوَ خَيْرٌ لَّكُمْ وَعَسٰى اَنْ تُحِبُّوْا شَيْئًا وَّهُوَ شَرٌّ لَّكُمْ وَاللّٰهُ يَعْلَمُ وَاَنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ ۔[5]

(ز) وَذَرْنِىْ وَالْمُكَذِّبِيْنَ اُولِى النَّعْمَةِ ۔[6]

(ح) خُذْهَا وَلَا تَخَفْ سَنُعِيْدُهَا سِيْرَتَهَا الْاُوْلٰى ۔[7]

(ت) اَلْيَوْمَ اَكْمَلْتُ لَكُمْ دِيْنَكُمْ ۔[8]

۲۹ر ستمبر ۱۸۹۴ء "آخر اے مُردار[9]! دیکھے گا کہ تیرا کیا انجام ہوگا۔ اے عَدُوَّ اللہ! تُو مجھ سے نہیں بلکہ خدا تعالیٰ

---

[1] (ترجمہ از مرتّب) اور انہوں نے بھی تدبیریں کیں اور اللہ نے بھی تدبیریں کیں اور اللہ تدبیر کرنے والوں میں سے سب سے بہتر ہے۔ پھر وہ تدبیر کرنے والوں پر جھپٹ پڑے گا۔

[2] نوٹ:۔ یہ الفاظ پڑھے نہیں گئے۔ (مرتّب)

[3] (ترجمہ از مرتب) انہوں نے کہا کہ یہ شخص جادوگر اور بہت بڑا جھوٹا ہے۔

[4] (ترجمہ) تیرا بدگو بے خبر ہے۔ (انجام آتھم۔ روحانی خزائن جلد ۱۱ صفحہ ۵۸)

[5] (ترجمہ از مرتّب) یہ ممکن ہے کہ ایک چیز سے تم نفرت کرو اور وہ دراصل تمہارے لئے اچھی ہو اور ممکن ہے کہ ایک چیز تم چاہو اور وہ دراصل تمہارے لئے اچھی نہ ہو اور خدا جانتا ہے اور تم نہیں جانتے۔

[6] (ترجمہ) اور منعم مکذّبوں کی سزا مجھ پر چھوڑ دے۔ (انجام آتھم۔ روحانی خزائن جلد ۱۱ صفحہ ۵۵)

[7] (ترجمہ از مرتّب) اسے پکڑ لے اور خوف مت کر ہم اس کی پہلی خصلت پھر اس میں ڈال دیں گے۔

[8] (ترجمہ از مرتّب) آج میں نے تمہارا دین تمہارے لئے مکمل کر دیا ہے۔

[9] مُراد سعد اللہ لدھیانوی۔ (مرتّب)

ہے۔ [۱۸]اور خدا ان لوگوں پر تجھ کو گواہ لائے گا۔

[۱۸]اَدَّی اللّٰہُ اَجْرَکَ۔ [۱۹]وَیَرْضٰی عَنْکَ رَبُّکَ وَیُتِمُّ اسْمَکَ [۲۰]وَعَسٰی اَنْ تُحِبُّوْا شَیْئًا وَّھُوَ شَرٌّ لَّکُمْ وَعَسٰی اَنْ تَکْرَھُوْا شَیْئًا وَّھُوَ خَیْرٌ لَّکُمْ وَاللّٰہُ یَعْلَمُ وَاَنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ۔

[۱۸]خدا تیرا بدلہ پورا دے گا۔ [۱۹]اور تجھ سے راضی ہوگا اور تیرے اسم کو پورا کرے گا۔ اور [۲۰]ممکن ہے کہ تم ایک چیز کو دوست رکھو اور اصل میں وہ تمہارے لئے بُری ہو۔ اور ممکن ہے کہ تم ایک چیز کو بُری سمجھو اور اصل میں وہ تمہارے لئے اچھی ہو اور خدائے تعالیٰ عواقبِ امور کو جانتا ہے تم نہیں جانتے۔

[۲۱]کُنْتُ کَنْزًا مَّخْفِیًّا فَاَحْبَبْتُ اَنْ اُعْرَفَ۔ [۲۲]اِنَّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ کَانَتَا رَتْقًا فَفَتَقْنٰھُمَا۔ [۲۳]وَاِنْ یَّتَّخِذُوْنَکَ اِلَّا ھُزُوًا۔ اَھٰذَا الَّذِیْ بَعَثَ اللّٰہُ۔ [۲۴]قُلْ اِنَّمَا بَشَرٌ مِّثْلُکُمْ یُوْحٰی اِلَیَّ اَنَّمَا اِلٰھُکُمْ اِلٰہٌ وَّاحِدٌ۔ [۲۵]وَالْخَیْرُ کُلُّہٗ فِی الْقُرْاٰنِ [۲۶]لَا یَمَسُّہٗ اِلَّا الْمُطَھَّرُوْنَ۔ وَلَقَدْ لَبِثْتُ فِیْکُمْ عُمُرًا مِّنْ قَبْلِہٖ اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ۔

[۲۱]مَیں ایک خزانہ[۲] پوشیدہ تھا سو مَیں نے چاہا کہ شناخت کیا جاؤں۔ [۲۲]آسمان اور زمین دونوں بند تھے سو ہم نے اِن دونوں کو کھول دیا اور [۲۳]تیرے ساتھ ہنسی سے ہی پیش آئیں گے اور ٹھٹھا مار کر کہیں گے کیا یہی ہے جس کو خدا نے اصلاحِ خلق کے لئے مقرر کیا۔ یعنی جن کا مادہ ہی خُبث ہے اُن سے صلاحیت کی اُمید مت رکھو۔
اور پھر فرمایا [۲۴]کہہ مَیں صرف تمہارے جیسا ایک آدمی ہوں۔ مجھ کو یہ وحی ہوتی ہے کہ بجز اللہ تعالیٰ کے اَور کوئی تمہارا معبود نہیں۔ وہی اکیلا معبود ہے جس کے ساتھ کسی چیز کو شریک کرنا نہیں چاہیئے۔ اور تمام [۲۵]خیر اور بھلائی قرآن میں ہے بجز اُس کے اَور کسی جگہ سے بھلائی نہیں مل سکتی۔ [۲۶]اور قرآنی حقائق صرف اُنہیں لوگوں پر کُھلتے ہیں جن کو خدائے تعالیٰ

---

[۱] یہ وحی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اربعین ۲ کے صفحہ ۳ پر بحوالہ براہین احمدیہ یوں نقل فرمائی ہے:۔

"قُلْ اِنَّمَآ اَنَا بَشَرٌ مِّثْلُکُمْ"

اِس سے ثابت ہوتا ہے کہ براہین احمدیہ میں بَشَرٌ سے پہلے "اَنَا" کا لفظ سہوِ کتابت سے رہ گیا ہے۔

(روحانی خزائن جلد ۱۷ صفحہ ۳۵۴) (مرتّب)

[۲] پیر سراج الحق صاحب نعمانیؓ فرماتے ہیں: "مَیں نے ایک روز حضرتِ اقدس کی خدمت میں عرض کیا کہ حضرت کُنْتُ کَنْزًا الخ.... کے معانی میں صوفیاء نے اور نیز دیگر علماء نے بہت کچھ زور لگائے آپ فرمائیں کہ اس جملہ مبارک کے کیا معنی ہیں۔ فرمایا آسان معنی اسکے یہی ہیں کہ جب دُنیا میں ضلالت اور گمراہی اور کفر و شرک اور بدعات و رسومات مخترعات پھیل جاتی ہیں اور خدا تعالیٰ کی معرفت اور اُس تک پہنچنے کی راہیں گم ہو جاتی ہیں اور دِل سخت اور خشیت اللہ سے خالی ہو جاتے ہیں تو ایسے وقت اور ایسے زمانہ میں خدا تعالےٰ

حوالہ صفحہ 93 پر ملاحظہ فرمائیں

۱۸۸۳ء

اَلْفِتْنَةُ هٰهُنَا فَاصْبِرْ كَمَا صَبَرَ اُولُوا الْعَزْمِ

اِس جگہ ایک فتنہ ہے سو اولوالعزم نبیوں کی طرح صبر کر

فَلَمَّا تَجَلّٰى رَبُّهٗ لِلْجَبَلِ جَعَلَهٗ دَكًّا

جب خدا مشکلات کے پہاڑ پر تجلّی کرے گا تو اِنہیں پاش پاش کر دے گا

قُوَّةُ الرَّحْمٰنِ لِعُبَيْدِ اللّٰهِ الصَّمَدِ

یہ خدا کی قوّت ہے کہ جو اپنے بندے کے لئے وہ غنیٔ مُطلق ظاہر کرے گا۔

مَقَامٌ لَا تَتَرَقَّى الْعَبْدُ فِيْهِ بِسَعْيِ الْاَعْمَالِ۔

یعنی عبد اللہ الصمد ہونا ایک مقام ہے کہ جو بطریق موہبتِ خاص عطا ہے کوششوں سے حاصل نہیں ہو سکتا۔

يَا دَاوٗدُ عَامِلْ بِالنَّاسِ رِفْقًا وَّاِحْسَانًا۔ وَاِذَا حُيِّيْتُمْ بِتَحِيَّةٍ فَحَيُّوْا بِاَحْسَنَ مِنْهَا۔ وَاَمَّا بِنِعْمَةِ رَبِّكَ فَحَدِّثْ۔ یو مسٹ ڈو وہاٹ آئی ٹولڈ یو[1] تم کو وہ کرنا چاہیئے جو میں نے فرمایا ہے۔ اُشْكُرْ نِعْمَتِيْ رَاَيْتَ خَدِيْجَتِيْ۔ اِنَّكَ الْيَوْمَ لَذُوْ حَظٍّ عَظِيْمٍ۔ اَنْتَ مُحَدَّثُ اللّٰهِ۔ فِيْكَ مَادَّةٌ فَارُوْقِيَّةٌ۔

اے داؤد خلق اللہ کے ساتھ رفق اور احسان کے ساتھ معاملہ کر۔ اور سلام کا جواب احسن طور پر دے۔ اور اپنے رب کی نعمت کا لوگوں کے پاس ذکر کر۔ میری نعمت کا شکر کر کہ تو نے اس کو قبل از وقت پایا۔ آج تجھے حظِ عظیم ہے۔ تو محدّث اللہ ہے۔ تجھ میں مادہ فاروقی ہے۔

سَلَامٌ عَلَيْكَ يَا اِبْرَاهِيْمُ۔ اِنَّكَ الْيَوْمَ لَدَيْنَا مَكِيْنٌ اَمِيْنٌ۔ ذُوْ عَقْلٍ مَّتِيْنٍ۔ حِبُّ اللّٰهِ خَلِيْلُ اللّٰهِ اَسَدُ اللّٰهِ وَصَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ۔ مَا وَدَّعَكَ رَبُّكَ وَمَا قَلٰى۔ اَلَمْ نَشْرَحْ لَكَ صَدْرَكَ۔ اَلَمْ نَجْعَلْ لَّكَ سُهُوْلَةً فِيْ كُلِّ اَمْرٍ۔ بَيْتُ الْفِكْرِ وَبَيْتُ الذِّكْرِ۔ وَمَنْ دَخَلَهٗ كَانَ اٰمِنًا۔

تیرے پر سلام ہے اے ابراہیم! تو آج ہمارے نزدیک صاحبِ مرتبہ اور امانت دار اور قوی العقل ہے اور دوستِ خدا ہے خلیل اللہ ہے۔ اسد اللہ ہے اور محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) پر درود بھیج۔

یعنی یہ اُسی نبی کریمؐ کی متابعت کا نتیجہ ہے۔

اور بقیہ ترجمہ یہ ہے کہ خدا نے تجھ کو ترک نہیں کیا اور نہ وہ تجھ پر ناراض ہے۔ کیا ہم نے تیرا سینہ نہیں

---

[1] You must do what I told you.

حوالہ صفحہ 94 پر ملاحظہ فرمائیں

بند کر دی ہے اور یہ ارادہ کرتا تھا کہ چلا جائے اور خدا جانے کہاں جانا تھا مگر منظور محمد نے اس کو رکھ لیا ہے کہ تجارت کر کے گذارہ کریں گے۔ ہمارے دل میں خیال آیا کہ معلوم نہیں مرزا صاحب نے کیوں روٹی بند کر دی ہے بزرگوں کے کام پر اعتراض نہیں ہو سکتا۔ پھر الہام ہوا:

اِنِّیْ اَنَا الرَّحْمٰنُ لَا یَخَافُ لَدَیَّ الْمُرْسَلُوْنَ۔ قُلِ اللّٰہُ ثُمَّ ذَرْھُمْ فِیْ خَوْضِھِمْ یَلْعَبُوْنَ۔[1]

فرمایا کہ یہ ایک پُرمعنی خواب ہے اور مولوی عبدالکریم صاحب کے متعلق معلوم ہوتی ہے۔ روٹی مدارِ حیات ہے۔ کیونکہ خوراک کے ساتھ زندگی کا بقا ہے۔ روٹی کا بند ہونا اِس دُنیا سے فوت ہو جانا ہوتا ہے۔ سو بنظرِ اسباب ظاہری یہ سخت بیماری ایک موت کا پیغام ہے۔ لیکن روٹی پھر لگ گئی ہے کیونکہ منظور محمد نے رحمت اللہ کو رکھ لیا ہے۔ رحمت اللہ سے مراد خدا کی رحمت ہے اور منظور محمد سے مراد وہ امر ہے جو محمد کو منظور ہے۔ وحیِ الٰہی نے میرا نام محمد بھی رکھا ہے پس اِس سے مراد مولوی صاحب کی صحت اور تندرستی ہے جس کے واسطے ہم دعائیں کرتے ہیں۔ تجارت سے مراد دعا کرنا، خدا پر ایمان رکھنا، اس پر بھروسہ کرنا اور اعمالِ صالحہ کا بجا لانا ہے جیسا کہ قرآن شریف میں آیا ہے یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا ھَلْ اَدُلُّکُمْ عَلٰی تِجَارَۃٍ تُنْجِیْکُمْ مِّنْ عَذَابٍ اَلِیْمٍ تُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰہِ وَرَسُوْلِہٖ وَتُجَاھِدُوْنَ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ بِاَمْوَالِکُمْ وَاَنْفُسِکُمْ[2]۔۔۔۔ غرض معمولی زندگی جو بغیر کسی عوض کے تھی وہ تو بند ہو چکی ہے لیکن اَب تجارتی زندگی باقی ہے یعنی وہ زندگی جو دعاؤں کا نتیجہ ہے اسی نے رحمت اللہ کو جاتے جاتے روک لیا ہے۔"

(بدر جلد ۱ نمبر ۲۵ مورخہ ۲۲ ستمبر ۱۹۰۵ء صفحہ ۷۔ الحکم جلد ۹ نمبر ۳۳ مورخہ ۲۴ ستمبر ۱۹۰۵ء صفحہ ۲۰۱)

۲۲ ستمبر ۱۹۰۵ء "طَلَعَ الْبَدْرُ عَلَیْنَا مِنْ ثَنِیَّۃِ الْوَدَاعِ"[3]

(الحکم جلد ۹ نمبر ۳۳ مورخہ ۲۴ ستمبر ۱۹۰۵ء صفحہ ۲۔ بدر جلد ۱ نمبر ۲۶ مورخہ ۲۹ ستمبر ۱۹۰۵ء صفحہ ۲)

---

[1] (ترجمہ) مَیں رحمٰن خدا ہوں۔ مرسل میرے پاس نہیں ڈرا کرتے کہ یہ خدا کے کام ہیں۔ پھر ان کو چھوڑ دے۔ جن کاموں میں لگے ہوئے ہیں ان میں لہو و لعب کریں۔

[2] سورۃ الصّف: ۱۱، ۱۲۔

[3] (ترجمہ از مرتّب) ہم پر وداع کی گھاٹی سے بدر کا طلوع ہوا ✽ (نوٹ از حضرت عرفانی صاحب) ۲۱ ستمبر کی رات کو اعلیٰ حضرت مولوی صاحب کے لئے بہت دعا کرتے رہے۔ اس پر (یہ) الہام ہوا ✽ (الحکم)

(نوٹ از مرتّب) حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے الہامات کی کاپی کے صفحہ ۴۹ پر یہ الہام مکمل شعر کی صورت میں یوں درج ہے ؎

طَلَعَ الْبَدْرُ عَلَیْنَا مِنْ ثَنِیَّۃِ الْوَدَاعِ ✽ وَجَبَ الشُّکْرُ عَلَیْنَا مَا دَعَا لِلّٰہِ دَاعٍ

(ترجمہ از مرتّب مصرعہ دوم) ہم پر شکر کرنا لازم ہے جب تک کوئی دعا کرنے والا دعا کر سکتا ہے۔

حوالہ صفحہ 94 پر ملاحظہ فرمائیں

نفس پر قائم ہے زندہ خدا کا مظہر اور تُو مجھ سے امرِ مقصود کا مبدء ہے۔ اور تُو ہمارے پانی سے ہے اور دوسرے لوگ فشل سے۔ کیا یہ کہتے ہیں کہ ہم ایک بڑی جماعت ہیں۔ اِنتقام لینے والے۔ یہ سب بھاگ جائیں گے اور پیٹھ پھیر لیں گے۔ وہ خدا قابلِ تعریف ہے جس نے تجھے دامادی اور آبائی عزّت بخشی۔ اپنی قوم کو ڈرا اور کہہ کہ میں خدا کی طرف سے ڈرانے والا ہوں۔ ہم نے کئی کھیت تیرے لئے تیار کر رکھے ہیں اے ابراہیم۔ اور لوگوں نے کہا کہ ہم تجھے ہلاک کریں گے مگر خدا نے اپنے بندہ کو کہا یہ کچھ خوف کی جگہ نہیں میں اور میرے رسول غالب ہوں گے۔ اور میں اپنی فوجوں کے ساتھ عنقریب آؤں گا میں سمندر کی طرح موجزنی کروں گا۔ خدا کا فضل آنے والا ہے اور کوئی نہیں جو اس کو رَدّ کر سکے۔ اور کہہ خدا کی قسم یہ بات سچ ہے اس میں تبدیلی نہیں ہوگی اور نہ وہ چھپی رہے گی، اور وہ امر نازل ہوگا جس سے تُو تعجب کرے گا۔ یہ خدا کی وحی ہے جو اُونچے آسمانوں کا بنانے والا ہے۔ اُس کے سوا کوئی خدا نہیں۔ ہر ایک چیز کو جانتا ہے اور دیکھتا ہے۔ اور وہ خدا اُن کے ساتھ ہے جو اُس سے ڈرتے ہیں اور نیکی کو نیک طور پر ادا کرتے ہیں اور اپنے نیک عملوں کو خوبصورتی کے ساتھ انجام دیتے ہیں۔ وہی ہیں جن کے لئے آسمان کے دروازے کھولے جائیں گے۔ اور دُنیا کی زندگی میں بھی اُن کو بشارتیں ہیں۔ تُو نبی کی کنارِ عاطفت میں پرورش پا رہا ہے۔ ...... [1] اور میں ہر حال میں تیرے ساتھ ہوں۔

اور پھر فرمایا:-

" وَقَالُوْا اِنْ هٰذَا اِلَّا اخْتِلَاقٌ۔ اِنَّ هٰذَا الرَّجُلَ يَجُوْحُ الدِّيْنَ۔ قُلْ جَآءَ الْحَقُّ وَزَهَقَ الْبَاطِلُ۔ قُلْ لَوْكَانَ الْاَمْرُ مِنْ عِنْدِ غَيْرِ اللّٰهِ لَوَجَدْتُّمْ فِيْهِ اخْتِلَافًا كَثِيْرًا۔ هُوَ الَّذِيْٓ اَرْسَلَ رَسُوْلَهٗ بِالْهُدٰى وَدِيْنِ الْحَقِّ وَتَهْذِيْبِ الْاَخْلَاقِ۔ قُلْ اِنِ افْتَرَيْتُهٗ فَعَلَيَّ اِجْرَامِيْ۔ وَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرٰى عَلَى اللّٰهِ كَذِبًا۔ تَنْزِيْلٌ مِّنَ اللّٰهِ الْعَزِيْزِ الرَّحِيْمِ۔ لِتُنْذِرَ قَوْمًا مَّآ اُنْذِرَ اٰبَآؤُهُمْ۔ وَلِتَدْعُوَ قَوْمًا اٰخَرِيْنَ۔ عَسَى اللّٰهُ اَنْ يَّجْعَلَ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَ الَّذِيْنَ عَادَيْتُمْ مَّوَدَّةً۔ يَخِرُّوْنَ عَلَى الْاَذْقَانِ سُجَّدًا۔ رَبَّنَا اغْفِرْ لَنَآ اِنَّا كُنَّا خَاطِئِيْنَ۔ لَا تَثْرِيْبَ عَلَيْكُمُ الْيَوْمَ۔ يَغْفِرُ اللّٰهُ لَكُمْ وَهُوَ اَرْحَمُ الرّٰحِمِيْنَ۔ اِنِّيْٓ اَنَا اللّٰهُ فَاعْبُدْنِيْ وَلَا تَنْسَنِيْ وَاجْتَهِدْ اَنْ تَصِلَنِيْ وَاسْئَلْ رَبَّكَ وَكُنْ سَئُوْلًا۔ اَللّٰهُ وَلِيٌّ حَنَّانٌ عَلَّمَ الْقُرْاٰنَ۔ فَبِاَيِّ حَدِيْثٍۢ بَعْدَهٗ تَحْكُمُوْنَ۔ نَزَّلْنَا عَلٰى هٰذَا الْعَبْدِ رَحْمَةً ؕ وَمَا يَنْطِقُ عَنِ الْهَوٰى۔ اِنْ هُوَ اِلَّا وَحْيٌ يُّوْحٰى۔ دَنٰى فَتَدَلّٰى فَكَانَ قَابَ قَوْسَيْنِ اَوْ اَدْنٰى۔ ذَرْنِيْ وَالْمُكَذِّبِيْنَ اِنِّيْ مَعَ الرَّسُوْلِ اَقُوْمُ۔ اِنَّ يَوْمِيْ لَفَصْلٌ عَظِيْمٌ۔ وَاِنَّكَ عَلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ۔ وَاِنَّا نُرِيَنَّكَ بَعْضَ الَّذِيْ

[1] (ترجمہ از مرتب) اور تُو پہاڑوں کی چوٹیوں پر رہتا ہے۔

حوالہ صفحہ 94 پر ملاحظہ فرمائیں

۲۹۶

مَنْ يَّشَآءُ۔ [87] وَلَقَدْ كَرَّمْنَا بَنِيْٓ اٰدَمَ وَفَضَّلْنَا بَعْضَهُمْ عَلٰى بَعْضٍ۔ [88] قُلْ جَآءَكُمْ نُوْرٌ مِّنَ اللّٰهِ
فَلَا تَكْفُرُوْٓا اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ۔ [89] اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَصَدُّوْا عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ رَدَّ عَلَيْهِمْ
رَجُلٌ مِّنْ فَارِسَ شَكَرَ اللّٰهُ سَعْيَهٗ۔ [90] كِتَابُ الْوَلِيِّ ذُو الْفَقَارِ عَلِيٍّ۔ [91] وَلَوْ كَانَ الْاِيْمَانُ مُعَلَّقًا
بِالثُّرَيَّا لَنَالَهٗ۔ [92] يَكَادُ زَيْتُهٗ يُضِيْٓءُ وَلَوْ لَمْ تَمْسَسْهُ نَارٌ۔ [93] دَنٰى فَتَدَلّٰى فَكَانَ قَوْسَيْنِ[1]
(اَوْ) اَدْنٰى۔ [94] اِنَّآ اَنْزَلْنَاهُ قَرِيْبًا مِّنَ الْقَادِيَانِ۔ [95] وَبِالْحَقِّ اَنْزَلْنَاهُ وَبِالْحَقِّ نَزَلَ۔ صَدَقَ
اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ۔ [96] وَكَانَ اَمْرُ اللّٰهِ مَفْعُوْلًا۔ [97] قَوْلَ الْحَقِّ الَّذِيْ فِيْهِ تَمْتَرُوْنَ۔ [98] وَقَالُوْا
لَوْلَا نُزِّلَ عَلٰى رَجُلٍ مِّنْ قَرْيَتَيْنِ عَظِيْمٍ۔ [99] وَقَالُوْٓا اِنَّ هٰذَا لَمَكْرٌ مَّكَرْتُمُوْهُ فِي الْمَدِيْنَةِ۔
[100] يَنْظُرُوْنَ اِلَيْكَ وَهُمْ لَا يُبْصِرُوْنَ۔ [101] اَلرَّحْمٰنُ عَلَّمَ الْقُرْاٰنَ۔ [102] وَلَا يَمَسُّهٗٓ اِلَّا الْمُطَهَّرُوْنَ۔
[103] يَا عَبْدَ الْقَادِرِ اِنِّيْ مَعَكَ۔ [104] وَاِنَّكَ الْيَوْمَ لَدَيْنَا مَكِيْنٌ اَمِيْنٌ۔ [105] وَاِنَّ عَلَيْكَ رَحْمَتِيْ فِي الدُّنْيَا
وَالدِّيْنِ۔ [106] وَاِنَّكَ مِنَ الْمَنْصُوْرِيْنَ۔ [107] وَجِيْهًا فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ وَمِنَ الْمُقَرَّبِيْنَ۔ [108] اَنَا
بُدُّكَ اللَّازِمُ۔ [109] اَنَا مُحْيِيْكَ [110] نَفَخْتُ فِيْكَ مِنْ لَّدُنِّيْ رُوْحَ الصِّدْقِ۔ [111] وَاَلْقَيْتُ عَلَيْكَ مَحَبَّةً
مِّنِّيْ وَلِتُصْنَعَ عَلٰى عَيْنِيْ۔ [112] يَحْمَدُكَ اللّٰهُ وَيَمْشِيْٓ اِلَيْكَ۔ [113] خَلَقَ اٰدَمَ فَاَكْرَمَهٗ۔ [114] جَرِيُّ اللّٰهِ
فِيْ حُلَلِ الْاَنْبِيَآءِ۔ [115] وَمَنْ رُدَّ مِنْ مَّطْبَعِهٖ فَلَا مَرَدَّ لَهٗ۔ [116] وَاِذْ يَمْكُرُ بِكَ الَّذِيْ كَفَرَ۔
[117] اَوْقِدْ لِيْ يَا هَامَانُ لَعَلِّيْٓ اَطَّلِعُ عَلٰٓى اِلٰهِ مُوْسٰى وَاِنِّيْ لَاَظُنُّهٗ مِنَ الْكَاذِبِيْنَ۔ [118] تَبَّتْ يَدَآ
اَبِيْ لَهَبٍ وَّتَبَّ۔ مَا كَانَ لَهٗٓ اَنْ يَّدْخُلَ فِيْهَآ اِلَّا خَآئِفًا۔ [119] وَمَآ اَصَابَكَ فَمِنَ اللّٰهِ۔ [120] اَلْفِتْنَةُ
هٰهُنَا فَاصْبِرْ كَمَا صَبَرَ اُولُو الْعَزْمِ۔ [121] وَاللّٰهُ مُوْهِنُ كَيْدِ الْكَافِرِيْنَ۔ [122] اَلَآ اِنَّهَا فِتْنَةٌ مِّنَ اللّٰهِ
لِيُحِبَّ حُبًّا جَمًّا۔ حُبًّا مِّنَ اللّٰهِ الْعَزِيْزِ الْاَكْرَمِ۔ [123] عَطَآءً غَيْرَ مَجْذُوْذٍ۔ [124] كُنْتُ كَنْزًا مَّخْفِيًّا
فَاَحْبَبْتُ اَنْ اُعْرَفَ۔ [125] اِنَّ السَّمٰوَاتِ وَالْاَرْضَ كَانَتَا رَتْقًا فَفَتَقْنَاهُمَا۔ [126] وَاِنْ يَّتَّخِذُوْنَكَ
اِلَّا هُزُوًا۔ [127] اَهٰذَا الَّذِيْ بَعَثَ اللّٰهُ۔ [128] قُلْ اِنَّمَآ اَنَا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ يُوْحٰٓى اِلَيَّ اَنَّمَآ اِلٰهُكُمْ
اِلٰهٌ وَّاحِدٌ۔ [129] وَالْخَيْرُ كُلُّهٗ فِي الْقُرْاٰنِ۔ [130] بخرام کہ وقت تو نزدیک رسید و پائے محمدیاں برمنار
بلند تر محکم افتاد۔ [131] پاک محمد مصطفےٰ نبیوں کا سردار۔ [132] يَا عِيْسٰٓى اِنِّيْ مُتَوَفِّيْكَ وَرَافِعُكَ اِلَيَّ وَجَاعِلُ
الَّذِيْنَ اتَّبَعُوْكَ فَوْقَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ۔ [133] ثُلَّةٌ مِّنَ الْاَوَّلِيْنَ وَثُلَّةٌ
مِّنَ الْاٰخِرِيْنَ۔ [134] میں [135] اپنی چمکار دکھلاؤں گا۔ اپنی قدرت نمائی سے تجھ کو اُٹھاؤں گا۔ دُنیا میں
ایک نذیر آیا پر دُنیا نے اس کو قبول نہ کیا لیکن خدا اُسے قبول کرے گا اور بڑے زور آور

---

[1] براہین احمدیہ حصہ چہارم میں صفحہ ۴۹۳ (حاشیہ در حاشیہ نمبر ۳) پر یہ الہام اس طرح درج ہے "فَكَانَ قَابَ قَوْسَيْنِ اَوْ اَدْنٰى" (مرتب)

حوالہ صفحہ 95 پر ملاحظہ فرمائیں

۲۱ ؍اکتوبر ۱۹۰۷ء "(۱) مَنْ عَادٰی وَلِیًّا لِّیْ فَکَاَنَّمَا خَرَّ مِنَ السَّمَآءِ (۲) اِنِّیْ مَوْجُوْدٌ فَانْتَظِرْ۔

فرمایا۔ اِنِّیْ مَوْجُوْدٌ کا الہام اُن لوگوں کے جواب میں معلوم ہوتا ہے جو خدا کے مُرسل کے مقابل پر ایسی شوخی اور تکذیب سے پیش آتے ہیں کہ گویا خیال کرتے ہیں کہ خدا موجود نہیں۔ خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ مَیں موجود ہوں۔ معلوم ہوتا ہے کہ آسمان پر کچھ ہو رہا ہے کیونکہ خدا تعالیٰ جانتا ہے کہ کس قدر بے جا حملے اور حد سے زیادہ زبان درازیاں ہو رہی ہیں۔

(۳) لَا یُھَدُّ بِنَآؤُکَ وَ تُؤْتٰی مِنْ رَّبٍّ کَرِیْمٍ (۴) وَضَعْنَا عَنْکَ وِزْرَکَ الَّذِیْٓ اَنْقَضَ ظَھْرَکَ وَرَفَعْنَا لَکَ ذِکْرَکَ"

(بدر جلد ۶ نمبر ۴۳ مورخہ ۲۴ ؍اکتوبر ۱۹۰۷ء صفحہ ۴۔ الحکم جلد ۱۱ نمبر ۳۸ مورخہ ۲۴ ؍اکتوبر ۱۹۰۷ء صفحہ ۳)

اکتوبر ۱۹۰۷ء (الف) "(۱) اُرِیْکَ مَا اُرِیْکَ وَمِنْ عَجَآئِبِ مَا یُرْضِیْکَ۔ (۲) آپ کے لڑکا پیدا ہوا ہے۔ (یعنی آئندہ کسی وقت لڑکا پیدا ہوگا)۔

(۳) رُدَّ اِلَیْھَا رَوْحُھَا وَ رَیْحَانُھَا۔

یعنی تمہاری بیوی کی طرف تازگی اور تازہ زندگی واپس کی گئی۔

(۴) وَ اِمَّا تَرَیِنَّ اَحَدًا مِّنْھُمْ۔

اور اگر مخالفین یا معترض میں سے تیرے پاس کوئی آوے (تَرَیِنَّ کے اِس جگہ یہی معنے ہیں)۔

(۵) اِنَّا نُبَشِّرُکَ بِغُلَامٍ حَلِیْمٍ۔

(۶) یَنْزِلُ مَنْزِلَ الْمُبَارَکِ۔

(۷) ساقیا آمدنِ عید مبارک بادت۔

(۸) اِنَّ اللّٰہَ مَعَ الَّذِیْنَ اتَّقَوْا وَّالَّذِیْنَ ھُمْ مُّحْسِنُوْنَ۔

۱؎ (۱) جس نے میرے ولی کے ساتھ دشمنی کی۔ گویا آسمان سے گرا۔ (۲) مَیں موجود ہوں انتظار کر۔

۲؎ (ترجمہ) تیری بنا توڑی نہ جاوے گی اور تُو ربِّ کریم سے دیا جائے گا۔

۳؎ (ترجمہ از مرتّب) ہم نے تجھ سے تیرا بوجھ اُتار دیا جس نے تیری پیٹھ توڑ دی تھی اور تیرے ذکر کو بلند کر دیا۔

۴؎ (ترجمہ) مَیں تجھے دکھاؤں گا جو کچھ دکھاؤں گا اور نیز وہ باتیں دکھاؤں گا جن سے تُو خوش ہوگا۔

۵؎ (ترجمہ) (۵) ہم تجھے ایک حلیم لڑکے کی خوشخبری دیتے ہیں (۶) وہ مبارک احمد کی شبیہ ہوگا (۷) اے ساقی عید کا آنا تجھے مبارک ہو (۸) تحقیق اللہ اُن لوگوں کے ساتھ ہے جو تقویٰ اختیار کرتے ہیں اور نیکی کرتے ہیں۔

حوالہ صفحہ 95 پر ملاحظہ فرمائیں

۱۳؍اپریل ۱۸۹۵ء "نَزَلَ مَلَكٌ مِّنَ الْمَلٰٓئِكَةِ وَهُوَ اَعْلَى الْمَلٰٓئِكَةِ۔ اِنَّ الْقَوْمَ يَقْتُلُوْنَنِيْ۔ اَيْ اَرَادُوْا قَتْلِيْ۔ وَاَنّٰى لَهُمُ التَّنَاوُشُ مِنْ مَّكَانٍۢ بَعِيْدٍ۔"[1]
(تحریر حکیم مولوی قطب الدین صاحبؓ بواسطہ حکیم عبداللطیف صاحب گجراتی)

۱۷؍اپریل ۱۸۹۵ء "هُوَ مُؤْمَنٌ امن دیا گیا۔ تھوڑی دیر کے بعد هُوَ مُؤْتَمَنٌ۔[2] اِن دونوں کی نسبت تفہیم نہیں ہوئی کہ کس کی نسبت ہیں۔"
(تحریر حکیم مولوی قطب الدین صاحبؓ)

۱۸۹۵ء[3] "بَلَغَ الْاَمْرُ اِلٰى حَدِّهٖ۔"[4]
(تحریر حکیم مولوی قطب الدین صاحبؓ)

۱۴؍مئی ۱۸۹۵ء "اِنِّيْ لَاَجِدُ رِيْحَ يُوْسُفَ لَوْلَآ اَنْ تُفَنِّدُوْنِ۔ قِيْلَ ارْجِعْ اِلٰى مَكَانِكَ۔ وَفَضَّلَهٗ قَوْمٌ مُّتَشَاكِسُوْنَ۔ اَنَّهُمْ قَوْمٌ وَّرِثُوْهُ۔ اِنْ تَوَلّٰى تُوَلّٰى۔ اِنِّيْٓ اَرٰى۔"[5]
(تحریر حکیم مولوی قطب الدین صاحبؓ)

۱۶؍نومبر ۱۸۹۵ء "زمین پر ایک ہی نام بخشا گیا۔
تفہیم جس پر يَغْفِرُ لَكَ اللّٰهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِكَ وَمَا تَاَخَّرَ[6] بولا گیا۔"
(جیبی[7] بیاض حضرت خلیفۃ المسیح اوّلؓ)

---

[1] (ترجمہ از مرتب) فرشتوں میں سے ایک فرشتہ جو سب سے بڑا تھا، اُترا۔ قوم مجھے قتل کرنا چاہتی ہے مگر ان کو دُور کی جگہ سے پکڑنے کی کیسے توفیق ملے گی۔

[2] (ترجمہ از مرتب) وہ امن پایا ہوا ہے۔

[3] حکیم مولوی عبداللطیف صاحب گجراتی کے نوٹوں میں ۱۳؍محرم ۱۸۹۵ء درج ہے۔ یعنی مہینہ قمری اور سال شمسی ہے۔ واللہ اَعلم بالصواب۔ (مرتب)

[4] (ترجمہ از مرتب) معاملہ اپنی حد تک پہنچ گیا۔

[5] (ترجمہ از مرتب) مَیں تو یوسف کی خوشبو پاتا ہوں، اگر تم مجھے بہکا ہوا نہ سمجھو۔ کہا جائے گا اپنی جگہ پر واپس جا۔ اور اسے مخالف قوم نے فضیلت دی۔ یہ وہ قوم ہیں جو اس کے وارث ہوئے ہیں۔ اگر اُس نے دوستی رکھی تو دوستی رکھی جائے گی۔ یقیناً مَیں دیکھتا ہوں۔

[6] (ترجمہ از مرتب) اللہ تیری ہر سابقہ اور ہر آئندہ ہونے والی لغزش بخش دے گا۔

[7] یہ جیبی بیاض عبدالرحمٰن صاحب شاکر کے پاس تھی۔ اس کی فوٹو کاپی خلافت لائبریری میں موجود ہے

حوالہ صفحہ 96 پر ملاحظہ فرمائیں

يَعْلَمُهَا الْخَلْقُ۔ اَنْتَ مِنِّيْ بِمَنْزِلَةِ تَوْحِيْدِيْ وَتَفْرِيْدِيْ۔ اَنْتَ مِنْ مَّآءِنَا وَهُمْ
مِّنْ فَشَلٍ۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ جَعَلَكَ الْمَسِيْحَ ابْنَ مَرْيَمَ۔ وَعَلَّمَكَ مَالَمْ تَعْلَمْ۔
قَالُوْآ اَنّٰى لَكَ هٰذَا۔ قُلْ هُوَ اللّٰهُ عَجِيْبٌ لَارَآدَّ لِفَضْلِهٖ۔ لَا يُسْئَلُ عَمَّا يَفْعَلُ وَهُمْ
يُسْئَلُوْنَ۔ اِنَّ رَبَّكَ فَعَّالٌ لِّمَا يُرِيْدُ۔ خَلَقَ اٰدَمَ فَاَكْرَمَهٗ۔ اَرَدْتُّ اَنْ اَسْتَخْلِفَ فَخَلَقْتُ
اٰدَمَ۔ وَقَالُوْآ اَتَجْعَلُ فِيْهَا مَنْ يُّفْسِدُ فِيْهَا، قَالَ اِنِّيْ اَعْلَمُ مَالَا تَعْلَمُوْنَ۔
يَقُوْلُوْنَ اِنْ هٰذَآ اِلَّا اخْتِلَاقٌ۔ قُلِ اللّٰهُ ثُمَّ ذَرْهُمْ فِيْ خَوْضِهِمْ يَلْعَبُوْنَ۔
وَبِالْحَقِّ اَنْزَلْنَاهُ وَبِالْحَقِّ نَزَلَ۔ وَمَآ اَرْسَلْنَاكَ اِلَّا رَحْمَةً لِّلْعَالَمِيْنَ۔ يَا اَحْمَدِيْ
اَنْتَ مُرَادِيْ وَمَعِيْ۔ سِرُّكَ سِرِّيْ۔ شَاْنُكَ عَجِيْبٌ وَّ اَجْرُكَ قَرِيْبٌ۔ اِنِّيْ اَنَرْتُكَ
وَاخْتَرْتُكَ۔ يَاْتِيْ عَلَيْكَ زَمَنٌ كَمِثْلِ زَمَنِ مُوْسٰى۔ وَلَا تُخَاطِبْنِيْ فِي الَّذِيْنَ
ظَلَمُوْآ اِنَّهُمْ مُّغْرَقُوْنَ۔ وَيَمْكُرُوْنَ وَيَمْكُرُ اللّٰهُ وَاللّٰهُ خَيْرُ الْمَاكِرِيْنَ۔ اِنَّهٗ كَرِيْمٌ
تَمَشّٰى اَمَامَكَ وَعَادٰى لَكَ مَنْ عَادٰى، وَسَوْفَ يُعْطِيْكَ رَبُّكَ فَتَرْضٰى۔ اِنَّا

ہے۔ خدا تیری تعریف کرتا ہے اور تیری طرف چلا آتا ہے۔ تو مجھ سے اس مرتبہ پر ہے جس کو دنیا نہیں جانتی۔ تو مجھ سے ایسا ہے جیسا کہ میری توحید اور تفرید۔ تو ہمارے پانی سے ہے اور وہ لوگ فشل سے۔ اس خدا کو حمد ہے جس نے تجھے مسیح ابن مریم بنایا۔ اور تجھے وہ باتیں سکھلائیں جن کی تجھے خبر نہ تھی۔ لوگوں نے کہا کہ یہ مرتبہ تجھے کہاں سے اور کیونکر مل سکتا ہے۔ ان کو کہہ دے کہ میرا خدا عجیب ہے۔ اس کے فضل کو کوئی رد نہیں کر سکتا۔ جو کام وہ کرتا ہے اس سے پوچھا نہیں جاتا کہ ایسا کیوں کیا مگر لوگ اپنے اپنے کاموں سے پوچھے جاتے ہیں۔ تیرا رب جو چاہتا ہے کرتا ہے۔ اس نے اس آدم کو پیدا کر کے اس کو بزرگی دی۔ میں نے اس زمانہ میں ارادہ کیا کہ اپنا ایک خلیفہ زمین پر قائم کروں، پس میں نے اس آدم کو پیدا کیا۔ اور لوگوں نے کہا کہ کیا تو ایسا شخص اپنا خلیفہ بناتا ہے جو زمین پر فساد کرتا ہے یعنی پھوٹ ڈالتا ہے۔ تو خدا نے انہیں کہا کہ جن باتوں کا مجھے علم ہے تمہیں وہ باتیں معلوم نہیں۔ اور کہتے ہیں کہ یہ ایک بناوٹ ہے۔ کہہ خدا ہے جس نے یہ سلسلہ قائم کیا، پھر یہ کہہ کر ان کو اپنے لہو ولعب میں چھوڑ دے۔ اور ہم نے حق کے ساتھ اس کو اتارا اور ضرورتِ حقہ کے موافق وہ اترا۔ اور ہم نے تجھے تمام دنیا کے لئے ایک عام رحمت کر کے بھیجا ہے۔ اے میرے احمد! تو میری مراد ہے اور میرے ساتھ ہے۔ تیرا بھید میرا بھید ہے۔ تیری شان عجیب ہے اور اجر قریب ہے۔ میں نے تجھے روشن کیا اور میں نے تجھے چنا۔ تیرے پر ایک ایسا زمانہ آئے گا جیسا کہ موسیٰ پر زمانہ آیا تھا۔ اور تو ان لوگوں کے بارے میں میری جناب میں شفاعت مت کر جو ظالم ہیں کیونکہ وہ غرق کئے جائیں گے۔ اور یہ لوگ مکر کریں گے اور خدا بھی ان سے مکر کرے گا اور خدا تعالیٰ بہتر مکر کرنے والا ہے۔ وہ کریم ہے جو تیرے آگے آگے چلتا ہے اور اس کو وہ اپنا دشمن قرار دیتا ہے

حوالہ صفحہ 96 پر ملاحظہ فرمائیں

نے فرمایا کہ "ابھی مَیں نے سُرخ الفاظ میں لکھا دیکھا ہے کہ

مُبارک

یہ گویا قبولیت کا نشان ہے۔" (الحکم جلد ۴ نمبر ۱۶ مورخہ یکم مئی ۱۹۰۰ء صفحہ ۵)

اپریل ۱۹۰۰ء "ایک دفعہ عزیز مرحوم لے کی زندگی میں بکثرت اس کی شفا کے لئے دُعا کی۔ تب خواب میں دیکھا کہ ایک سڑک ہے۔ گویا وہ چاند کے ٹکڑے اکٹھے کرکے بنائی گئی ہے اور ایک شخص ایوب بیگ کو اس سڑک پر سے لے جارہا ہے اور وہ سڑک آسمان کی طرف جاتی ہے اور نہایت خوش اور چمکیلی ہے۔ گویا زمین پر چاند بچھایا گیا ہے۔ مَیں نے یہ خواب اپنی جماعت میں بیان کی اور تکلّف کے طور پر یہ سمجھا کہ یہ صحت کی طرف اشارہ ہے لیکن دل نہیں مانتا تھا کہ اس خواب کی تعبیر صحت ہو سو اَب اس خواب کی تعبیر ظہور میں آئی۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّآ اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔"

(از مکتوب بنام ڈاکٹر مرزا یعقوب بیگ صاحب مندرجہ الحکم جلد ۴ نمبر ۱۸ مورخہ ۱۷ مئی ۱۹۰۰ء صفحہ ۴)

۲۵؍ اپریل ۱۹۰۰ء "اِس خط کے لکھنے کے وقت میں جو ایوب بیگ مرحوم کی طرف توجہ تھی کہ وہ کیونکر جلد ہماری آنکھوں سے ناپدید ہوگیا اور تمام تعلقات کو خواب و خیال کرگیا کہ یک دفعہ الہام ہوا:

مبارک وہ آدمی جو اس دروازہ کے راہ سے داخل ہو

یہ اِس بات کی طرف اشارہ ہے کہ عزیزی ایوب بیگ لے کی موت نہایت نیک طور پر ہوئی ہے، اور خوش نصیب وہ ہے جس کی ایسی موت ہو۔"

(از مکتوب بنام ڈاکٹر مرزا یعقوب بیگ صاحب مندرجہ الحکم جلد ۴ نمبر ۱۸ مورخہ ۱۷ مئی ۱۹۰۰ء صفحہ ۴)

۱۹۰۰ء "خدا نے مجھے کہا کہ اُٹھ اور ان لوگوں کو کہہ دے کہ میرے پاس خدا کی گواہی ہے۔ پس کیا تم خدا کی گواہی رَدّ کر دو گے۔ خدا کا کلام جو میرے پر نازل ہوا اُس کے یہ الفاظ ہیں:

قُلْ عِنْدِیْ شَهَادَةٌ مِّنَ اللّٰهِ فَهَلْ اَنْتُمْ مُّؤْمِنُوْنَ۔ قُلْ عِنْدِیْ شَهَادَةٌ مِّنَ اللّٰهِ فَهَلْ اَنْتُمْ مُّسْلِمُوْنَ۔ قُلْ اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوْنِیْ یُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ۔ وَقُلْ یٰۤاَیُّهَا النَّاسُ اِنِّیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ اِلَیْكُمْ جَمِیْعًا۔ اَیْ مُرْسَلٌ مِّنَ اللّٰهِ۔"

(از اشتہار معیار الاخیار صفحہ ۲ مورخہ ۲۵ مئی ۱۹۰۰ء مجموعہ اشتہارات جلد ۳ صفحہ ۲۶۹، ۲۷۰)

(ترجمہ) ان کو کہہ کہ میرے پاس خدا کی گواہی ہے۔ پس کیا تم ایمان لاؤ گے یا نہیں۔ ان کو کہہ کہ میرے

لے مرزا ایوب بیگ صاحب (مرتّب)
ئے مرزا ایوب بیگ صاحب (مرتّب)

حوالہ صفحہ 96 پر ملاحظہ فرمائیں

۳۰ر جولائی ۱۹۰۳ء الہام کسی کی نسبت یعنی حکایۃً عن الغیر
"کَذَبْتَ[۱]"

(کاپی الہامات حضرت مسیح موعود علیہ السلام صفحہ ۱۳)

۱۹۰۳ء "ایک دن یہ ذکر آگیا کہ دوزخ کے سات دروازے ہیں اور بہشت کے آٹھ ہیں تو مجھے خیال گذرا کہ ایک دروازہ بہشت کا کیوں زیادہ ہے۔ اس پر معًا خدا تعالیٰ نے دل میں ڈالا کہ
"جرائم کے اصول بھی سات ہیں اور محاسن کے بھی سات۔ مگر ایک دروازہ رحمتِ الٰہی کا ہے جو بہشت کے دروازوں میں زیادہ ہے۔"

(البدر جلد ۲ نمبر ۲۹ مورخہ ۷ راگست ۱۹۰۳ء صفحہ ۲۲۷)

۱۱ راگست ۱۹۰۳ء[۲] "اِنِّیْ اَرَی الرَّحْمٰنَ حَلَّ غَضَبُهٗ عَلَی الْاَرْضِ
(ترجمہ) مَیں رحمٰن کو دیکھتا ہوں (یعنی) اگرچہ خدا رحمٰن ہے مگر گناہ حد سے بڑھ گیا ہے جس سے اس کا غضب نازل ہوگیا ہے۔"

(البدر جلد ۲ نمبر ۳۲ مورخہ ۲۸ اگست ۱۹۰۳ء صفحہ ۲۵۲۔ الحکم جلد ۷ نمبر ۳۱ مورخہ ۲۴ اگست ۱۹۰۳ء صفحہ ۶)

۱۴ راگست ۱۹۰۳ء[۳] (۱) یٰسٓ وَالْقُرْاٰنِ الْحَکِیْمِ[۴]۔ اِنَّکَ لَمِنَ الْمُرْسَلِیْنَ۔ عَلٰی صِرَاطٍ مُّسْتَقِیْمٍ۔ تَنْزِیْلَ الْعَزِیْزِ الرَّحِیْمِ[۵]
(۲) اِنَّ اللّٰهَ مَعَ الَّذِیْنَ اتَّقَوْا وَّالَّذِیْنَ هُمْ مُّحْسِنُوْنَ[۶]۔

---

[۱] (ترجمہ از مرتّب) تُو نے جھوٹ بولا۔

[۲] یہ تاریخ کاپی الہامات حضرت مسیح موعود علیہ السلام صفحہ ۱۵ میں درج ہے۔

[۳] یہ تاریخ کاپی الہامات حضرت مسیح موعود علیہ السلام صفحہ ۱۵ میں درج ہے۔

[۴] حضور کی کاپی الہامات صفحہ ۱۵ میں یہ الہام یوں درج ہے یٰسٓ۔ اِنَّکَ لَمِنَ الْمُرْسَلِیْنَ الخ۔ (مرتّب)

[۵] (ترجمہ از مرتّب) (۱) اے سردار پُر حکمت قرآن اس بات کا گواہ ہے کہ تُو خدا کا مُرسل ہے اور راہِ راست پر ہے۔ اس کا نزول اس خدا کی طرف سے ہے جو غالب اور رحم کرنے والا ہے۔

[۶] "خدا ان کے ساتھ ہے جو تقویٰ اختیار کرتے ہیں اور وہ جو نیکوکار ہیں" (حقیقۃ الوحی صفحہ ۱۰۷۔ روحانی خزائن جلد ۲۲ صفحہ ۱۰۵)

حوالہ صفحہ 97 پر ملاحظہ فرمائیں

اور خدا قادر تھا کہ ضرورت کے وقت میں اپنی بُرہان ظاہر کرتا۔

اور پھر فرمایا :-

"اِنَّآ اَرْسَلْنَآ اَحْمَدَ اِلٰی قَوْمِہٖ فَاَعْرَضُوْا وَقَالُوْا کَذَّابٌ اَشِرٌ۔ وَجَعَلُوْا یَشْھَدُوْنَ
عَلَیْہِ وَیَسِیْلُوْنَ کَمَآءٍ مُّنْھَمِرٍ۔ اِنَّ حِبِّیْ قَرِیْبٌ مُّسْتَتِرٌ۔ یَاْتِیْکَ نُصْرَتِیْ۔ اِنِّیْ اَنَا الرَّحْمٰنُ۔
اَنْتَ قَابِلٌ یَّاْتِیْکَ وَابِلٌ۔ اِنِّیْ حَاشِرٌ کُلَّ قَوْمٍ یَّاْتُوْنَکَ جُنُبًا۔ وَاِنِّیْ اَنَرْتُ مَکَانَکَ
تَنْزِیْلٌ مِّنَ اللّٰہِ الْعَزِیْزِ الرَّحِیْمِ۔ بَلَجَتْ اٰیَاتِیْ وَلَنْ یَّجْعَلَ اللّٰہُ لِلْکٰفِرِیْنَ
عَلَی الْمُؤْمِنِیْنَ سَبِیْلًا۔ اَنْتَ مَدِیْنَۃُ الْعِلْمِ۔ طَیِّبٌ مَّقْبُوْلُ الرَّحْمٰنِ۔ وَاَنْتَ اسْمِیَ الْاَعْلٰی۔
بُشْرٰی لَکَ فِیْ ھٰذِہِ الْاَیَّامِ۔ اَنْتَ مِنِّیْ یَآ اِبْرَاھِیْمُ۔ اَنْتَ الْقَآئِمُ عَلٰی نَفْسِہٖ۔
مَظْھَرُ الْحَیِّ۔ وَاَنْتَ مِنِّیْ مَبْدَءُ الْاَمْرِ۔ اَنْتَ مِنْ مَّآئِنَا وَھُمْ مِنْ فَشَلٍ۔ اَمْ
یَقُوْلُوْنَ نَحْنُ جَمِیْعٌ مُّنْتَصِرٌ۔ سَیُھْزَمُ الْجَمْعُ وَیُوَلُّوْنَ الدُّبُرَ۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ
الَّذِیْ جَعَلَ لَکُمُ الصِّھْرَ وَالنَّسَبَ۔ اَنْذِرْ قَوْمَکَ وَقُلْ اِنِّیْ نَذِیْرٌ مُّبِیْنٌ۔ اِنَّآ اَخْرَجْنَا
لَکَ زُرُوْعًا یَّآ اِبْرَاھِیْمُ۔ قَالُوْا لَنُھْلِکَنَّکَ قَالَ لَاخَوْفٌ عَلَیْکُمْ لَاَغْلِبَنَّ اَنَا وَرُسُلِیْ۔
وَاِنِّیْ مَعَ الْاَفْوَاجِ اٰتِیْکَ بَغْتَۃً۔ وَاِنِّیْ اَمُوْجُ مَوْجَ الْبَحْرِ۔ اِنَّ فَضْلَ اللّٰہِ لَاٰتٍ۔ وَ
لَیْسَ لِاَحَدٍ اَنْ یَّرُدَّ مَا اَتٰی۔ قُلْ اِیْ وَرَبِّیْٓ اِنَّہٗ لَحَقٌّ لَا یَتَبَدَّلُ وَلَا یَخْفٰی وَیَنْزِلُ
مَا تَعْجَبُ مِنْہُ وَحْیٌ مِّنْ رَّبِّ السَّمٰوٰتِ الْعُلٰی۔ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ۔ یَعْلَمُ کُلَّ شَیْءٍ وَّ
یَرٰی۔ اِنَّ اللّٰہَ مَعَ الَّذِیْنَ اتَّقَوْا وَّالَّذِیْنَ ھُمْ یُحْسِنُوْنَ الْحُسْنٰی۔ تُفَتَّحُ لَھُمْ
اَبْوَابُ السَّمَآءِ۔ وَلَھُمْ بُشْرٰی فِی الْحَیٰوۃِ الدُّنْیَا۔ اَنْتَ تُرَبّٰی فِیْ حِجْرِ النَّبِیِّ۔
وَاَنْتَ[1] تَسْکُنُ قُنَنَ الْجِبَالِ وَاِنِّیْ مَعَکَ فِیْ کُلِّ حَالٍ۔

ترجمہ :- ہم نے احمد کو اس کی قوم کی طرف بھیجا تب لوگوں نے کہا کہ یہ کذّاب ہے۔ اور انہوں نے اس پر گواہیاں دیں اور سیلاب کی طرح اُس پر گرے۔ اُس نے کہا کہ میرا دوست قریب ہے مگر پوشیدہ۔ تجھے میری مدد آئے گی۔ مَیں رحمٰن ہوں۔ تُو قابلیت رکھتا ہے اِس لئے تُو ایک بزرگ بارش کو پائے گا۔ مَیں ہر یک قوم میں سے گروہ کے گروہ تیری طرف بھیجوں گا۔ مَیں نے تیرے مکان کو روشن کیا۔ یہ اُس خدا کا کلام ہے جو عزیز اور رحیم ہے اور اگر کوئی کہے کہ کیونکر ہم جانیں کہ یہ خدا کا کلام ہے تو اُن کے لئے یہ علامت ہے کہ یہ کلام نشانوں کے ساتھ اُترا ہے اور خدا ہرگز کافروں کو یہ موقع نہیں دے گا کہ مومنوں پر کوئی واقعی اعتراض کرسکیں۔ تُو علم کا شہر ہے۔ طیّب اور خدا کا مقبول۔ اور تُو میرا سب سے بڑا نام ہے۔ تجھے ان دنوں میں خوشخبری ہو۔ اے ابراہیم تُو مجھ سے ہے تُو خدا کے

---

[1] اِس الہام کا ترجمہ متن میں نہیں آیا حاشیہ میں دیا گیا ہے۔ دیکھئے آگے صفحہ ۳۲۱ پر۔ (مرتّب)

حوالہ صفحہ 97 پر ملاحظہ فرمائیں

نفس پر قائم ہے زندہ خدا کا مظہر اور تُو مجھ سے امرِ مقصود کا مبدء ہے۔ اور تُو ہمارے پانی سے ہے اور دوسرے لوگ فشل سے۔ کیا یہ کہتے ہیں کہ ہم ایک بڑی جماعت ہیں۔ اِنتقام لینے والے۔ یہ سب بھاگ جائیں گے اور پیٹھ پھیر لیں گے۔ وہ خدا قابلِ تعریف ہے جس نے تجھے دامادی اور آبائی عزّت بخشی۔ اپنی قوم کو ڈرا اور کہہ کہ مَیں خدا کی طرف سے ڈرانے والا ہوں۔ ہم نے کئی کھیت تیرے لئے تیار کر رکھے ہیں اے ابراہیم۔ اور لوگوں نے کہا کہ ہم تجھے ہلاک کریں گے مگر خدا نے اپنے بندہ کو کہا یہ کچھ خوف کی جگہ نہیں مَیں اور میرے رسول غالب ہوں گے۔ اور مَیں اپنی فوجوں کے ساتھ عنقریب آؤں گا مَیں سمندر کی طرح موجزنی کروں گا۔ خدا کا فضل آنے والا ہے اور کوئی نہیں جو اس کو رَدّ کر سکے۔ اور کہہ خدا کی قسم یہ بات سچ ہے اس میں تبدیلی نہیں ہو گی اور نہ وہ چھپی رہے گی، اور وہ امر نازل ہو گا جس سے تُو تعجب کرے گا۔ یہ خدا کی وحی ہے جو اُونچے آسمانوں کا بنانے والا ہے۔ اُس کے سوا کوئی خدا نہیں۔ ہر ایک چیز کو جانتا ہے اور دیکھتا ہے۔ اور وہ خدا اُن کے ساتھ ہے جو اُس سے ڈرتے ہیں اور نیکی کو نیک طور پر ادا کرتے ہیں اور اپنے نیک عملوں کو خوبصورتی کے ساتھ انجام دیتے ہیں۔ وہی ہیں جن کے لئے آسمان کے دروازے کھولے جائیں گے۔ اور دُنیا کی زندگی میں بھی اُن کو بشارتیں ہیں۔ تُو نبی کی کنارِ عاطفت میں پرورش پا رہا ہے......[1] اور مَیں ہر حال میں تیرے ساتھ ہوں۔

اور پھر فرمایا:۔

" وَقَالُوْا اِنْ ھٰذَا اِلَّا اخْتِلَاقٌ۔ اِنَّ ھٰذَا الرَّجُلَ یَجُوْحُ الدِّیْنَ۔ قُلْ جَآءَ الْحَقُّ وَزَھَقَ الْبَاطِلُ۔ قُلْ لَوْکَانَ الْاَمْرُ مِنْ عِنْدِ غَیْرِ اللّٰہِ لَوَجَدْتُّمْ فِیْہِ اخْتِلَافًا کَثِیْرًا۔ ھُوَ الَّذِیْٓ اَرْسَلَ رَسُوْلَہٗ بِالْھُدٰی وَدِیْنِ الْحَقِّ وَتَھْذِیْبِ الْاَخْلَاقِ۔ قُلْ اِنِ افْتَرَیْتُہٗ فَعَلَیَّ اِجْرَامِیْ۔ وَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرٰی عَلَی اللّٰہِ کَذِبًا۔ تَنْزِیْلٌ مِّنَ اللّٰہِ الْعَزِیْزِ الرَّحِیْمِ۔ لِتُنْذِرَ قَوْمًا مَّآ اُنْذِرَ اٰبَآءُ ھُمْ۔ وَلِتَدْعُوَ قَوْمًا اٰخَرِیْنَ۔ عَسَی اللّٰہُ اَنْ یَّجْعَلَ بَیْنَکُمْ وَبَیْنَ الَّذِیْنَ عَادَیْتُمْ مَّوَدَّۃً۔ یَخِرُّوْنَ عَلَی الْاَذْقَانِ سُجَّدًا۔ رَبَّنَا اغْفِرْلَنَآ اِنَّا کُنَّا خَاطِئِیْنَ۔ لَا تَثْرِیْبَ عَلَیْکُمُ الْیَوْمَ۔ یَغْفِرُ اللّٰہُ لَکُمْ وَھُوَ اَرْحَمُ الرّٰحِمِیْنَ۔ اِنِّیْٓ اَنَا اللّٰہُ فَاعْبُدْنِیْ وَلَا تَنْسَنِیْ وَاجْتَھِدْ اَنْ تَصِلَنِیْ وَاسْئَلْ رَبَّکَ وَکُنْ سَئُوْلًا۔ اَللّٰہُ وَلِیٌّ حَنَّانٌ عَلَّمَ الْقُرْاٰنَ۔ فَبِاَیِّ حَدِیْثٍ بَعْدَہٗ تَحْکُمُوْنَ۔ نَزَّلْنَا عَلٰی ھٰذَا الْعَبْدِ رَحْمَۃً۔ وَمَا یَنْطِقُ عَنِ الْھَوٰی۔ اِنْ ھُوَ اِلَّا وَحْیٌ یُّوْحٰی۔ دَنٰی فَتَدَلّٰی فَکَانَ قَابَ قَوْسَیْنِ اَوْ اَدْنٰی۔ ذَرْنِیْ وَالْمُکَذِّبِیْنَ اِنِّیْ مَعَ الرَّسُوْلِ اَقُوْمُ۔ اِنَّ یَوْمِیْ لَفَصْلٌ عَظِیْمٌ۔ وَاِنَّکَ عَلٰی صِرَاطٍ مُّسْتَقِیْمٍ۔ وَاِنَّا نُرِیَنَّکَ بَعْضَ الَّذِیْ

[1] (ترجمہ از مرتب) اور تُو پہاڑوں کی چوٹیوں پر رہتا ہے۔

حوالہ صفحہ 98 پر ملاحظہ فرمائیں

سنہ ۱۸۸۳ء

اَلْفِتْنَةُ هٰهُنَا فَاصْبِرْ كَمَا صَبَرَ اُولُوا الْعَزْمِ

اِس جگہ ایک فتنہ ہے سو اولوا العزم نبیوں کی طرح صبر کر

فَلَمَّا تَجَلّٰى رَبُّهٗ لِلْجَبَلِ جَعَلَهٗ دَكًّا

جب خدا مشکلات کے پہاڑ پر تجلی کرے گا تو اِنہیں پاش پاش کر دے گا

قُوَّةُ الرَّحْمٰنِ لِعُبَيْدِ اللّٰهِ الصَّمَدِ

یہ خدا کی قوت ہے کہ جو اپنے بندے کے لئے وہ غنی مُطلق ظاہر کرے گا۔

مَقَامٌ لَا تَتَرَقَّى الْعَبْدُ فِيْهِ بِسَعْيِ الْاَعْمَالِ۔

یعنی عبد اللہ الصمد ہونا ایک مقام ہے کہ جو بطریق موہبتِ خاص عطا ہے کوششوں سے حاصل نہیں ہو سکتا۔

يَا دَاوٗدُ عَامِلْ بِالنَّاسِ رِفْقًا وَّاِحْسَانًا۔ وَاِذَا حُيِّيْتُمْ بِتَحِيَّةٍ فَحَيُّوْا بِاَحْسَنَ مِنْهَا۔ وَاَمَّا بِنِعْمَةِ رَبِّكَ فَحَدِّثْ۔ یو مسٹ ڈو وہاٹ آئی ٹولڈ یو[1] تم کو وہ کرنا چاہیئے جو مَیں نے فرمایا ہے۔ اُشْكُرْ نِعْمَتِيْ رَاَيْتَ خَدِيْجَتِيْ۔ اِنَّكَ الْيَوْمَ لَذُوْ حَظٍّ عَظِيْمٍ۔ اَنْتَ مُحَدَّثُ اللّٰهِ۔ فِيْكَ مَادَّةٌ فَارُوْقِيَّةٌ۔

اے داؤد خلق اللہ کے ساتھ رفق اور احسان کے ساتھ معاملہ کر۔ اور سلام کا جواب احسن طور پر دے۔ اور اپنے رَبّ کی نعمت کا لوگوں کے پاس ذکر کر۔ میری نعمت کا شُکر کر کہ تُو نے اُس کو قبل از وقت پایا۔ آج تجھے حظِ عظیم ہے۔ تُو محدّث اللہ ہے۔ تجھ میں مادّہ فاروقی ہے۔

سَلَامٌ عَلَيْكَ يَا اِبْرَاهِيْمُ۔ اِنَّكَ الْيَوْمَ لَدَيْنَا مَكِيْنٌ اَمِيْنٌ۔ ذُوْ عَقْلٍ مَتِيْنٍ۔ حِبُّ اللّٰهِ خَلِيْلُ اللّٰهِ اَسَدُ اللّٰهِ وَصَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ۔ مَا وَدَّعَكَ رَبُّكَ وَمَا قَلٰى۔ اَلَمْ نَشْرَحْ لَكَ صَدْرَكَ۔ اَلَمْ نَجْعَلْ لَكَ سُهُوْلَةً فِيْ كُلِّ اَمْرٍ۔ بَيْتُ الْفِكْرِ وَبَيْتُ الذِّكْرِ۔ وَمَنْ دَخَلَهٗ كَانَ اٰمِنًا۔

تیرے پر سلام ہے اے ابراہیم! تُو آج ہمارے نزدیک صاحبِ مرتبہ اور امانت دار اور قوی العقل ہے اور دوستِ خدا ہے خلیل اللہ ہے۔ اسد اللہ ہے اور محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) پر دُرود بھیج۔

یعنی یہ اُسی نبی کریمؐ کی متابعت کا نتیجہ ہے۔

اور بقیہ ترجمہ یہ ہے کہ خدا نے تجھ کو ترک نہیں کیا اور نہ وہ تجھ پر ناراض ہے۔ کیا ہم نے تیرا سینہ نہیں

---

[1] You must do what I told you.

حوالہ صفحہ 98 پر ملاحظہ فرمائیں

1

حیات قدسی

از قلم

حضرت مولانا غلام رسول قدسی راجیکی

حوالہ صفحہ 90 پر ملاحظہ فرمائیں

۴۰۲

کے ساتھ عدالت میں پیش کر دیا گیا ۔

مرا خواندی و خود بدام آمدی
نظر پختہ تر کن کہ خام آمدی

جھوک مہدی والی

سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے عہد سعادت میں میں نے ایک پنجابی تبلیغی نظم ''جھوک مہدی والی'' کے عنوان سے منظوم کی تھی۔ اس کو حضور اقدسؑ نے سن کر پسند فرمایا۔ اسی طرح حضرت خلیفۃ المسیح اولؓ و حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے بھی سن کر پسندیدگی کا اظہار فرمایا۔ اس نظم کا کچھ حصہ ذیل میں بطور انتخاب کے درج کیا جاتا ہے:۔

انتخاب

سنیاں نی سیؤ☆ ماہی بلے نے ویس☆ نی — چھوڑ مدینہ آ گئے ساڈڑے دیس نی
نبی محمد ہوئے مہدی دے بھیس نی — جھوک☆ مہدی والی ہوئی منظور ئے
قادیئیں وسیا احمد نبی دا نور ئے — نام مولا دے متوں رسول نوں

پاک مسیح احمد مہدی مقبول نوں
جھوک ہادی والی

سُنیاں نی سیؤ مہدی آیا جہان وچ — پتے تے خبراں جیندے لکھے قرآن وچ
آیت حدیثاں دیکھو ایس دی شان وچ — جھوک مہدی والی ہوئی منظور ئے
قادیئیں وسّیا کل نبیاں دا نور ئے — نام مولا دے متوں رسول نوں

حضرت امام مہدی عیسےٰ مقبول نوں
جھوک ہادی والی

آکھاں مُلاں دیکھیں کھول قرآن نوں — سمجھ کے دسّیں ذرا ایس بیان نوں
کیویں توں آکھیں عیسےٰ گیا آسمان نوں — جھوک مہدی والی ہوئی منظور ئے
قادیئیں وسّیا کل نبیاں دا نور ئے — نام مولا دے متوں رسول نوں

☆سہیلیو ☆ لباس ☆ چھوٹا سا گاؤں

حوالہ صفحہ 90 پر ملاحظہ فرمائیں

چھڈو بکھیڑے من لوو مقبول نوں
جھوک ہادی والی

سارے نشان جیہڑے لکھے قرآن وچ — ایسے دے وقت ظاہر ہوئے جہان وچ
دتی گواہی سبھناں ایس دی شان وچ — جھوک مہدی والی ہوئی منظور ئے
قادیئیں وسّیا کل نبیاں دا نور ئے — نام مولا دے متوں رسول نوں
منوں امام مہدی عیسٰی مقبول نوں
جھوک ہادی والی

چن تے سورج اہدے ہوئے سلامی نے — زمین آسمان اہدی وچ غلامی اے
وچ جہان شاھد ایس دے عامی نے — جھوک مہدی والی ہوئی منظور ئے
قادیئیں وسّیا احمدؐ عربی دا نور ئے — نام مولا دے دیکھو رسول نوں
منوں امام مہدی عیسٰی مقبول نوں
جھوک ہادی والی

کھول کے اکھاں ویکھو جنگلاں باراں نوں — پھٹیاں دریاواں نالے نکلیاں نہراں نوں
ڈاک بھی دیکھو نالے ریلاں تے تاراں نوں — جھوک ہادی والی ہوئی منظور ئے
قادیئیں وسّیا کل نبیاں دا نور ئے — نام مولا دے دیکھو رسول نوں
متوں امام چھوڑو بحث فضول نوں
جھوک ہادی والی

ویکھو طوفان نالے ویکھو بھونچالاں نوں — پھڑیا ئے ہویا ملک رنجھاں وبالاں نوں
پکڑے نے ظالم اپنے برے اعمالاں نوں — جھوک ہادی والی ہوئی منظور ئے
قادیئیں وسّیا کل نبیاں دا نور ئے — نام مولا دے متوں رسول نوں
متوں امام مہدی عیسٰے مقبول نوں
جھوک ہادی والی

لکھ ہزاراں موئے مارے طاعون دے — نال بھونچالاں وگے وہن نے خون دے

حوالہ صفحہ 101 پر ملاحظہ فرمائیں

۴۰۴

اجے بھی ظالم منکر وانگ قارون دے جھوک ہادی والی ہوئی منظور ئے
قادیئیں وسّیا کل نبیاں دا نور ئے نام مولا دے منّوں رسول نوں
چھڈو بکھیڑے من لوؤ مقبول نوں
جھوک ہادی والی

پتہ نہ لگا آجے بے فرماناں نوں ہوئے نے منکر دیکھ لکھاں نشاناں نوں
کافر پئے آکھن ظالم اہل ایماناں نوں جھوک مہدی والی ہوئی منظور ئے
قادیئیں وسّیا احمد عربی دا نور ئے نام مولا دے منوں رسول نوں
پاک مسیح احمدؑ مہدی مقبول نوں
جھوک ہادی والی

فتوے نے لائے اہناں پاک امام تے حملے نے کیتے اہناں دین اسلام تے
شور مچائے اہناں ہر مقام تے جھوک ہادی والی ہوئی منظور ئے
قادیئیں وسّیا احمد عربی دا نور ئے نام مولا دے منّوں رسول نوں
بُرا نہ بولو مونہوں ایس مقبول نوں
جھوک ہادی والی

قادیئیں نگری جویں شہر مدینہ ئے آیا جو اوتھے نبی پاک نگینہ ئے
وسّی ہے رحمت کھلا نور خزینہ ئے جھوک ہادی والی ہو گئی منظور ئے
قادیئیں وسّیا کل نبیاں دا نور ئے نام مولا دے ویکھو رسول نوں
منّوں امام احمد مہدی مقبول نوں
جھوک ہادی والی

دیس اساڈے جھولے رحمت دے جھلّے نے آیا رسول در فیض دے کھلّے نے
منکر نے جیہڑے بھیڑے لوک اوہ بھلّے نے جھوک مہدی والی ہوئی منظور ئے
قادیئیں وسّیا کل نبیاں دا نور ئے نام مولا دے منّوں رسول نوں
بُرا نہ بولو مونہوں ایس مقبول نوں
جھوک ہادی والی

حوالہ صفحہ 102 پر ملاحظہ فرمائیں

۴۰۵

واہ۔ وا۔ اوہ لوک جیہڑے قادیئیں جاندے نے مِل کے رسول تائیں فیض پئے پاندے نے
کردے نے بیعت جاناں گھول گھماندے نے جھوک مہدی والی ہوئی منظور ئے
قادیئیں وسّیا کل نبیاں دا نور ئے نام مولا دے متوں رسول نوں
بُرا نہ بولو مونہوں ایس مقبول نوں
جھوک ہادی والی
مہدی امام اساڈا اونویں ہی آیا ئے وچ حدیثاں جیویں نبیؐ فرمایا ئے
قد میانہ گندمی رنگ سوہایا ئے جھوک ہادی والی ہوگئی منظور ئے
قادیئیں وسّیا احمدؐ عربی دا نورئے نام مولا دے متوں رسول نوں!

مہدی ئے چشمہ کوئی حسن جمال دا منہ متور چمکے نور جلال دا
روشن پیشانی دَسّے حسن کمال دا جھوک مہدی والی ہوئی منظور ئے
قادیئیں وسّیا کل نبیاں دا نور ئے نام مولا دے دیکھو رسول نوں!
متوں مسیح احمدؐ مہدی مقبول نوں
جھوک ہادی والی
نک سُو اُچّا سدّھے وال نشانیاں سوہنیاں اکھیں نرگس وانگ مستانیاں
لٹک کے چلے سوہنی چال جیوں جانیاں جھوک ہادی والی ہوئی منظور ئے
قادیئیں وسّیا احمدؐ نبی دا نور ئے نام مولا دے متوں رسول نوں
بُرا نہ بولو مونہوں ایس مقبول نوں
جھوک ہادی والی
مہدی دے متھے چمکے نور رسولؐ دا فتح دا جھنڈا اس دے سر تے جھول دا
راہ دکھایا ایس اصل اصول دا جھوک ہادی والی ہوئی منظور ئے
قادیئیں وسّیا کل نبیاں دا نور ئے نام مولا دے متوں رسول نوں

حوالہ صفحہ 102 پر ملاحظہ فرمائیں

۴۰۶

دیکھو امام مہدی عیسےٰ مقبول نوں
جھوک ہادی والی

آیائے مہدی نال وڈّے اقبال دے — ٹکڑے نے کیتے ایس وڈھ دجّال دے
دین دی حالت پہونچ گئی کمال تے — جھوک ہادی والی ہوئی منظور ئے
قادیئیں وسّیا کل نبیاں دا نور ئے — نام مولا دے متوں رسول نوں
پاک مسیح احمد مہدی مقبول نوں
جھوک ہادی والی

نس گئے دشمن سارے چھوڑ میدان نوں — ہوئی شکست آج وڈے شیطان نوں
کیتا اکلّے مہدی فتح جہان نوں — جھوک ہادی والی ہوئی منظور ئے
قادیئیں وسّیا کل نبیاں دا نور ئے — نام مولا دے متوں رسول نوں
مہدی امام احمد عیسےٰ مقبول نوں
جھوک ہادی والی

ہادی ہے آیا سرتاج رسولاں دا — داڑوا ایہہ رکھے کل درداں تے سُولاں دا
زندہ اس کیتا نام سب مقبولاں دا — جھوک ہادی والی ہوئی منظور ئے
قادیئیں وسیا احمدؐ عربی دا نور ئے — نام مولا دے متوں رسول نوں
بُرا نہ بولو مونہوں ایس مقبول نوں
جھوک ہادی والی

رحمت دے مہینہ کوئی دِٹھے☆ جناب تھیں — فیض دے جھولے آون ملک پنجاب تھیں
فضل ہے ہویا کوئی باجھ حساب تھیں — جھوک ہادی والی ہو گئی منظور ئے
قادیئیں وسّیا احمدؐ عربی دا نور ئے — نام مولا دے متوں رسول نوں
بُرا نہ بولو مونہوں ایس مقبول نوں
جھوک ہادی والی

کُھلے عجیب مسئلے عشق دے باب تھیں — عاشق پئے تھِین کھیوے☆ باجھ شراب تھیں

☆انڈے ☆مست

حوالہ صفحہ 103 پر ملاحظہ فرمائیں

حسن دے جلوے اُٹھے چک حجاب تھیں — جھوک ہادی والی ہو گئی منظور ئے
قادیئیں وسّیا کل نبیاں دا نور ئے — نام مولا دے دیکھو رسول نوں!
متوں مسیح احمدؑ مہدی مقبول نوں
جھوک ہادی والی

گھول گھماواں اپنی جان پیارے توں — مہدی امام احمدؑ نور سُہارے توں
لعل ایہہ سچا لدھا جگ ہے سارے توں — جھوک مہدی والی ہو گئی منظور ئے
قادیئیں وسّیا کل نبیاں دا نور ئے — نام مولا دے متوں رسول نوں
مندا نہ بولو مونہوں ایس مقبول نوں
جھوک ہادی والی

دیکھو نی سیّو لگے بھاگ جہان نوں — تازہ ئے کیتا مولا باغ ایمان نوں
نور نبیاں بھریا زمین آسمان نوں — جھوک مہدی والی ہو گئی منظور ئے
قادیئیں وسّیا کل نبیاں دا نور ئے — نام مولا دے متوں رسول نوں
متوں امام چھڈو بحثاں فضول نوں
جھوک ہادی والی

اٹھو عزیزو کرو توبہ انکار تھیں — مُکھ نہ موڑو ایس نبیؑ دے یار تھیں
بنو نہ منکر ظالم قوم کفار تھیں — جھوک ہادی والی ہوئی منظور ئے
قادیئیں وسّیا کل نبیاں دا نور ئے — نام مولا دے متوں رسول نوں
مہدی امام احمد عیسےٰ مقبول نوں
جھوک ہادی والی

کرو کوئی حیلہ پاس ہادی دے جان دا — ویلا نہ ایہہ غفلت وچ گنوان دا
سِکھ لو وَل رُٹھڑے یار منان دا — جھوک ہادی والی ہوئی منظور ئے
قادیئیں وسّیا احمد عربی دا نور ئے — نام مولا دے دیکھو رسول نوں
پاک مسیح احمد مہدی مقبول نوں
جھوک ہادی والی

حوالہ صفحہ 103 پر ملاحظہ فرمائیں

۴۰۸

صدقے میں جاواں احمد عیسےٰ امام تھیں — پتا ایس دتا سانوں اصل اسلام تھیں
فیض دا شربت پیتا ایس دے جام تھیں — جھوک ہادی والی ہو گئی منظور ئے
قادیئیں وسّیا کل نبیاں دا نور ئے — نام مولا دے متوں رسول نوں

دیکھو امام من لوو مقبول نوں
جھوک ہادی والی

کون کوئی ہووے جاوے دیس رسول دے — حال سناوے جیہڑا اگے مقبول دے
کرے دعائیں حق ایس ملوّل دے — جھوک ہادی والی ہوئی منظور ئے
قادیئیں وسّیا کل نبیاں دا نور ئے — نام مولا دے متوں رسول نوں

بُرا نہ آکھو مونہوں ایس مقبول نوں
جھوک ہادی والی

جاندیا راہیا ایس قافلے نال وے — میتھوں بھی سنیں کچھ عرض احوال وے
ماہی دے اگے میرا کریں سوال وے — جھوک مہدی والی ہوئی منظور ئے
قادیئیں وسّیا کل نبیاں دا نور ئے — نام مولا دے متوں رسول نوں

مہدی امام عیسےٰ احمدؐ مقبول نوں
جھوک ہادی والی

کرم دی نظر اک لوڑاں☆ سرکار دی — میں بھی ہاں بندی اک ایس دربار دی
سار☆ آ لیئی کدے اوگن ہار دی — جھوک مہدی والی ہوئی منظور ئے
قادیئیں وسّیا احمد عربی دا نور ئے — نام مولا دے متوں رسول نوں

مہدی امام احمد عیسےٰ مقبول نوں
جھوک ہادی والی

لڑ میں پھڑیا ہادی تیرا ہے آن وے — پَیراں تے ڈِگی اگوں جان نہ جان وے
تیرے نہ باجھوں میرا کوئی ہے مان وے — جھوک ہادی والی ہو گئی منظور ئے
قادیئیں وسّیا احمد عربی دا نور ئے — نام مولا دے متوں رسول نوں

☆ چاہتا ☆ خبر

حوالہ صفحہ 104 پر ملاحظہ فرمائیں

۴۰۹

مہدی امام عیسٰے احمد مقبول نوں
جھوک ہادی والی

بوہڑ کھاں ہادی کدی سار لے میری وے چنگی یا مندی عاجز بندی ہاں تیری وے
ملّی میں بیٹھی جمدی تیری ہاں ڈھیڑی وے جھوک ہادی والی ہوئی منظور ئے
قادیئیں وسّیا کل نبیاں دا نور ئے نام مولا دے متوں رسول نوں
چھڈو بکھیڑے من لؤو مقبول نوں
جھوک ہادی والی

سب گناہیاں وچوں وڈّی بدکار میں حال نہ کوئی کیویں لنگھاں دی پار میں
بوہڑ آ کدے ہادی ہوئی خوار میں جھوک مہدی والی ہو گئی منظور ئے
قادیئیں وسّیا کل نبیاں دا نور ئے نام مولا دے متوں رسول نوں
مہدی امام عیسٰے احمد مقبول نوں
جھوک ہادی والی

رُوداں میں تّتی☆ کیتے عیب میں بھارے نے وچہ گناہاں دن رات گذارے نے
فضل میں منگاں فضلوں پار اتارے نے جھوک ہادی والی ہو گئی منظور ئے
قادیئیں وسّیا احمد عربی دا نور ئے نام مولا دے متوں رسول نوں
چھڈو بکھیڑے نالے بحثاں فضول نوں
جھوک ہادی والی

کون نی سیّو میرے دُکھڑے ونڈے نی درداں دے سُول چبھن دُکھاں دے کنڈے نی
کِس نوں میں آکھاں میری بخت ہی کھنڈے نی جھوک ہادی والی ہوئی منظور ئے
قادیئیں وسّیا کل نبیاں دا نور ئے نام مولا دے متوں رسول نوں
مہدی امام عیسٰے احمد مقبول نوں
جھوک ہادی والی

گوکاں پئی تتّسی میں تاں کنڈھی اُراردی ہوئی اداس جویں گونج پہاڑ دی

☆دُکھی

حوالہ صفحہ 105 پر ملاحظہ فرمائیں

۴۱۰

وچ جدائیاں رو رو وقت گذرا دی — جھوک مہدی والی ہوئی منظور ئے
قادیئیں وسیا احمدؐ عربی دا نور ئے — نام مولا دے متوں رسول نوں
مندا نہ بولو مونہوں ایس مقبول نوں
جھوک — ہادی — والی
ٹھلیں مہانیاں ہُن بیڑا ضرور وے — پار لنگھاویں مینوں پہلڑے پُور وے
دیر نہ کرنی ہووے عرض منظور وے — جھوک مہدی والی ہوئی منظور ئے
قادیئیں وسّیا کل نبیاں دا نور ئے — نام مولا دے متوں رسول نوں
برا نہ بولو مونہوں ایس مقبول نوں
جھوک — ہادی — والی
لدّیں کرواناں☆ جھوک ماہی دے دیس نوں — سنگ دلائیں جیویں بندڑی ایس نوں
چُک مہاراں دیئے چھوڑ پردیس نوں — جھوک ہادی والی ہوئی منظور ئے
قادیئیں وسّیا کل نبیاں دا نور ئے — نام مولا دے متوں رسول نوں
برا نہ بولو مونہوں ایس مقبول نوں
جھوک — ہادی — والی
ڈاہڈی ئے لگی سِک☆ بندڑی ایس نوں — کدوں میں جاساں ربّا ماہی دے دیس نوں
میل کھاں کدی بھٹ پاں پردیس نوں — جھوک ہادی والی ہو گئی منظور ئے
قادیئیں وسّیا احمد عربی دا نور ئے — نام مولا دے متوں رسول نوں
مہدی امام احمد عیسےٰ مقبول نوں
جھوک — ہادی — والی
کیہڑی اوہ گھڑی ویکھاں مکھڑا پاک میں — وچ فراق ماہی رہاں غمناک میں
کون اٹھاوے رووواں پئی وچ خاک میں — جھوک مہدی والی ہو گئی منظور ئے
قادیئیں وسیا احمد عربی دا نور ئے — نام مولا دے متوں رسول نوں
برا نہ بولو مونہوں ایس مقبول نوں
جھوک — ہادی — والی
جھوکاں دسیون ساتھوں دور دوراڈیاں — ملّے نے پینڈے کویں پہنچاں پیادیاں

☆ساربان ☆تڑپ

حوالہ صفحہ 107 پر ملاحظہ فرمائیں

۴۱۱

بوہڑ کھاں ہادی عرضاں من اساڈیاں — جھوک مہدی والی ہوئی منظور ئے
قادیئیں وسیاں احمد عربی دا نور ئے — نام مولا دے متّوں رسول نوں
پاک مسیح احمدؑ مہدی مقبول نوں
جھوک ہادی والی

صدقے میں جاواں میری جان قربان وے — گھول گھمایئے تیتھوں سارا جہان وے
بخش جے بھلّی ہوئی بے فرمان وے — جھوک مہدی والی ہوئی منظور ئے
قادیئیں وسّیا کل نبیاں دا نور ئے — نام مولا دے متّوں رسول نوں
چھڈو بکھیڑے من لوو مقبول نوں
جھوک ہادی والی

میں ای نہ بھلّی میتھوں بھلّیاں چنگیریاں — بخشیں چا فضلوں تقصیراں جو میریاں
چنگی یا مندی جو کچھ بندی میں تیریاں — جھوک ہادی والی ہوئی منظور ئے
قادیئیں وسّیا کل نبیاں دا نور ئے — نام مولا دے دیکھو رسول نوں
برا نہ بولو مونہوں ایس مقبول نوں
جھوک ہادی والی

من لے عرض بخش لے گناہیاں نوں! — رووان میں دیکھ تیریاں بے پرواہیاں نوں
رحم کماویں دھوویں گُل میاہیاں نوں! — جھوک ہادی والی ہوئی منظور ئے
قادیئیں وسیا احمد عربی دا نور ئے — نام مولا دے متّوں رسول نوں!
مہدی امام احمد عیسےٰ مقبول نوں
جھوک ہادی والی

نام خدا دے کدے مَن لے ہاڑے نوں — بخش غلام رسول وچارے نوں
جھڑک نہ دیویں ایس او گنہارے نوں — جھوک مہدی والی ہو گئی منظور ئے
قادیئیں وسیاں کل نبیاں دا نور ئے — نام مولا دے متّوں رسول نوں
برا نہ بولو مونہوں ایس مقبول نوں
جھوک ہادی والی

حوالہ صفحہ 107 پر ملاحظہ فرمائیں

۴۱۲

صدقے میں جاواں تیتھوں جاواں میں واری وے رکھاں امید تیرے کرم دی بھاری وے
کرم جا رحم میں ہاں دُکھاں دی ماری وے جھوک مہدی والی ہوئی منظور ئے
قادیئیں وسّیا کل نبیاں دا نور ئے نام مولا دے متوں رسول نوں
برا نہ بولو مونہوں ایس مقبول نوں
جھوک ہادی والی
عشق شرابوں کرو مست فقیراں نوں نشہ پلاؤ طالب عشق تاثیراں نوں
کرو خلاص بندوں ایہناں اسیراں نوں جھوک ہادی والی ہو گئی منظور ئے
قادیئیں وسّیا احمد عربی دا نور ئے نام مولا دے متوں رسول نوں
پاک مسیح احمد مہدی مقبول نوں
جھوک ہادی والی
میں ہاں غلام رسول دی ذات دا راجیکی پنڈ امیرا۔ ضلع گجرات دا
فضل میں منگاں لوڑاں فیض نجات دا جھوک مہدی والی ہو گئی منظور ئے
قادیئیں وسیا احمد عربی دا نور ئے نام مولا دے متوں رسول نوں
مندا نہ بولو مونہوں ایس مقبول نوں
۱۳۲۴ جھوک ہادی والی
تیراں سو چوی سی تاریخ رسولؐ دی جدوں ایہہ لکھی جھوک مہدی مقبول دی
رکھاں امید فضلوں شرف قبول دی جھوک ہادی والی ہو گئی منظور ئے
قادیئیں وسّیا احمد عربی دا نور ئے نام مولا دے متوں رسول نوں
مہدی امام عیسےٰ احمد مقبول نوں
جھوک ہادی والی

ایک رؤیا

حضرت خلیفۃ المسیح اولؓ کے زمانہ خلافت میں بعض ممبران صدر انجمن احمدیہ نے جو خلافت ثانیہ کے دور میں غیر مبایعین کے لیڈر بنے، یہ سوال اٹھایا تھا کہ چونکہ صدر انجمن احمدیہ کو

تــــذکــــرہ

مجموعہ

الہامات ، کشوف و رؤیا

حضرت مرزا غلام احمد قادیانی

مسیح موعود و مہدی معہود علیہ السلام

حوالہ صفحہ 110 پر ملاحظہ فرمائیں

۱۸۹۱ء "چونکہ میری توجہ پر مجھے ارشاد ہو چکا ہے کہ

اُدْعُوْنِیْ اَسْتَجِبْ لَکُمْ

اور مجھے یقین دلایا گیا ہے کہ اگر آپ[1] تقویٰ کا طریق چھوڑ کر ایسی گستاخی[2] کریں گے اور آیت لَا تَقْفُ مَا لَیْسَ لَکَ بِہٖ عِلْمٌ کو نظر انداز کر دیں گے تو ایک سال تک اس گستاخی کا آپ پر ایسا کھلا کھلا اثر پڑے گا جو دوسروں کے لئے بطور نشان کے ہو جائے گا۔"

(از اشتہار ۱۷ اکتوبر ۱۸۹۱ء تبلیغِ رسالت جلد دوم صفحہ ۳۸ مجموعہ اشتہارات جلد اول صفحہ ۲۴۹)

نومبر ۱۸۹۱ء "رَاَیْتُنِیْ فِی الْمَنَامِ عَیْنَ اللّٰہِ وَتَیَقَّنْتُ اَنَّنِیْ ھُوَ☆ وَلَمْ یَبْقَ لِیْ اِرَادَۃٌ وَّلَا خَطْرَۃٌ وَّلَا عَمَلٌ مِّنْ جِھَۃِ نَفْسِیْ وَصِرْتُ کَاِنَاءٍ مُّنْثَلِمٍ بَلْ کَشَیْءٍ تَاَبَطَہٗ شَیْءٌ اٰخَرُ وَاَخْفَاہُ فِیْ نَفْسِہٖ حَتّٰی مَا بَقِیَ مِنْہُ اَثَرٌ وَّلَا رَآئِحَۃٌ وَّصَارَ کَالْمَفْقُوْدِیْنَ۔

وَاَعْنِیْ بِعَیْنِ اللّٰہِ رُجُوْعَ الظِّلِّ اِلٰی اَصْلِہٖ وَغَیْبُوْبَتَہٗ فِیْہِ کَمَا یَجْرِیْ مِثْلُ ھٰذِہِ الْحَالَاتِ فِیْ بَعْضِ الْاَوْقَاتِ عَلَی الْمُحِبِّیْنَ۔ وَتَفْصِیْلُ ذَالِکَ اَنَّ اللّٰہَ اِذَا اَرَادَ شَیْئًا مِّنْ نِّظَامِ الْخَیْرِ جَعَلَنِیْ مِنْ تَجَلِّیَاتِہِ الذَّاتِیَّۃِ بِمَنْزِلَۃِ مَشِیَّتِہٖ وَعِلْمِہٖ وَجَوَارِحِہٖ وَتَوْحِیْدِہٖ وَتَفْرِیْدِہٖ لِاِتْمَامِ مُرَادِہٖ وَتَکْمِیْلِ مَوَاعِیْدِہٖ کَمَا جَرَتْ عَادَتُہٗ بِالْاَبْدَالِ وَالْاَقْطَابِ وَالصِّدِّیْقِیْنَ۔

☆ (مضمون بالا کا مفہوم بزبانِ اُردو حضورؑ کے الفاظ میں)

"مَیں نے اپنے ایک کشف میں دیکھا کہ مَیں خود خدا[3] ہوں اور یقین کیا کہ وہی ہوں اور میرا اپنا کوئی ارادہ اور کوئی خیال اور کوئی عمل نہیں رہا اور مَیں ایک سوراخ دار برتن کی طرح ہو گیا ہوں یا اُس شے کی طرح جسے کسی دوسری شے نے اپنی بغل میں دبا لیا ہو اور اُسے اپنے اندر بالکل مخفی کر لیا ہو یہاں تک کہ اُس کا کوئی نام و نشان باقی نہ رہ گیا ہو۔ اِس اثناء میں مَیں نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ کی رُوح مجھ پر محیط ہو گئی اور میرے جسم پر مستولی ہو کر اپنے وجود میں مجھے

---

[1] مولوی سیّد نذیر حسین صاحب دہلوی۔ (مرتّب) [2] یعنی "ایک مجلس میں میرے تمام دلائل وفاتِ مسیح سُن کر اللہ جلّ شانہٗ کی تین مرتبہ قسم کھا کر یہ کہہ دیجئے کہ یہ دلائل صحیح نہیں ہیں اور صحیح اور یقینی امر یہی ہے کہ حضرت مسیح ابنِ مریم زندہ بجسدہ العنصری آسمان کی طرف اُٹھائے گئے ہیں۔"

(اشتہار ۱۷ اکتوبر ۱۸۹۱ء تبلیغِ رسالت جلد دوم صفحہ ۳۸ مجموعہ اشتہارات جلد اول صفحہ ۲۴۸، ۲۴۹)

[3] خواب میں اگر کوئی دیکھے کہ وہ خدا بن گیا ہے تو اس کی یہ تعبیر ہوگی "اِھْتَدٰی اِلَی الصِّرَاطِ الْمُسْتَقِیْمِ"۔ (تعطیر الانام فی تعبیر المنام باب الالف از ابنِ سیرین مصری صفحہ ۹) کہ اس شخص کو سیدھی راہ کی طرف ہدایت ملی۔ (مرتّب)

حوالہ صفحہ 110 پر ملاحظہ فرمائیں

فَرَأَيْتُ أَنَّ رُوْحَهٗ أَحَاطَ عَلَيَّ وَاسْتَوٰى عَلٰى جِسْمِيْ وَلَفَّنِيْ فِيْ ضِمْنِ وُجُوْدِهٖ حَتّٰى مَا بَقِيَ مِنِّيْ ذَرَّةٌ وَكُنْتُ مِنَ الْغَائِبِيْنَ. وَنَظَرْتُ إِلٰى جَسَدِيْ فَإِذَا جَوَارِحِيْ جَوَارِحُهٗ وَعَيْنِيْ عَيْنُهٗ وَأُذُنِيْ أُذُنُهٗ وَلِسَانِيْ لِسَانُهٗ. أَخَذَنِيْ رَبِّيْ وَاسْتَوْفَانِيْ وَأَكَّدَ الْاِسْتِيْفَاءَ حَتّٰى كُنْتُ مِنَ الْفَانِيْنَ. وَوَجَدْتُ قُدْرَتَهٗ وَقُوَّتَهٗ تَفُوْرُ فِيْ نَفْسِيْ وَأُلُوْهِيَّتَهٗ تَتَمَوَّجُ فِيْ رُوْحِيْ وَضُرِبَتْ حَوْلَ قَلْبِيْ سُرَادِقَاتُ الْحَضْرَةِ وَدَقَّقَ نَفْسِيْ سُلْطَانُ الْجَبَرُوْتِ. فَمَا بَقِيْتُ وَمَا بَقِيَ إِرَادَتِيْ وَلَا مُنَايَ. وَانْهَدَمَتْ عِمَارَةُ نَفْسِيْ كُلُّهَا وَتَرَاءَتْ عِمَارَاتُ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ. وَمَحَتْ أَطْلَالُ وُجُوْدِيْ وَعَفَتْ بَقَايَا أَنَانِيَّتِيْ وَمَا بَقِيَتْ ذَرَّةٌ مِّنْ هُوِيَّتِيْ وَالْأُلُوْهِيَّةُ غَلَبَتْ عَلَيَّ غَلَبَةً شَدِيْدَةً تَامَّةً وَجُذِبْتُ إِلَيْهَا مِنْ شَعْرِ رَأْسِيْ إِلٰى أَظْفَارِ أَرْجُلِيْ فَكُنْتُ لُبًّا بِلَا قُشُوْرٍ وَدُهْنًا بِغَيْرِ ثُفْلٍ وَبُدُوْرٍ وَبُوْعِدَ بَيْنِيْ وَبَيْنَ نَفْسِيْ فَكُنْتُ كَشَيْءٍ لَّا يُرٰى أَوْ كَقَطْرَةٍ رَجَعَتْ إِلَى الْبَحْرِ فَسَتَرَهُ الْبَحْرُ بِرِدَائِهٖ وَكَانَ تَحْتَ أَمْوَاجِ الْيَمِّ كَالْمَسْتُوْرِيْنَ. فَكُنْتُ فِيْ هٰذِهِ الْحَالَةِ لَا أَدْرِيْ مَا كُنْتُ مِنْ قَبْلُ وَمَا كَانَ وُجُوْدِيْ وَكَانَتِ الْأُلُوْهِيَّةُ نَفَذَتْ فِيْ عُرُوْقِيْ وَأَوْتَارِيْ وَأَجْزَاءِ أَعْصَابِيْ وَرَأَيْتُ وُجُوْدِيْ كَالْمَنْهُوْبِيْنَ. وَكَانَ اللّٰهُ اسْتَخْدَمَ جَمِيْعَ جَوَارِحِيْ وَمَلَكَهَا بِقُوَّةٍ لَّا يُمْكِنُ زِيَادَةٌ عَلَيْهَا فَكُنْتُ مِنْ أَخْذِهٖ وَتَنَاوُلِهٖ كَأَنِّيْ لَمْ أَكُنْ مِّنَ الْكَائِنِيْنَ. وَكُنْتُ أَتَيَقَّنُ أَنَّ جَوَارِحِيْ لَيْسَتْ جَوَارِحِيْ بَلْ جَوَارِحُ اللّٰهِ تَعَالٰى وَكُنْتُ أَتَخَيَّلُ أَنِّي انْعَدَمْتُ بِكُلِّ وُجُوْدِيْ وَانْسَلَخْتُ مِنْ كُلِّ هُوِيَّتِيْ.

پنہاں کرلیا یہاں تک کہ میرا کوئی ذرہ بھی باقی نہ رہا اور مَیں نے اپنے جسم کو دیکھا تو میرے اعضاء اُس کے اعضاء اور میری آنکھ اُس کی آنکھ اور میرے کان اُس کے کان اور میری زبان اُس کی زبان بن گئی تھی۔ میرے رَبّ نے مجھے پکڑا اور ایسا پکڑا کہ مَیں بالکل اس میں محو ہوگیا اور مَیں نے دیکھا کہ اُس کی قدرت اور قوت مجھ میں جوش مارتی ہے اور اُس کی اُلوہیت مجھ میں موجزن ہے۔ حضرتِ عزّت کے خیمے میرے دِل کے چاروں طرف لگائے گئے اور سلطانِ جبروت نے میرے نفس کو پیس ڈالا سو نہ تو مَیں ہی رہا اور نہ میری کوئی تمنا ہی باقی رہی۔ میری اپنی عمارت گِر گئی اور رَبّ العالمین کی عمارت نظر آنے لگی۔

اور اُلوہیت بڑے زور کے ساتھ مجھ پر غالب ہوئی اور مَیں سر کے بالوں سے ناخنِ پا تک اس کی طرف کھینچا گیا۔ پھر مَیں ہمہ مغز ہوگیا جس میں کوئی پوست نہ تھا اور ایسا تیل بن گیا جس میں کوئی مَیل نہیں تھی اور مجھ میں اور میرے نفس میں جُدائی ڈال دی گئی۔ پس مَیں اُس شے کی طرح ہوگیا جو نظر نہیں آتی یا اُس قطرہ کی طرح جو دریا میں جا ملے اور دریا اُس کو اپنی چادر کے نیچے چھپالے۔ اس حالت میں مَیں نہیں جانتا تھا کہ اس سے پہلے مَیں کیا تھا اور میرا وجود کیا تھا اُلوہیت میرے رگوں اور پٹھوں میں سرایت کرگئی اور مَیں بالکل اپنے آپ سے کھویا گیا اور اللہ تعالیٰ نے میرے سب اعضاء اپنے کام میں لگائے اور اس زور سے اپنے قبضہ میں کرلیا کہ اُس سے زیادہ ممکن نہیں۔ چنانچہ اس کی گرفت سے

حوالہ صفحہ 110 پر ملاحظہ فرمائیں

۱۵۴

وَالْاٰنَ لَامُنَازِعَ وَلَاشَرِيْكَ وَلَاقَابِضَ يُزَاحِمُ۔ دَخَلَ رَبِّيْ عَلٰى وُجُوْدِيْ وَكَانَ كُلُّ غَضَبِيْ وَ حِلْمِيْ وَحُلْوِيْ وَمُرِّيْ وَحَرَكَتِيْ وَسُكُوْنِيْ لَهٗ وَمِنْهُ۔ وَصِرْتُ مِنْ نَّفْسِيْ كَالْخَالِيْنَ۔ وَبَيْنَمَا اَنَا فِيْ هٰذِهِ الْحَالَةِ كُنْتُ اَقُوْلُ اِنَّا نُرِيْدُ نِظَامًا جَدِيْدًا وَسَمَآءً جَدِيْدَةً وَّ اَرْضًا جَدِيْدَةً فَخَلَقْتُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ اَوَّلًا بِصُوْرَةٍ اِجْمَالِيَّةٍ لَّا تَفْرِيْقَ فِيْهَا وَلَا تَرْتِيْبَ۔ ثُمَّ فَرَّقْتُهَا وَ رَتَّبْتُهَا بِوَضْعٍ هُوَ مُرَادُ الْحَقِّ وَكُنْتُ اَجِدُ نَفْسِيْ عَلٰى خَلْقِهَا كَالْقَادِرِيْنَ ثُمَّ خَلَقْتُ السَّمَآءَ الدُّنْيَا وَقُلْتُ اِنَّا زَيَّنَّا السَّمَآءَ الدُّنْيَا بِمَصَابِيْحَ ثُمَّ قُلْتُ الْاٰنَ نَخْلُقُ الْاِنْسَانَ مِنْ سُلَالَةٍ مِّنْ طِيْنٍ۔ ثُمَّ انْحَدَرْتُ مِنَ الْكَشْفِ اِلَى الْاِلْهَامِ فَجَرٰى عَلٰى لِسَانِيْ

اَرَدْتُّ اَنْ اَسْتَخْلِفَ فَخَلَقْتُ اٰدَمَ اِنَّا خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ فِيْٓ اَحْسَنِ تَقْوِيْمٍ وَكُنَّا كَذٰلِكَ خَالِقِيْنَ۔

مَیں بالکل معدوم ہوگیا اور مَیں اُس وقت یقین کرتا تھا کہ میرے اعضاء میرے نہیں بلکہ اللہ تعالیٰ کے اعضاء ہیں اور مَیں خیال کرتا تھا کہ مَیں اپنے سارے وجود سے معدوم اور اپنی ہُویّت سے قطعاً نکل چکا ہوں۔ اَب کوئی شریک اور مُنازع روک کرنے والا نہیں رہا۔ خدا تعالیٰ میرے وجود میں داخل ہوگیا اور میرا غضب اور حلم اور تلخی اور شیرینی اور حرکت اور سکون سب اسی کا ہوگیا اور اس حالت میں مَیں یُوں کہہ رہا تھا کہ ہم ایک نیا نظام اور نیا آسمان اور نئی زمین چاہتے ہیں۔ سومَیں نے پہلے تو آسمان اور زمین کو اجمالی صورت میں پَیدا کیا جس میں کوئی ترتیب اور تفریق نہ تھی۔ پھر مَیں نے منشاءِ حق کے موافق اس کی ترتیب اور تفریق کی اور مَیں دیکھتا تھا کہ مَیں اس کے خلق پر قادر ہوں۔ پھر مَیں نے آسمانِ دُنیا کو پیدا کیا اور کہا اِنَّا زَيَّنَّا السَّمَآءَ الدُّنْيَا بِمَصَابِيْحَ۔ پھر مَیں نے کہا اَب ہم انسان کو مٹی کے خلاصہ سے پیدا کریں گے۔ پھر میری حالت کشف سے الہام کی طرف منتقل ہوگئی اور میری زبان پر جاری ہوُا اَرَدْتُّ اَنْ اَسْتَخْلِفَ فَخَلَقْتُ اٰدَمَ اِنَّا خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ فِيْٓ اَحْسَنِ تَقْوِيْمٍ[1]"

(کتاب البریّہ صفحہ ۷۸، ۷۹۔ روحانی خزائن جلد ۱۳ صفحہ ۱۰۳ تا ۱۰۵)

(ب) ایک دفعہ کشفی رنگ میں مَیں نے دیکھا کہ مَیں نے نئی زمین اور نیا آسمان پیدا کیا اور پھر مَیں نے کہا کہ آؤ اب انسان کو پَیدا کریں۔ اس پر نادان مولویوں نے شور مچایا کہ دیکھو اَب اِس شخص نے خدائی کا دعویٰ کیا۔ حالانکہ اُس کشف سے یہ مطلب تھا کہ خدا میرے ہاتھ پر ایک ایسی تبدیلی پیدا کرے گا کہ گویا آسمان اور زمین نئے ہوجائیں گے اور حقیقی انسان پیدا ہوں گے۔" (چشمۂ مسیحی صفحہ ۸۰ حاشیہ۔ روحانی خزائن جلد ۲۰ صفحہ ۳۷۵، ۳۷۶)

---

[1] (ترجمہ از مرتب) مَیں نے ارادہ کیا کہ خلیفہ بناؤں تو مَیں نے آدم کو پیدا کیا۔ یقیناً ہم نے انسان کو احسن تقویم میں پیدا کیا ہے۔

حوالہ صفحہ 110 پر ملاحظہ فرمائیں

وَ اُلْقِیَ فِیْ قَلْبِیْ اَنَّ اللّٰہَ اِذَا اَرَادَ اَنْ یَّخْلُقَ اٰدَمَ فَیَخْلُقُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ فِیْ سِتَّۃِ اَیَّامٍ وَّ یَخْلُقُ کُلَّ مَا لَا بُدَّ مِنْہُ فِی السَّمَآءِ وَالْاَرْضِیْنَ۔ ثُمَّ فِیْ اٰخِرِ الْیَوْمِ السَّادِسِ یَخْلُقُ اٰدَمَ۔ وَ کَذَالِکَ جَرَتْ عَادَتُہٗ فِی الْاَوَّلِیْنَ وَالْاٰخِرِیْنَ وَ اُلْقِیَ فِیْ قَلْبِیْ اَنَّ ھٰذَا الْخَلْقَ الَّذِیْ رَاَیْتُہٗ اِشَارَۃٌ اِلٰی تَائِیْدَاتٍ سَمَاوِیَّۃٍ وَّ اَرْضِیَّۃٍ وَّ جَعْلِ الْاَسْبَابِ مُوَافِقَۃً لِّلْمَطْلُوْبِ وَخَلْقِ کُلِّ فِطْرَۃٍ مُّنَاسِبَۃٍ مُّسْتَعِدَّۃٍ لِّلُحُوْقٍ بِالصَّالِحِیْنَ الطَّیِّبِیْنَ۔

وَ اُلْقِیَ فِیْ بَالِیْ اَنَّ اللّٰہَ یُنَادِیْ کُلَّ فِطْرَۃٍ صَالِحَۃٍ مِّنَ السَّمَآءِ وَ یَقُوْلُ کُوْنِیْ عَلٰی عُدَّۃٍ لِّنُصْرَۃِ عَبْدِیْ وَ ارْحَلُوْا اِلَیْہِ مُسَارِعِیْنَ۔

وَرَاَیْتُ ذَالِکَ فِیْ رَبِیْعِ الثَّانِیْ ۱۳۰۹ھ۔ فَتَبَارَکَ اللّٰہُ اَصْدَقُ الْمُوْحِیْنَ۔ وَلَا نَعْنِیْ بِھٰذِہِ الْوَاقِعَۃِ کَمَا یُعْنٰی فِیْ کُتُبِ اَصْحَابِ وَحْدَۃِ الْوُجُوْدِ وَمَا نَعْنِیْ بِذَالِکَ مَا ھُوَ مَذْھَبُ الْحُلُوْلِیِّیْنَ بَلْ ھٰذِہِ الْوَاقِعَۃُ تُوَافِقُ حَدِیْثَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَعْنِیْ بِذَالِکَ حَدِیْثَ الْبُخَارِیِّ فِیْ بَیَانِ مَرْتَبَۃِ قُرْبِ النَّوَافِلِ لِعِبَادِ اللّٰہِ الصَّالِحِیْنَ۔"

(آئینہ کمالاتِ اسلام صفحہ ۵۶۴ تا ۵۶۶ - روحانی خزائن جلد ۵ صفحہ ۵۶۴ تا ۵۶۶)

۱۸۹۱ء "مَیں پہلے خط میں لکھ چکا ہوں کہ ایک آسمانی فیصلہ[۲] کے لئے مَیں مامور ہوں اور اس کے ظاہری انتظام کے درست کرنے کے لئے مَیں نے ۲۷ دسمبر ۱۸۹۱ء کو ایک جلسہ تجویز کیا ہے۔ متفرق مقامات سے اکثر مخلص جمع

---

[۱] (ترجمہ از مرتب) اور میرے دل میں ڈالا گیا کہ جب اللہ تعالیٰ کسی آدمی کو پیدا کرنے کا ارادہ کرتا ہے تو چھ دنوں کے اندر آسمانوں اور زمین کو اور ان تمام چیزوں کو پیدا کرتا ہے جن کا آسمان یا زمین میں پایا جانا ضروری ہوتا ہے۔ اور چھٹے دن کے اخیر میں آدم کو پیدا کرتا ہے اور یہی اس کی سُنّتِ مُستمرہ ہے۔ اور یہ بات بھی میرے دل میں ڈالی گئی کہ نئے آسمان اور زمین کا پیدا کیا جانا جو مَیں نے رُویا میں دیکھا ہے اس میں تائیداتِ سماوی و اَرضی کی طرف اور اصل مقصود کے مناسب حال اسباب پیدا کرنے اور ایسی فطرتوں کو وجود میں لانے کی طرف اشارہ ہے جو صالحین طیّبین میں شامل ہونے کی اہلیت رکھتے ہوں۔ نیز میرے دل میں ڈالا گیا کہ اللہ تعالےٰ ہر ایک فطرتِ قابلہ کو آسمان سے حکم دیتا ہے کہ میرے بندے کی نصرت کے لئے تیار ہو جاؤ اور اس بندے کی طرف دوڑ کر آؤ۔

اور یہ رُؤیا مَیں نے ربیع الثانی ۱۳۰۹ھ میں دیکھی تھی۔ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ عَلٰی ذَالِکَ۔ اور اس سے مراد وحدتِ وجودی لوگوں والا عقیدہ یا حلولیوں والا عقیدہ نہیں بلکہ یہ واقعہ صحیح بخاری کی اس حدیث کے مطابق ہے جس میں نوافل کے ذریعہ سے اللہ کے صالح بندوں کو حاصل ہونے والے مرتبۂ قُرب کا ذکر ہے۔

[۲] "آسمانی فیصلہ" سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اِس طرف اشارہ فرمایا ہے کہ اسلام کی برکات اَب بھی جاری ہیں اور آپ اس مدّعا کے ثابت کرنے کے لئے مامور ہیں۔ (مرتب)

حوالہ صفحہ 110 پر ملاحظہ فرمائیں

النساء والرجال -فجعلني مظهر المسيح عيسى
وزنان رحم کردہ آید پس مرا جائے ظہور مسیح عیسےٰ
عورتوں پر رحم کیا جائے پس مجھ کو مسیح عیسےٰ

ابن مريم لدفع الضرّ وابادة مواد الغواية -
ابن مریم کرد تا کہ مادہ ہائے ضرر وگمراہی را دور فرماید
بن مریم کا مظہر بنایا تا کہ ضرر اور گمراہی کے مادوں کو دور فرمادے

وجعلني مظهر النبى المهدى احمد اكرم
و مرا مظہر مہدی احمد اکرم فرمود
اور مجھ کو مہدی احمد اکرم کا مظہر بنایا

لافاضة الخير واعادة عهاد الدراية والهداية -
کہ تا بمردم خیررا برساند و باران درایت و ہدایت را دوبارہ فرستد
تا کہ لوگوں کو فائدہ پہنچاوے اور درایت اور ہدایت کی بارش کو دوبارہ اتارے

وتطهير الناس من دَرَنِ الغفلة والجناية -
و مردم را از چرک غفلت وگناہگاری پاک کند
اور لوگوں کو غفلت اور گناہگاری کے میل سے پاک کرے

فَجِئْتُ فِى الحلتين المهزودتين المصبّغتين
پس من در دو حلہ زرد رنگ آمدہ ام کہ رنگین ہستند
پس میں زرد رنگ والے دو لباسوں میں آیا ہوں

بصبغ الجلال وصبغ الجمال - واعطيت صفة
برنگ جلال و رنگ جمال - و دادہ شدم صفت
جو جلال اور جمال کے رنگ سے رنگے ہوئے ہیں اور مجھ کو

الافناء والاحياء من الرب الفعال ـ فاما الجلال
فانی کردن و زندہ کردن از پروردگارے کہ بر ہر کار قادراست ۔ مگر جلالے کہ دادہ شدم
فانی کرنے اور زندہ کرنے کی صفت دی گئی ہے اور یہ صفت خدا کی طرف سے مجھ کو ملی ہے لیکن وہ جلال

الذی اعطیت فهو اثرٌ لبروزی العیسوی من
پس آں اثر آں بروز من است کہ عیسوی است از
جو مجھ کو دیا گیا ہے وہ میرے اس بروز کا اثر ہے جو عیسوی بروز ہے اور جو خدا کی

اللّٰه ذی الجلال☆ ـ لابید به شر الشرک المواج
خدائے کہ ذوالجلال است تامن آں بدی شرک را نیست کنم کہ موج زن
طرف سے ہے تا کہ میں اس شرک کی بدی کو نابود کروں جو

الموجود فی عقائد اهل الضلال ـ المشتعل بکمال
و موجود در عقائد گمراہان است و بکمال اشتعال
گمراہوں کے عقیدوں میں موج مار رہی ہے اور موجود ہے اور اپنی پوری بھڑک میں

الاشتعال ـ الذی هو اکبر من کل شرٍّ فی
مشتعل است آنکہ در چشم خدائے دانندہ احوال از ہر شر
بھڑک رہی ہے اور جو حالات کے جاننے والے خدا کی نظر میں ہر ایک بدی سے

☆ قد قلت غیر مرة انی ما اتیت بالسیف ولا السنان. وانما اتیت بالأیات
بارہا گفتہ ام کہ من بہ تیغ و نیزہ نیامدہ ام وجز ایں نیست کہ آمدن من بہ نشانہاست
میں نے کئی دفعہ بتلایا ہے کہ میں تلواروں اور نیزوں کے ساتھ نہیں آیا ہوں بلکہ میرے پاس نشان ہیں اور

والقوة القدسية وحسن البيان. فجلالی من السماء لا بالجنود والاعوان. منه
و قوت قدسیہ و حسن بیان ۔ پس جلال من از آسمان است نہ بہ لشکرہا و مددگاراں ۔منہ
قوت قدسیہ اور حسن بیان ہے ۔ پس میرا جلال آسمانی ہے نہ کہ لشکروں کے ساتھ ۔منہ

حوالہ صفحہ 110 پر ملاحظہ فرمائیں

الحديد. إنّي مع الأفواج آتيک بغتة. إني مع الرسول أجيب، أخطى☆ وأصيب. وقالوا أنّٰى لک هٰذا؟ قل هو اللّٰه عجيبٌ. جاء نی آيل+ واختار، وأدار إصبعه وأشار. إنّ وعد اللّٰه أتٰى، وركل وركى، فطوبٰى لمن وجد ورأى. الأمراض تشاع والنفوس تضاع. إنّي مع الرسول أقوم، أفطر❋ وأصوم، ولن أبرح الأرض إلى الوقت المعلوم، وأجعل لک أنوار القدوم، وأقصدک وأروم، وأعطيک ما يدوم. إنّا نرث الأرض نأكلها من أطرافها. ونُقلوا إلى المقابر. ظفر من اللّٰه وفتح مبين. إن ربی قویّ قدير، إنه قویّ عزيز. حلّ غضبه على الأرض. إنّي صادق صادق، وسيشهد اللّٰه لی. (ترجمة الهندی): ائتنا ياربّنا الأزلیّ الأبدیّ آخذًا للسلاسل. ضاقت الأرض بما رحبت. ربِّ إنی مغلوب فانتصِرْ، فسَحِّقْهم تسحيقًا. (ترجمة الهندی): قوم بعدوا من طريق الحياة الإنسانية. إنّما أمرک إذا أردت شيئا أن تقول له كن فيكون. (ترجمة الهندی): لمّا كنتَ تدخل فی منزلی مرّة بعد مرّة، فانظر هل مطَر سحاب الرحمة أو لا. إنّا أمَتْنا أربعة عشر دوابًّا. ذالک بما عصوا وكانوا يعتدون. (ترجمة الفارسی): إنّ مآل الجاهل جهنم، فإن الجاهل قلّ أن تكون له عاقبة الخير. حصل لی الفتح، حصل لی الغلبة. إنی أُمِرتُ من الرحمٰن، فأْتونی،

☆ سبحانه وتعالى من أن يخطى، فقولُه "أخطى" قد ورد على طريق الاستعارة كمثل لفظ التردد المنسوب إلى اللّٰه تعالى فی الأحاديث. منه

+ المراد من الآيل جبرئيلُ عليه السلام، وكذالک فهّمنی ربّی، ولمّا كان الأَوْل والإيابُ من صفات جبرئيل عليه السلام فلذالک سُمّی بالآيل فی كلام اللّٰه تعالى. منه

❋ فيه إشارةٌ إلى عذاب الطاعون إلى وقتٍ، ثم تأخيرِه إلى وقت، كأنّ اللّٰه يُفطر ويصوم. منه

حوالہ صفحہ 111 پر ملاحظہ فرمائیں

مصطفٰی. إنّ اللّٰه يصلح كلّ أمرك، ويعطيك كلّ مراداتك. ربُّ الأفواج يتوجّه إليك، كذالك يرى الآيات ليُثبتَ أنّ القرآن كتاب اللّٰه وكلمات خرجت من فوهي. يا عيسٰى إنّي متوفّيك ورافعك إليّ وجاعل الذين اتّبعوك فوق الذين كفروا إلٰى يوم القيامة. ثلّة من الأوّلين، وثلّة من الآخرين. إنّي سأرى بريقي، وأرفعك من قدرتي. جاء نذير في الدنيا، فأنكروه أهلها وما قبلوه، ولكن اللّٰه يقبله، ويُظهر صدقه بصولٍ قويٍّ شديدٍ صول بعد صولٍ. أنت منّي بمنزلة توحيدي وتفريدي، فحان أن تعان وتُعرَف بين الناس. أنت منّي بمنزلة عرشي، أنت مني بمنزلة ولدي☆، أنت منّي بمنزلةٍ لا يعلمها الخَلْقُ. نحن أولياؤكم في الحياة الدنيا والآخرة. إذا غضبتَ غضبتُ، وكلّ ما أحببتَ أحببتُ. من عادىٰ لي وليًّا فقد آذنته للحرب. إنّي مع الرسول أقوم، وألوم من يلوم، وأعطيك ما يدوم. يأتيك الفرج. سلامٌ علٰى إبراهيم+. صافيناه ونجّيناه من الغمّ. تفرّدنا بذالك، فاتّخذوا من مقام إبراهيم مصلّٰى. إنّا أنزلناه قريبًا من القاديان. وبالحقّ أنزلناه وبالحق نزل. صدق اللّٰه ورسوله، وكان أمر اللّٰه مفعولًا. الحمد لله الذي جعلك المسيح ابن مريم. لا يُسأل عمّا يفعل وهم يُسألون. آثرك اللّٰه علٰى كلّ شيءٍ. نزلت سُرُرٌ من السّماء، ولٰكن سريرك وُضع فوق كل سرير. يريدون أن يطفئوا نور اللّٰه، ألا إنّ حزب اللّٰه هم الغالبون. لا تخَفْ إنّك أنت الأعلٰى.

☆ سبحان اللّٰه وتعالٰى مما أن يكون له ولد، ولٰكن هذا استعارة كمثل قوله تعالى: فَاذْكُرُوا اللّٰهَ كَذِكْرِكُمْ اٰبَآءَكُمْ ‌ﻟ، والاستعارات كثيرةٌ في القرآن، ولا اعتراض عليها عند أهل العلم والعرفان. فهذا القول ليس بقولٍ منكر، وتجد نظائره في الكتب الإلٰهية وأقوال قومٍ رُوحانيين يُسمّون بالصوفية، فلا تعجلوا علينا يا أهل الفطنة. منه

+ سمّاني ربّي إبراهيم، وكذالك سمّاني بجميع أسماء الأنبياء من آدم إلٰى خاتَمِ الرسل وخيرِ الأصفياء، وقد ذكرته في كتابي "البراهين"، فليرجعْ إليه من كان من الطالبين. منه

حوالہ صفحہ 111 پر ملاحظہ فرمائیں

۴۹

(۱۲۴) جنازہ

تشریح: حضرت مسیح موعودؑ پر اپنے بھائی مرزا غلام قادر صاحب کی وفات سے ایک یوم پہلے یہ الہام ہوا۔ (نزول المسیح صفحہ ۲۲۵ تاریخ نزول الہام قریباً ۱۸۸۱ء)

(۱۲۵) بحسن قبولی دعا بنگر کہ چہ زود دعا قبول میکنم (از مکتوبات احمدیہ جلد اول صفحہ ۲۷ تاریخ نزول الہام ۳ جنوری ۱۸۸۳ء ۲۔ ربیع الاول ۱۳۰۰ھ)

(۱۲۶) لا تقف ما لیس لك بہ علم ولا تقل لشیئ انی فاعل ذٰلك غداً (ترجمہ) جس چیز کا تجھ کو علم نہیں اسکے پیچھے مت پڑ۔ اور کسی شے کی نسبت یہ نہ کہہ میں اسکو کل

(از کتاب مکتوبات احمدیہ جلد اول صفحہ ۲۰ تاریخ نزول الہام ۱۸۸۳ء)

(۱۲۷) کَذَبَ عَلَیْکُمُ الْخَبِیْثُ کَذَبَ عَلَیْکُمُ الْخِنْزِیْرُ عِنَایَۃُ اللّٰہِ حَافِظُكَ اِنِّیْ مَعَكَ اِسْمَعْ وَلَدِیْ۔ اَلَیْسَ اللّٰہُ بِکَافٍ عَبْدَہٗ فَبَرَّاَہُ اللّٰہُ مِمَّا قَالُوْا وَکَانَ عِنْدَ اللّٰہِ وَجِیْھًا۔

(ترجمہ) تم پر خبیث نے جھ ... کی عنایت تیری حافظ ہے میں
تیرے ساتھ ہوں اے م ... پس اللہ تعالےٰ نے اس کو
بری ثابت کیا اُس بات ... کے نزدیک وجیہ تھا۔
(از کتاب مکتو ... مطابق ۱۶ شعبان ۱۳۰۰ھ)

(۱۲۸) قُلْ اِ ... اللّٰہُ۔ اِنِّیْ مُتَوَفِّیْكَ
وَرَافِعُكَ اِلَیَّ وَ ... کَفَرُوْا اِلٰی
یَوْمِ الْقِیٰمَۃِ وَ ... ینك یَجْتَبِیْ مَنْ
یَّشَآءُ مِنْ عِبَادِ ... ین

(ترجمہ) انہیں کہدے ... روا اللہ تم سے محبت کریگا میں
تجھے طبعی طور پر وفات د ... ں کو تیرے منکروں پر قیامت
تک غلبہ دونگا اور انہ ... یب ہے اپنے بندوں میں
سے جسے چاہتا ہے بر ... رہتے ہیں۔
(از مکتوبات احمدیہ جلد ... چند یوم قبل)

(۱۲۹) وَجَاعِلُ الَّذِیْنَ ... کَفَرُوْا اِلٰی یَوْمِ الْقِیٰمَۃِ

مراقسم بخداوند خویش وعظمت او
کہ ہست ایں ہمہ از وحی پاک گفتارم (مسیح موعود)

اَلْبُشْرٰی

جلد اول

یعنی

الہامات و مکاشفات و رویا مورد برکات رحمانی مصدر انوار قرآنی حضرت مسیح موعود وامام مہدی معہود حجۃ اللّٰہ فی الارض جری اللّٰہ فی حلل الانبیاء حضرت سیدنا و مرشدنا حضرت مرزا غلام احمد صاحب علیہ الصلوٰۃ والسلام وعلےٰ آلہٖ واصحابہ

جن کو

حضور مغفور کے ایک ناچیز خادم ابو الفضل محمد منظور الٰہی احمدی جنجوعہ بدوہی ثم القادیانی ولد میاں محمد نصاب خان صاحب جنجوعہ مرحوم مغفور

نے

بعہد خلیفۃ المومنین صدیق ثانی علامہ دوران حامی دین متین سیدنا مولانا حاجی الحرمین الشریفین حضرت حکیم مولانا مولوی نور الدین صاحب بھیروی ثم القادیانی ربیع الاول ۱۳۳۱ ہجری القدس مطابق ماہ فروری ۱۹۱۳ء و ۲۵ سنہ احمدی میں

جمع و مرتب کرکے

باہتمام حافظ ظفر الدین صاحب مینجر

اسلامیہ سٹیم پریس لاہور میں چھپکر شائع ہوا

حوالہ صفحہ 111 پر ملاحظہ فرمائیں

جن کے آنکھ، کان، فہم وغیرہ سب جاتے رہتے ہیں اور حجارہ میں داخل ہیں۔ وہ بھی جہنم میں داخل ہوں گے جو کہ سمجھے ہوئے تو ہیں مگر بعض تعلقاتِ دُنیاوی کی وجہ سے وہ قبول نہیں کرتے۔ معلوم ہوتا ہے اس میں کوئی تجویز ہے اور اس کو ابھی مخفی رکھا ہے۔ یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ ترقی ہونے والی ہے اور اللہ کریم کچھ چشم نمائی کرنیوالے ہیں۔ اور یہ بھی فرمایا کہ جو کچھ ہمارے ارادہ میں ہے وہ ہو چکا اَب ٹل نہیں سکتا۔"

(البدر جلد ۱ نمبر ۲ مورخہ ۷ر نومبر ۱۹۰۲ء صفحہ ۱۰، ۱۱)

۱۹۰۲ء "طاعون کا تذکرہ ہو پڑا۔ فرمایا ایک بار مجھے یہ الہام ہوا تھا کہ

خدا قادیان میں نازل ہوگا، اپنے وعدہ کے موافق

اور پھر یہ بھی تھا:۔

اِلَّا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ۔"[1]

(البدر جلد ۱ نمبر ۲ مورخہ ۷ر نومبر ۱۹۰۲ء صفحہ ۱۱۔ الحکم جلد ۶ نمبر ۴۰ مورخہ ۱۰ر نومبر ۱۹۰۲ء صفحہ اوّل)

۳۰ر اکتوبر ۱۹۰۲ء (الف) "نتیجہ خلافِ مُراد ہُوا یا نکلا

آخر کا لفظ ٹھیک یاد نہیں اور یہ بھی پختہ پتہ نہیں کہ یہ الہام کس امر کے متعلق ہے۔"

(البدر جلد ۱ نمبر ۲ مورخہ ۷ر نومبر ۱۹۰۲ء صفحہ ۱۶)

(ب) "نتیجہ خلافِ اُمید ہے"

(الحکم جلد ۶ نمبر ۴۰ مورخہ ۱۰ر نومبر ۱۹۰۲ء صفحہ ۱۱)

۶ر نومبر ۱۹۰۲ء "۶ر نومبر ۱۹۰۲ء کی شام کو میرے دل میں ڈالا گیا کہ ایک قصیدہ مقام مُدّ کے مباحثہ کے متعلق بناؤں۔"

(اعجاز احمدی صفحہ ۸۹۔ روحانی خزائن جلد ۱۹ صفحہ ۲۰۳)

۱۹۰۲ء "فَقَدْ سَرَّنِیْ فِیْ ھٰذِہِ الصَّوْرِ صُوْرَۃٌ[2]

لِیَذْ فَعَ رَبِّیْ کُلَّمَا کَانَ یَحْشُرُ"

---

[1] (ترجمہ از مرتب) سوائے مومنوں اور نیک عمل کرنے والوں کے۔

[2] "ھٰذَا الشِّعْرُ مِنْ وَّحْیِ اللّٰہِ تَعَالٰی جَلَّ شَانُہٗ" (اعجاز احمدی صفحہ ۴۴ حاشیہ۔ روحانی خزائن جلد ۱۹ صفحہ ۱۵۶)

(ترجمہ از مرتب) یہ شعر اللہ تعالیٰ کی وحی سے ہے۔

حوالہ صفحہ 111 پر ملاحظہ فرمائیں

توجہ فرمائیں!

ہر مسلمان کی خواہش ہے کہ وہ دنیا میں کوئی ایسا کام کرے کہ اللہ و رسول ﷺ خوش ہو جائیں اور موت کے بعد اس کے لیے ذریعہ نجات بنے۔ اسی خواہش کو پانے کے لیے ہم لوگ فرائض کی ادائیگی کے بعد صدقہ وخیرات کرتے ہیں اور تلاش کرتے ہیں کہ ہم اللہ پاک کو راضی کرنے کے لیے اپنے صدقات ایسی جگہ صرف کریں جہاں پر ہمیں زیادہ سے زیادہ نیکوں کا فائدہ ہو اور صدقہ جاریہ بن جائے یعنی مرنے کے بعد بھی اس کا ثواب ہمیں ملتا رہے۔

آئیے! ہم آپ کو آپ کی اس نیک خواہش کی تعمیل میں مدد فراہم کریں۔ جیسا کہ پیر مہر علی شاہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ جو ختم نبوت کا کام کرتا ہے حضور خاتم النبیین ﷺ کا دستِ شفقت اس کی پشت پر ہوتا ہے۔ ہم ختم نبوت کا کام کر کے اللہ و رسول ﷺ کی خوشنودی حاصل کر سکتے ہیں۔ ہمیں ہمہ وقت قدمے درمے سخنے ختم نبوت کے عظیم کام میں حصہ لیتے رہنا چاہیے۔

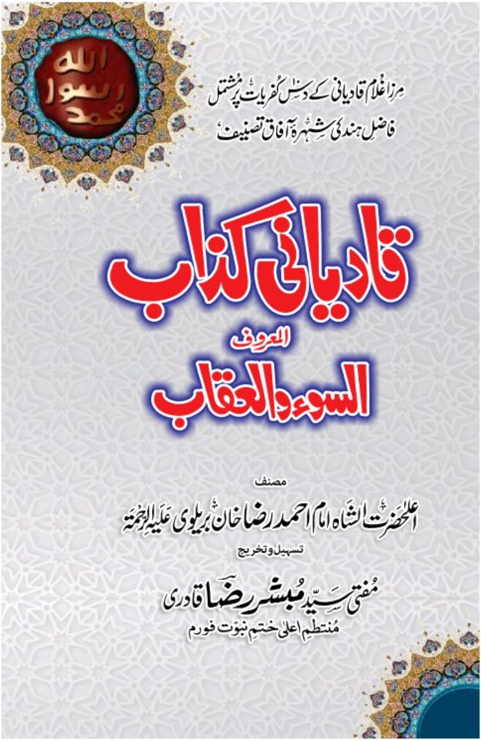
ختم نبوت کے کئی پلیٹ فارمز ہیں جن پر آپ کام کر سکتے ہیں ان کاموں میں سے ایک کام یہ بھی ہے کہ عقیدہ ختم نبوت پر کتب کی اشاعت کی جائے تا کہ کتابی شکل میں جب منکرِ ختم نبوت تک مواد پہنچے گا تو ہو سکتا ہے وہ اس کو پڑھے اور غور وخوض کرے اور واپس اسلام کو قبول کر لے۔ اور ہم نے ایسے بہت سے قادیانی دیکھے ہیں کہ جو ختم نبوت پر لکھی گئی کتب کو پڑھ کر اور تحقیق کر کے قادیانیت کو ترک کر چکے ہیں۔ کتاب کا ایک فائدہ یہ بھی ہے کہ جس گھر میں یا دفتر میں کتاب رکھی ہو گی کبھی نہ کبھی فارغ اوقات میں انسان پڑھنے بیٹھ ہی جاتا ہے اور اس کے ملاقات کرنے والے لوگ بھی کتاب بینی کو اپنے فارغ اوقات کا بہتر مصرف بناتے ہیں۔ اس طرح ایک کتاب بہتوں کی تربیت و اصلاح کا موجب ہوتی ہے۔ پھر یہ بھی ہے کہ کتاب سال ہا سال پڑھی جاتی ہے جب تک کہ وہ پھٹ نہ جائے۔ ہمارے مرنے کے بعد بھی کتاب پڑھی

باتی رہتی ہے اور مرنے کے بعد بھی اس کا تمام تر ثواب ہمیں ہوتا رہتا ہے جو اس کتاب کو لکھتے ہیں، چھپواتے ہیں، خریدتے ہیں، پڑھتے ہیں۔

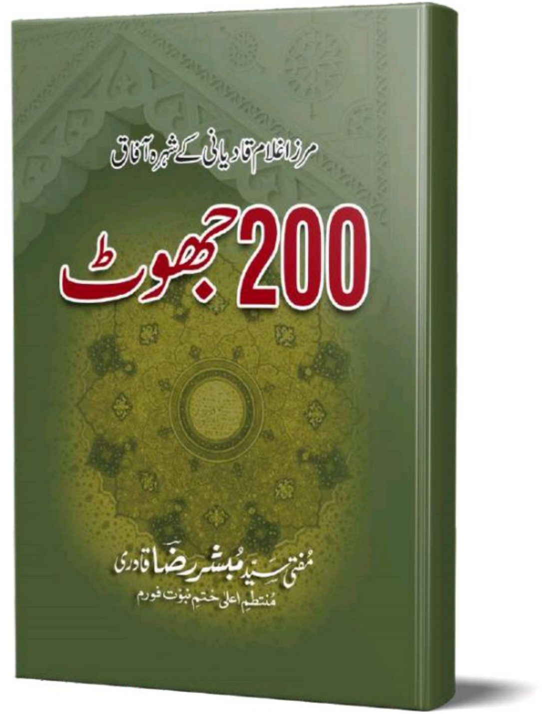
قادیانی لوگ اپنی تبلیغ و اشاعت میں بہت پیسہ لگاتے ہیں حالانکہ ہم سب کو پتہ ہے کہ وہ سراسر جھوٹے ہیں اور اپنے جھوٹے مذہب کی تبلیغ کر رہے ہیں۔مگر ہم لوگ ہیں کہ اپنا پیسہ فضولیات میں صرف کرتے ہیں جہاں سے ہمیں نہ ہی کوئی دینی فائدہ ہوتا ہے اور نہ ہی کوئی دنیاوی فائدہ۔آپ نے اکثر لوگوں کو یہ کہتے سنا ہوگا کہ قادیانیت بہت پھیل رہی ہے۔ایسے لوگوں سے میرا سوال ہوتا ہے کہ آپ نے اس قادیانی فتنہ کی روک تھام کے لیے کیا کیا ہے اور پھر دعویٰ ہمارا یہ ہوتا ہے کہ ہم بہت بڑے عاشق رسول ﷺ ہیں، یہ خشک دعویٰ جات ہیں عمل چیز تو عمل کرنا ہے نہ کہ صرف عشق و محبت کے دعوے کیے جانا۔لہذا میرا آپ تمام دردمندانِ اسلام سے عرض ہے کہ ختمِ نبوت کی کتب و رسائل کی اشاعت بڑھا دی جائے تا کہ اس قادیانی فتنہ کی خرافات سے عوام کو متعارف کروایا جاسکے۔اور وہ بھولے بھالے مسلمان جو ان کے جال میں پھنس چکے ہیں یا پھنسنے والے ہیں وہ ان کے کفریہ اور اسلام شکن عقائد کو دیکھ کر اپنے ارادہ سے باز آجائیں اور قادیانیت پر ہمیشہ کے لیے لعنت کر دیں۔

ہماری کئی کتب چھپنے کے انتظار میں ہیں مخیر حضرات ان کتب کو چھپوا کر دنیا کے طول و عرض میں پھیلائیں۔ہماری کتب کی چھپوائی کے لیے ہم سے وٹس ایپ پر رابطہ کریں شکریہ

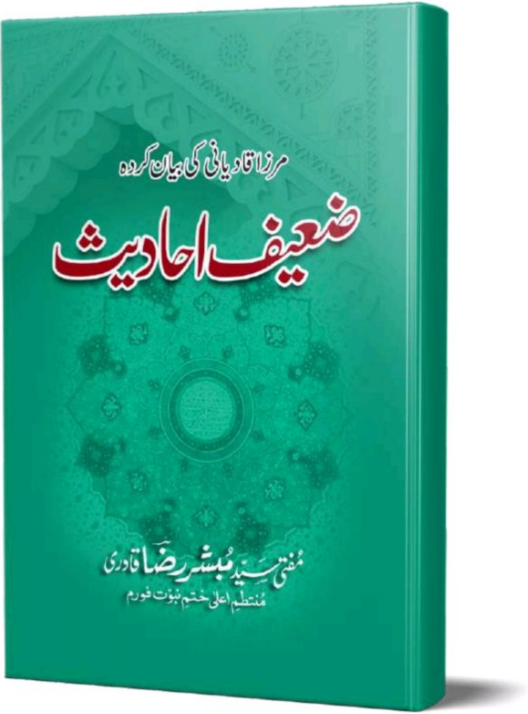
عاجز
مفتی سید مبشر رضا قادری منتظم اعلیٰ ختم نبوت فورم
03247448814



امامِ اہلسنت، امامِ عشق ومحبت احمد رضا خان بریلوی رحمۃ اللہ علیہ نے مرزا غلام قادیانی کے جھوٹے دعویٰ جات کا دلائل و براہین سے رد کیا تھا جس کا نام انہوں نے السوء والعقاب رکھا۔ یہ کتاب چونکہ علمی اصطلاحات اور پرانی اردو میں لکھی گئی تھی ہم نے اس کتاب کو سہل انداز میں بیان کرنے کی کوشش کی ہے اور اعلحضرت کے بیان کردہ تمام حوالہ جات کے اصل سکین بھی کتاب کے آخر میں لگا دیئے ہیں جس نے مناظرین کے لیے حوالہ جات دیکھنے میں بہت آسانی پیدا کر دی ہے اس کتاب کو خود بھی پڑھیں اور دوست احباب کو تحفہ دیں۔



سلمان مرزا غلام قادیانی کو کذاب کہتے ہیں، لیکن قادیانی لوگ ماننے کا نام ہی نہیں لیتے، ہم نے اپنے دعویٰ و ثابت کرنے کے لیے مرزا غلام قادیانی کے 200 جھوٹ اکھٹے کر دیئے ہیں تا کہ مرزا غلام قادیانی کو لذاب ماننے میں کوئی بھی قادیانی غلط فہمی کا شکار نہ رہے۔ یاد رہے کہ یہ وہ جھوٹ ہیں جو مرزا قادیانی نے دیث کے نام پر کہے، آپ یوں کہہ سکتے ہیں کہ مرزا غلام قادیانی کی 200 جھوٹی احادیث کا مجموعہ، اس کتاب کو ود بھی پڑھیں اور دوستوں کو بھی تحفہ دیں جو بھی اس کو پڑھے گا مشعل راہ ہوگا۔



مرزا غلام قادیانی دنیا کر سب سے بڑا جھوٹا ترین انسان تھا، مرزا ٹانک وائن کے نشہ میں ٹن ہو کر ایسے ایسے دعوے کیا کرتا تھا کہ الامان والحفیظ۔ مرزا غلام قادیانی نے جھوٹ بولنے میں اپنا نام کمایا اور اللہ رسول کو بھی معاف نہیں کیا۔ مرزا قادیانی نے اللہ کے رسول ﷺ پر طرح طرح کے جھوٹ باندھے حتیٰ کہ عربی کے چند الفاظ کو اکٹھا کر کے کہتا تھا کہ یہ حدیث ہے۔ یہ کتاب مرزا غلام قادیانی کی کتب کے مجموعہ روحانی خزائن کی پہلی تین جلدوں میں بیان کردہ ضعیف اور موضوع احادیث کا مجموعہ ہے اس کو لازمی پڑھیں۔

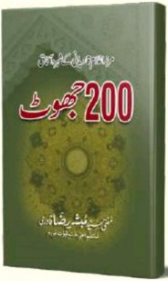
ماخذومراجع

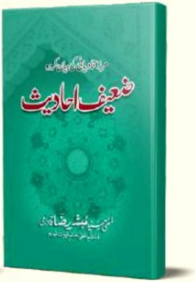
قرآن حکیم	
صحیح بخاری	البشریٰ کراچی
صحیح مسلم	السعودیۃ
کتاب السنن الکبریٰ نسائی	موسستۃ الرسالۃ بیروت
الجامع الکبیر ترمذی	دارالغرب الاسلامی
کنزالعمال	موسستۃ الرسالہ بیروت
کتاب الاسماءوالصفات	مکتبۃ السوادی للتوزیع
فتح الباری	المکتبۃ السلفیۃ
البحرالزخار	مکتبۃ العلوم والحکم
کشف الخفاءومزیل الالباس	مکتبۃ العلم الحدیث
فتاویٰ امجدیہ	اعلحضرت نٹ ورک
فتاویٰ رضویہ	اعلحضرت نٹ ورک
کفریہ کلمات کے بارے سوال وجواب	مکتبۃ المدینۃ کراچی
فیروزاللغات جامع (اردو)	لاہور
فیروزاللغات (فارسی اردو)	لاہور

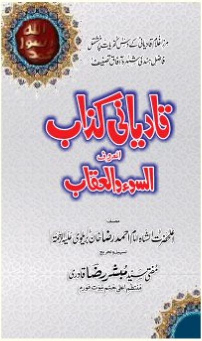
قادیانی کتب

عقائدِ محمودیہ	احمدیہ انجمن اشاعت اسلام لاہور
روحانی خزائن	ربوہ پاکستان
ملفوظات	ضیاء السلام پریس ربوہ
مجموعہ اشتہارات	الشرکتہ الاسلامیتہ ربوہ
تذکرہ	ضیاء السلام پریس ربوہ
سیرت المھدی	ضیاء السلام پریس ربوہ
کلمتہ الفصل	قادیان
تذکرۃ المھدی	ضیاء السلام پریس قادیان
ملفوظات حضرت مسیح موعود	ضیاء السلام پریس ربوہ
قادیانی اخبار الفضل	قادیان
قادیانی اخبار بدر	قادیان
حیاتِ قدسی	ضیاء الاسلام پریس ربوہ
البشریٰ	اسلامیہ سٹم پریس لاہور

مصنف کی دیگر مطبوعات







ختم نبوت کی ان لاجواب کتب کو خود بھی پڑھیں اور قادیانیوں تک پہنچائیں